LALL BAQH

BY

PT.GOPI NATH RAINA

لَلی شوری اُپنشد واکیہ رہسیہ

(ارتھات)

{لَل واکیہ}

EDITED & TRANSLATED IN URDU

by

PT. GOPI NATH RAINA,
Kharayar, Chandapora,
Srinagar (Kashmir)

VOLUME I

2017
1960

1st Edition
1000 Copies

Price 75 nP.

Lall-vaqh

4/200

سرو آدھیکار سور کھت ہے

ॐ

شری لَلِی شوری واکیہ رہسیہ
اپنشد

ارتھات

(لَل واکیہ)

لیکھک :- پنڈت گوپی ناتھ رینہ کھرہ یار منصل نیا سڑک چوندہ پورہ سرینگر
ارتھ سہت

پرکاشک تہ پبلشرز :- پنڈت نندہ لال رینہ و دیہ بدر کول مالک دیہ ٹریڈنگ ایجنسی ۱ پُستکا۔ ملنے کا پتہ :-
۱- میسرز سنٹرل سٹیشنری مارٹ کرالہ کھوڈ حبہ کدل سری نگر
۲- میسرز دیہ ٹریڈنگ ہوس امیرا کدل سری نگر
۳- میسرز رینہ الیکٹرک ہوس نیا چوک اننت ناگ کشمیر
۴- شری کاشی ناتھ جیوتشی چوندہ پورہ سڈ قاضی زادہ حبہ کدل سرینگر کشمیر

بار اول (حصہ اول) سنہ ۱۹۵۹ء تعداد ۱۰۰۰

اوم

للی شوری واکیہ رہسیہ

پرستاونا

شری للی شوری واکیہ گرنتھ کا پریوجن

پیارے پاٹھکو! گرنتھ اسی کو کہنا چاہیئے کہ جس سے بھگتی بڑھے - پرمارتھ
اور جگت میں شانتی اُتپن ہووے - پڑھنے میں پریم بڑھے - اوگن مٹیں
اور [illegible] بھگتی [illegible] اُن ہی [illegible] کا [illegible] للی شوری واکیہ
گرنتھ ہے - [illegible] اور [illegible] وچارنے کے لائق
[illegible] ویدانت کا [illegible] ہیں [illegible] برہمانڈ - آتم ویدا
اور [illegible] دینے والا نام - کرودھ - لوبھ - موہ ادیہ
[illegible] والا [illegible] کو - تھوڑے میں سمجھا دینے
والا اور ادھیاتمک [illegible] کرا دینے والا - گیان - کرم
بھگتی [illegible] دینے والا [illegible] منشوں کو شانتی
دے کر نشکام [illegible] لگا دینے والا - شری مد بھگوت گیتا - اپنشد
[illegible] ویدانت [illegible] اور گیان کا رہسیہ سمجھا دینے والا [illegible] ہے

سنسار میں اس سے بڑھ کر ان مول رتن بھارت واسیوں کو مل ہی نہیں سکتا۔ اس گرنتھ کا سار یہ ہے کہ ہے دُکھت منشو اُٹھو۔ جاگو۔ ساودھان ہو جاؤ۔ سریشٹھ مہا پرشوں کو کھوج کر اُن کے دوارا اُس پر برہم پرمیشور کو جان لو۔

سوانح عمری شری للی شوری

للی شوری چودھویں صدی بکرمی کے آغاز میں جس وقت کہ کشمیر میں مسلمانوں کا راج تھا گذری ہے۔ کشمیر میں پانپور کے نزدیک موضع سمپور میں ایک برہمن کے گھر میں بھادوں پورنماشی کے دن جنم دھارن کیا۔ ماں باپ نے اس کا نام پدماوتی رکھا۔ تیرہ چودہ سال کی عمر میں اس کی شادی موضع (پدمان پور) موجودہ پانپور میں ایک برہمن کے گھر میں رچائی گئی۔ خانہ داری کے اُلجھن میں پڑ کر بھی یہ دیوی شروع سے برہمچارنی کی زندگی بسر کرتی رہی۔ سسرال میں اس دیوی کو پتی اور ساس نے حد سے زیادہ دُکھ اور کشٹ دیا۔ مگر یہ دیوی سب کچھ سہن کر کے اپنے شم اور دم میں رہ کر موَن ہی دھارن کرتی رہی یعنی سُن کر بہری اور دیکھ کر اندھی جیسی آہستہ آہستہ اس کو دنیا کا راگ بھی چھوٹنے لگا۔ پوروابھیاس کا کرم پھل پورا پکنے پر اس دیوی نے گرہست کے جنجھٹ کو "تلانجلی" دے دی۔ پر برہم پرمیشور کے پریم میں ہشو ہشو پکار کر اس نے گھر کو تیاگ دیا پھر اس

دیوی نے مہاتما یوگیشور شری سِد مالو کو گورُو دھارن کر کے اُس سے گورُو اپدیش بھی لیا۔ گورُو اُپدیش کی سادھنا میں نرنتر تپسیا کرتے کرتے پرمہ تیاگی وِرتی بن کر سنسار کے اور نہ کوئی بدُھی اور نہ کوئی ہوش ہی رہا اور ایک دیوانے کی طرح ننگی ہی پھرنے لگی۔ بچے اس کو پاگل جان کر اس کے اوپر مٹی اور پتھر پھینکنے لگے اور انجان اگیانی پرُش اس کو بُرا بھلا کہنے لگے تب کچھ بزرگوں نے مل کر سِدمادتی کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ماتا اپنے بدن کو ڈھانپ لو تاکہ لوگ آپ کو تنگ نہ کریں۔ لوگوں نے بہت سے کپڑے لاکر پیچھا نہ چھوڑا اور اصرار کرتے رہے کہ ماتا وستر دھارن کرو۔ کہتے ہیں کہ پھر اُس نے اپنے پیٹ کو بڑھا کر کھینچا اور پیٹ کے چمڑے کو مشک کی طرح لمبا کر کے لٹکا دیا اور اپنے آپ کو اُسی سے ڈھک دیا۔ اس طرح کی پیٹ کو کشمیری زبان میں 'نَل' کہتے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد جب وہ پُورن یوگ بکھُت بن گئی اور واکھ سِدی ہو کر اس کے امرت رُوپی واکیہ شبدوں سے بڑے بڑے رشیوں کو گیان آنے لگا۔ پھر اُس وقت کے مہانو بھاؤ تتو وِت رشی لوگ اس کو بہت اُونچی کلا کی جان کر لوگ ایشوری اور نَل ایشوری کر کے پکارنے لگے۔ ماتا نَلی شوری بھی اپنے واکیوں میں اپنے آپ کو نَل ایسا نام کر کے پکارتی ہے۔ اس ایشوری کے واکیہ بہت اُونچے کلا کے اُپنشدوں اور شریمد بھگوت گیتا کے ساتھ جوڑ کھاتے ہیں۔ بُدھیمان پُرشوں کو اس ایشوری کے واکیوں سے ہی (۳) دیوی کا سارا جنم چرتر

اور پچھلے جنم کے ابھیاس کا سب کچھ پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ کس اُونچے کلا کی یوگ یکھت دیوی گذری ہے۔ اس دیوی کے امرت بھرے واکیوں کے انوواد کرنے ہیں جن جن گرنتھوں کے پرمان دئیے ہیں وہ یہ ہیں۔ شریمد بھگوت گیتا شنکر بھاش۔ گیتا رہسیہ بھگوان تلک۔ گیتا گیان ایشوری۔ اشٹا وکر گیتا (اُپنشدیں ایش۔ ایتریئے۔ پرشن۔ تیتریہ۔ چھاندوگیہ۔ شویتا شتر کین۔ کٹھ ولی مانڈوکیہ۔ منڈوک۔ تیج بندو۔ ناد بند۔ جبو اور گربھ اُپنشد۔ مہابھارت۔ سانکھیہ شاستر اور ویدانت پاتنجلہ یوگ درشن۔ داس بود۔ اپروکھانو بھوتہ شنکر بھاش [دیوان حافظ۔ فارسی۔ مثنوی مولانا روم۔ مثنوی بوعلی قلندر۔ فارسی اور کبیر شبداولی کے پرمان دئیے گئے ہیں۔ اپنے اپنے واکیہ پر پورا نام لکھا گیا ہے امید ہے کہ ہندی اور انگریزی بھی جلدی شائع ہو جائے گا جو کہ اس وقت زیر نگرانی ہے۔

انوواد کی بھومکا

ہے اوم کار سروپ وگھن ہرتا گنیش۔ ہے پر برہم پرماتمہ دیو آپ کو نمسکار ہو۔ سویم آپ ہی اپنے کو جاننے والے ہو۔ ہے آتمہ سروپ پر برہم پرماتم دیو ہیں نیورتہ کا داس آپ کو ہی یہ بھومکا کرتا ہوں آپ ہی سکل ارتھ اور بدھی کے پرکاش کرنے والے گنیش ہو۔

نویدن- قریباً ۲۷ برس کی بات ہے کہ ایک مہاتما ساکھشات ایشر سروپ جن کا نام شری نیلکنٹھ جی تھا میں کبھی کبھی اُن کے درشن کرنے کے لئے جایا کرتا تھا- ایک دن کی بات ہے کہ میرے من میں سنسار آواگمن روپی دُکھ کے نیورتی ہونے کی چنتا لگی تھی اچانک سوامی جی نے اپنا سر اُٹھا کر میرے کان کے نزدیک لاکر تین دفعہ ہلکے سے یہ گیتا کے رنگ نیاس والے شبد کہے (پارا شریہ وچا سرد جم اَقلم) سوامی جی کے مکھار بند سے یہ شبد سُننے پر مجھے شری بھگوت گیتا کے پڑھنے اور وچارنے کے لئے بھاؤنا اُتپن ہوئی- میری پڑھائی کم تھی اس کر کے ہندی انوواد والے گیتائیں اور اُپنشد اور کشمیر میں چھپے ہوئے لل واکیہ پڑھنے آرمبھ کئے- ایک دن میں منڈوک اُپنشد میں ورنت دھیان یوگ کا انوواد پڑھتا تھا جس کا انوواد اس طرح کا ہے- اُپنشد میں ورنت پرنو روپ مہان استر دھنش کو لے کر نشچئے ہی اُپاسنا دوارا تیکھن کیا ہوا بان چڑھائے- پھر بھاؤ پورن چت کے دوارا اُس بان کو کھینچ کر ہی پرم اکھر پرشوتم پرمیشور کو لکھیہ مان کر بیندھ دے- یہ پڑھتے پڑھتے مجھے ایشوری کا ایک ایسا ہی واکیہ یاد پڑا جو کہ ایشوری نے اسی دھیان یوگ کے بگڑنے پر یوگی کو سمجھایا ہے- وہ یہ ہے (اہچوہ ہار نجہ پڑ ئی کان گوم- اَبا پھال بیوم یتھ رازدانے) یہ واکیہ ہم نے ادھیائے ۳- واکیہ ۱۱ میں دیا ہوا ہے وہاں سے پڑھ کر سارا سمجھ آجائے گا- اور بھی بہت سارے واکیہ دیکھنے پر پتہ چلا

کہ ماتا ایشوری نے یہ واکیہ اُپاسکوں اور سنساری پُرشوں کے وِچارنے کے لئے بارم بار پرسنگ انوسار ارتھات دُوسرے دُوسرے شبدوں اور دُوسرے دُوسرے بہت درشٹانتوں میں اُسی تتو کا نِروپن کرکے یہ سوچ کر کہ کسی بھی طرح سے وہ اِوکھت پر برہم پرماتما۔ ان سنساری دُکھت پُرشوں کے بُدھ گوچر ہو کر سنسار کی نیورتی کا کارن ہو۔ یہ ادویت ویدانت کے واکیوں کا تیجو مئے گیان اُپدیش ورنن کیا ہے۔ پشچات میں نے انوواد کرنے کی اِچھیا سے ایشوری کے واکیہ روزانہ پڑھنے آرمبھ کر دئے۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ ان واکیوں کا انوواد کرنا مجھ جیسے الپ بُدھی منش کے یوگیتا کے باہر کی بات ہے اور یہ کوئی سہج اور مجھ جیسے سادھارن منش کا کام نہیں ہے پرنتو انتہ کرنوں میں پُورا وشواس تھا کہ ستیہ سنکلپ کے داتا بھگوان کرشن کرپا کر کے میرا منورتھ اوش پُورن کریں گے اب قریباً نو سال سے ان واکیوں کے انوواد کرنے میں کھوج کرتے کرتے اور اپنشد۔ گیتا اور بہت سارے دوسرے پستکوں کے ساتھ جوڑ ملاپ کرتے کرتے جو جو واکیہ سدھرتا گیا اُس کو قلم بند کر کے اپنے ادھیائے اور سمبندھ کے ساتھ ساتھ جوڑ کر لکھتا رہا۔ ایسا کہ کبھی کبھی ایک ایک واکیہ کے پیچھے بیس دن تک سوچتے سوچتے لگ گئے۔ مگر کیا کیا جاوے یہ کام قدرت نے میرے کرموں کے لکیر دل میں لکھا ہے اس کر کے میری پرورتی اِسی کے اور دن بدن بڑھتی گئی۔ ایسا سمجھیں کہ (آسمان بار امانت نتوانست کشید۔ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند) دیوان حافظ

اور مجھ جیسے بال بدھی الپگیہ سے یہ میرا ایسا پرِ شرم کرنا سمندر کو منتھنا ہے اور کبھی کبھی دل میں ایسا بھی خیال آتا ہے کہ (آھم پینہ سدرس نادہ چھس لمان) سچ پوچھو تو یوگ ایشوری اپنے واکیوں کا بھاؤ ارتھ آپ ہی جانتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سوریہ پرکاش جیسے یدھیمان اور ودوان مہانو بھاؤ پنڈت جنوں کے سنمکھ یہ میرا دیوا جیسا پرکاشت کرنا ہے۔

انوداک — گوپی ناتھ رینہ

مجھے ابھی یہ پستک چھپانے کا کوئی خیال نہ تھا کیونکہ اِس کا ابھی تیسرا بھاگ تیار نہیں ہوا۔ مگر مجھے اپنے برادر پنڈت نند لال جی رینہ نے اور اپنے بہن کے لڑکے عزیز دیر بدر جی کول مالک ویر ٹریڈنگ ایجنسی امیرا کدل اور گورو مہاراج جیوتشی شری کاشی ناتھ جی ہنڈو نے اس پستک کے چھپانے کے لئے مجبور کیا۔ میں شری رام چندر در لائبریرین ریسرچ ڈیپارٹمنٹ سری نگر کے امداد کا تہِ دل سے شکر گذار ہوں۔ صاحب موصوف نے اس پستک کے تیار کرنے میں بہت ہی ہمدردی اور فراخدلی سے مدد دی۔

اس گرنتھ میں جو واکیہ بہت مشکل دیکھ پڑے اُن واکیوں کو پہلے لفظی ارتھ اور اس کے پیچھے دیاکھیان میں پورا ارتھ سمجھایا گیا ہے۔

سوامی آتمارام جی مہاراج سے عنایت شدہ

میں نے شری گوپی ناتھ جی کا کیا ہوا للی شوری کے واکیوں پر ترجمہ یعنی ٹیکا سہت انوواد کو بغور سنا فی الواقعی پنڈت جی نے بہت محنت کی ہے اور جتنے الدسع ئل واکیوں کو شرُتی سمرتی کے انکول بنانے میں بڑا پریتن کیا ہے جس کا میں دھنیہ واد دیتا ہوں۔ اب ان واکیوں سے لابھ اٹھانا بھکتوں اور سالکوں کا کام ہے جس کے لئے پنڈت جی نے اچھی طرح سے پتھ پردرشن کیا ہے۔

(آتمارام برہمچاری۔ گوسانی گنڈ)

اوم
پہلا ادھیائے

اومئی آدھ تئے اومئی سورم
اومئی ٹھرم پیٹرن پانن
انت تراوتھہ ننفئی بوسم
توئے پرودم پرمس تھان (۱)

لشچئے کرکے (جو بھی کچھ یہ سارا برہمانڈ جگت ہے) سب کا آدہ کارن یہ ایک اوم کار سروپ پر برہم ہی ہے۔ اسی اوم کار روپ پر برہم کو تنو سے جان کر میں نے سادھنا بھی کی اور اپنے آپ کو بھی اوم ہی جان کر ٹھہرایا۔ اس انت ناشوان (سنسار کی سب کامناؤں) کو تیاگ کر پھر میرے کو ایک ہی نیتہ اوناشی پر برہم بھاسنے لگا۔ تب ہی پھر میں نے پرمس تھان (مکتی کا دھام) پراپت کیا۔

پرمان۔ سمپورن وید جس پرم پد کا بار بار پرتپادن کرتے ہیں اور سمپورن تپ جس پد کا لکھیہ کراتے ہیں جس کو چاہنے والے سادھک گن برہم چریہ کا پالن کرتے ہیں وہ پد میں تہیں سنکھیپ سے بتلاتا ہوں۔ وہ ہے اوم ایسا ایک اکھشر۔ یہ اکھشر ہی تو برہم ہے اور یہ اکھشر ہی پر برہم ہے اس لئے اسی ایک اکھشر کو جان کر جو جس کو چاہتا ہے اس کو وہی مل جاتا ہے۔ یہی اتہ اتم آلمبن ہے۔ یہی سب کا انتم آشری ہے اس آلمبن کو بھلی بھانتہ جان کر سادھک برہم لوک میں مہانیوت ہوتا

ہے۔ یہ اُپدیش بمراج پنچہ کیسٹ کو کرتے ہیں۔ (کٹھ اپنشد ۲-۱ ۱۵/۱۷)

گورس پروشرہم ساسہ لئے
لس نہ کنہہ وناں انس کیاہ ناد
برزہاں پرزہاں ہچس نہ لوسس
کنہہ نس نشے کیاہ تاں دراو (۲)

گورو مہاراج سے میں نے ہزار بار ارتھات انیک بار پوچھا جس کو کچھ بھی نہیں کہتے (ارتھات جس برہم کا سروپ جاننے کہنے اور انبھو کرنے میں کچھ بھی نہیں آتا) اُس کا کیا نام ہے۔ انیک بار پوچھتے پوچھتے تھک گئی اور ہار گئی۔ اُس برہم کا سروپ کچھ بھی انبھو میں نہ آنے سے اُس کر کے گورو کے چھُپ رہنے میں سے ہی کوئی تتو بھاؤ وچار کرنے کے لئے نکلا۔

ویدانت سوتر۔ ادھیائے ۳۔ پاد۔ ۲۔ منتر ۱۷ میں ایک ایسی ہی کتھا آئی ہے یہ کہ برہمچاری باشکلہ نے اپنے گورو مہرشی باہنہ سے پرشن کیا۔ مہاراج مجھے کرپا کر کے بتلائیں کہ برہم کس کو کہتے ہیں۔ تب مہرشی باہنہ کچھ بھی نہیں بولے۔ باشکلہ نے پھر بھی وہی پرشن کیا۔ تب بھی گورو کچھ نہ بولے جب ایسا ہی انیک بار ہوا۔ تب گورو مہاراج نے باشکلہ سے کہا۔ ارے میں تیرے پرشنوں کا اُتر تبھی سے دے رہا ہوں۔ پرنتو تیرے سمجھ میں آتا ہی نہیں۔ میں کیا کروں۔ برہم سروپ کسی پرکار سے بتلایا نہیں جا سکتا۔ اِس لئے شانت ہونا ارتھات چپ رہنا ہی سچا برہم لکھن ہے۔

پرمان۔ جو برہم نہ بیتر کے اور پرگیا والا (گیان سے جاننے میں آنے والا) ہے اور جو نہ باہر پرگیا والا ہے نہ دونو اور پرگیا والا ہے نہ پرگیا نہ گن ہے۔ نہ جاننے والا ہے۔ نہ نہیں جاننے والا ہے جو ادرشٹ ہے۔ جو وِوہار میں نہیں لایا جا سکتا جو پکڑنے میں نہیں آسکتا۔ جس کا کوئی لکھن نہیں ہے جو چنتن کرنے میں نہیں آسکتا جو بتلانے میں نہیں آسکتا۔ اِک ماتر آتمہ ستا ہی جس کا سار ہے اِس پرکار گیانی پُرش مانتے ہیں۔ وہی پرماتما ہے اور وہی جاننے یوگیہ ہے (مانڈوک اُپنشد منتر ۷)

سمبند

گورن دُپیتھم کو نوئی وَتُرُن
نبرہ دُپیتھم اندری اَتُرُن
سُوی مہ لَلہ گَو واکھ تہ وَتُرُن
توَئے ہیتھم ننگئے نتُرُن (۳)

گورو مہاراج نے مجھے ایک ہی (اوم کار کا) شبد کہا اور باہر سے اندر گھسنے کے لئے کہا وہی گورو کا اُپدیش مجھ لل کے لئے واکھ اور وچن بن گیا تب ہی میں (دیوانہ جیسی بن کر) ننگی ہی ناچنے لگی

دیاکھیا۔ گورو مہاراج نے مجھے ایک ہی اوم کار شبد کہہ کر سادھن کرنے کو کہا اور چکھشو (آنکھ) آدِ یندریوں کو باہر کی وِشیوں سے لوٹا کر اپنے ہی اندر انتر آتما کو دیکھنے کے لئے گھسنے کو کہا۔ وہی گورو کا اُپدیش مجھ لل کے لئے واکھ اور وچن ارتھات واتی اور جپ بن گیا۔ تب ہی ارتھات اِسی اوم کار کے نرنتر دھیان کرنے پر میں ایک دیوانہ

جیسی بن کر پرماتما کے پریم میں ننگی ہی ناچنے لگی۔

پرمان۔ سویم پرکٹ ہونے والے پرمیشور نے سارے یندریوں کو باہر کی اور جانے والی ہی بنایا ہے اس لئے منش یندریوں کے دوارا باہر کی وستو کو ہی دیکھتا رہتا ہے۔ انتر آتما کو نہیں دیکھتا۔ کسی ایک بھاگیہ شالی بدھی مان منش نے ہی پرمہ پد کو پانے کی اچھیا کر کے چکھشو آدہ یندریوں کو باہر کی وشیوں کے اور سے لوٹا کر انتر آتما کو دیکھا ہے (کٹھ اپنشد $\frac{2-1}{1}$)

سمبندھ
دُودِ کیاہ زاہنہ لیس نو بیئے
غمکی جامہہا وَلیت تنئے
گھَرہ گھَرہ فیرس زِنیہم کنئے
دِیو کھُم نہ کانہہ نہ پنیہ کنئے (۴)

اس درد و غم کو (ارتھات پرمیشور پراپتی کرنے کے درد و غم کو) وہ کیا جان سکتا ہے جس کو کہ اس کا کوئی درد و غم بن کر پیش نہ آئے ادہو اس غم کے وستھر ہی میں اپنے تن ارتھات انتہ کرنوں میں پہن کر گھر گھر جگہ جگہ پھرتی رہی۔ ہر ایک جگہ مجھے مایوسی کے پتھر ہی پتھر پڑے (کون سے پتھر) میں نے کہیں بھی کسی منش کو نہیں دیکھا کہ جو اپنے (ادھیاتم وچار) میں لگا ہو۔

پرمان (از دیوان حافظ) دودِ آہِ سینۂ سوزانِ من سوخت ایں افسردگانِ خام را

محرم راز دل شیدای خود　　کس نمے بینم ز خاص و عام را

ارتھ:- میرے سینے (ارتھات یوگ بل کی چھاتی) میں پریم روپی آگ کے دھوئیں سے نکلی ہوئی آہ کو۔ اس سنسار کے عام جماعت مورکھ منشوں نے جلا ڈالا (کیوں جلا ڈالا) یہ کہ اس سنسار کے خاص و عام منشوں میں کسی ایک کو بھی نہیں دیکھتا ہوں کہ جو اپنے راز دل کا محرم ہو (ارتھات) اپنے آپ کے ادھیاتم وچار میں لگا ہوا (شیدا) مست ہو۔

اگلے دو واکیوں میں یوگ ایشوری اپنے جنم لینے کے کارن کو کپاس اور کپاس پھول کے درشٹانت میں بتا کر اپدیش کرتی ہے۔

سوکشم شریر کا ورنن

لل بو درایس کپسہ پوشہ سچے
کاڑت دون کرنم ۔ ۔ ترشئی گتتھ
تہیَہ بلہ کھارنم زاد رج تانرہ ہی
وودر وانہ گیم الہانزئی لتتھ　　(۵)

(۱) میں لل کپاس پھول تلاش کرنے کے سوچ میں نکلی (۲) - بنولا نکالنے والے چرخی نے اور پھر دھنی نے مجھے بہت ہی پائمال کر کے درگتی کر ڈالی (۳) جب کہ کاتنی والی نے مجھے باریک تار دن میں کات کر اور پر تک چڑھایا (۴) پھر جولاہی کے دوکان پر میری لاتیں نیچے ہی لٹکتی رہیں۔

ویاکھیا:- (۱) میں لل کپاس روپی اپنے کپاس پھول تلاش کرنے کے سوچ میں نکلی (ارتھات میں لل اپنے سوبھاؤ روپی من اور پانچ سوکشم یندریوں کے آسکتی میں بندھی ہوئی پرو جنم کے سنسکاروں والے سنچت کرموں کے بھوگ کرنے کے لئے جنم دھارن کر کے گربھ سے نکلی (۲) اور پھر

مجھ ئل رُوپ کپاس کا بنولا (کرم پھلوں کا بیج) باہر نکالنے والے چرخی نے اور اُن پر البدہ کرموں کے بھوگ کرانے والے دھنی نے مجھ ئل روپی روئی کو اپنے دھنکی کے تانتے پر لپیٹ لپیٹ کر پیٹتے پیٹتے اِدھر سے اُدھر ریشوں میں پھینک کر دُرگتی کر ڈالی (۳) پشچات کاتنی والی نے مجھ ئل روپ روئی کو (ارتھات اپنے ہی پر کرتہ سوبھاؤ کے کاتنی والی نے یعنی آپ ہی اپنے آپ کو سنسار کے موہ روپی چرخے میں باریک سے باریک (دو سنسار روپی) تاگا کات کات کر نیچے سے اوپر کے اور کرم کے کامناؤں میں کات ڈالا۔ (۴) اس کے بعد سنسار روپی آواگمن کے جولاہی نے دو کانا پر اس کا منا روپی تاگے کا بایا جال روپ کپڑا بنتے بنتے میرے لاتیں پر مار کے اور جاتے کے نیچے ہی لٹکتی لیا ہیں

پرمان - سویم بھگوان کہتے ہیں سنسار میں میرا ہی سناتن انش جیو ہو کر پرکرتہ میں رہنے والے من سہت چھ ارتھات من اور پانچ سوکشم اندریوں کو اپنے اور کھینچ لیتا ہے جب یہ جیو آتما ستھول شریر سے نکل جاتا ہے تب یہ جیو آتما ان ہی من اور پانچ اندریوں کو ویسے ہی ساتھ لے جاتا ہے جیسے کہ پشپ آدہ سے وایو گند کو لے جاتا ہے اور جب یہ جیو آتما نیا ستھول شریر پاتا ہے تب یہ جیو آتما ان ہی من اور پانچ اندریوں کو اپنے ساتھ لے آتا ہے اور پھر کان - آنکھ - توچا - جیبھ - ناک اور من ان ہی چھ اندریوں میں ٹھہر کر یہ جیو وشیوں کو بھوگتا ہے - اسی کا نام لنگ شریر اور سوکشم شریر ہے (گیتا ۱۵ / ۹/۷) اسی کو یوگ ایشوری نے کپاس اور کپاس پھول کے گند میں یہ واکیہ ورنن کیا ہے اور آگے اسی سوکشم شریر کو یوگ ایشوری نے ادھیائے ۳ - واکیہ ۷ میں وستار کر کے کھول کر ۲۵ جوڑوں کا درشٹانت دے کر ورنن کیا ہے اچھی طرح وچار نیہ ہے۔

سمبند

دھوپ پلے چھاونس دھوپ کہنہ یتھی
سنز تہ صابن مش ہنم یثر ئی
سپجہ پلہ پھرنم ہینہ ہتنہ کاشرئی
ادہ ٹلہ جہہ پراوم پرمہ گنتھ (۶)

جب کہ (گورو روُپی) دھوبی نے اپنے (وگیان روُپی) دھوبے کے پتھر پر تجھ (مَل روُپی کپڑے) کو چھانٹا بہت ساری (گیان وگیان روُپی) سجی اور صابون ہیرے (اتیہ کرتوں کے) اوپر مل ڈالی۔ پشچات جب کہ پھر (اپنے ہی پر کرتہ سوبھاؤ روُپی) درزن نے ہیرے (حکھشو آدہ بیندریوں کو باہر وشیوں کے طرف نکل جانے کے لئے) ہر ایک حصے میں (ادھیاتم گیان اور ابھیاس روُپی) قلینچی بھیر دی۔ تبھی ہی مجھ مَل نے پرہمہ گتی پراپت کی۔

پرمان۔ کرم سے پراپت کئے جانے والے لوکوں کی پریکھیا کر کے براہمن ویراگیہ کو پراپت ہو جاوے یہ سمجھ لے کہ کئے جانے والے سوُ کام کرم سے سوتا سید نیتہ پرمیشور نہیں مل سکتا۔ وہ اُس پرمیشور کا گیان پراپت کرنے کے لئے ہاتھ میں سمدھائے کر وید کے بھلی بھانتہ جاننے والے اور تتو ودت برہمہ نشٹ گورو کے پاس ہی وِنتے پوروک جاوے وہ گیانی مہاتما شرن میں آئی ہوئی۔ پورن شانتہ چت والے من اور بیندریوں پر وجے پائے ہوئے اُس شش کو اُس برہمہ ودیا کا تتو ووچن پوروک بھلی بھانتہ اپدیش کرے جس سے کہ وہ شش ادناشی نیتہ برہمہ پرش کو جان لے (منڈوک اُپنشد $\frac{۱ - ۲}{۱۲ - ۱۳}$)

سمبند

ریہ ہچہ لَرِسے دارہ بَر تروپرم
پران چور رٹُم تہ دیوتُس دَم
ہردیہ چہ کوٹھرِہ اندر گنڈُم
اُوم کے چُوپکہ توٗلمُس یَم (۷)

میں نے اپنے شریر روُپی مکان کے دِیکھشو آدِہ بیندریوں و اسلے) کھڑکیاں اور دروازے بند کئے اور پران روُپی چُور کو (ارتھات پرانوں میں چھپے ہوئے انتر آتما پرمیشور کو اپنے دھیان میں) پکڑا اور (اِس دھیان سروپ پرمیشور کو) پرانوں کے نیرودھ کرنے پر ایکاگر کرکے ٹھہرایا اور اپنے ہردئے کی کوٹھری کے اندر (سامنے لکھیہ مان کر) باندھا اور پھر اوم روُپی چابک کے زور زور سے ارتھات لمبے لمبے سانسوں کے ٹیکنی سے اوم کے چابک مارتی گئی۔

پرمان۔ تلوں میں تیل۔ دہی میں گھی۔ ارنیون میں اگنی۔ سوتوں میں جل جس پرکار چھپے رہتے ہیں۔ اُسی پرکار وہ پرماتما اپنے ہردئے میں چھپا ہوا ہے۔ جو کوئی سادھک اُس کو سَتیہ کے دوارا سُتم یم روُپ تپ سے دیکھتا رہتا ہے اُسی کے دوارا وہ گرہن کیا جاتا ہے (شویتا شُتر اُپنشد $\frac{1}{15}$) شریر کے دروازوں کو بند رکھنا اسی ادھیائے کے واکیہ ۳ میں اور اوم کے چابک کو ادھیائے ۳ واکیہ ۱۱ میں دھنش اور بان کے پرمانوں میں پڑھیئے

سمبند

لَل بو لُوسِس ژھانڈان تہ گاران
حل مہ کرِمَس رَسِنے شَنتی
وُچھُم ہیوتُس تارہ ڈیٹھمس بَرَن
مہہ تہ کَل گنیمہ زِہ تہ زگمَس نتی (۸)

میں لل (اپنے انتر آتما کو) ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے اور کھوجتے کھوجتے (ارتھات تپسیا کرتے کرتے) تھک گئی (سادھنا کے مارگ وِلنگن کرنے میں) سینکڑوں ہی رس یندریوں کے راگ آتمک آسیکتوں کی نیورتی کرتے کرتے حل کرتی گئی (مارگ اوپر پہنچنے پر) جب کہ میں اس کے طرف ارتھات انتر آتما کے طرف دیکھنے لگی تو میں نے اس طرف کے داروں میں بندش پائی۔ مجھے اور بھی زیادہ پریم کی چاہ بڑھتی گئی۔ پھر میں اسی چاہ کے بموجب وہیں پر (دھیان دوارا) تاکتی رہی۔

سمیندرشٹ۔

لَل بہ ژالِس شو ہمنہ باغہ بر سَس
وُچھم شُوس شِکِت مِیلت تہ داہ
تِتہ ئے کورُم اَمر تہ سَرَس
زِندے مَرِتھ تہ ہِہ کرِہ کیاہ (۹)

میں لل دِ شِدھ من سے (دھیان یوگ میں سستھت ہو کر اپنے ہردئے روپی باغ کے دروازے میں (پرماتما کا چنتن کرنے کے لئے) گھسی۔ میں نے وہاں شو کے ساتھ شکتی ارتھات جیو آتما کے ساتھ پرکرتی ملی ہوئی دیکھ پائی واہ (یہ ایشور کی ادبھوت مایا) میں نے تو وہاں اپنے آپ کو پرماتما روپی امرت کے ساگر میں ہی لئے کر دیا (ایسا کہ اس پرکرتی کے گنوں کا کچھ بھی اپبھوگ نہ کرسکے) میں تو زندہ ہی (جس پرماتما کے پریم جیوا مروں کی تو پھر مجھے یہ پرکرتی کیا کرے گی (ارتھات ایسی اوستھا میں یہ پرکرتی کہاں سے اور کہاں کا کرم بندھن لاکر اپستھت کرے گی۔

پرماتمان۔ پُرش پرکرتی میں سستھت ہو کر پرکرتی کے گنوں کا اپبھوگ کرتا ہے۔ پرکرتی کے گنوں کا یہ سنیوگ ہی پرش کو بھلی بری یونیوں میں

جنم لینے کے لئے کارن ہوتا ہے (گیتا $\frac{۱۳}{۲۱}$) اُداسین تلسے دیکھنے والا پُرش جب جان لیتا ہے کہ پرکرتھ کے گنوں کے سوائے دوسرا کوئی کرتا نہیں ہے اور جب پرکرتی کے تینوں گنوں سے پرے پرماتما تتو کو پہچان پاتا ہے تب وہ مجھ پرمیشور کے سروُپ میں ہی مل جاتاہے (گیتا $\frac{۱۴}{۱۹}$)

یم لوُبھ تہ من مت مدموُرِدون
تمئے مارت ہتہ لوُگن داس
یمئی سہزہ ایشور گورِوُن
تمئی سوُردی وِندن ساس (۱۰)

جس کسی جتن شیل منش نے لوبھ اور من کا اہم بھاؤ اور غرور (ان سب شتروں) کو مار ڈالا اور ان سب کو مار کر اپنے آپ کو داس کی طرح (سیوک جیسا) بنا ہوا رہا اور پھر جس کسی نے اپنے اندر کے انتر آتما پرمیشور کو (نشچئے آتمک بدھی سے) کھوج ڈالا۔ اسی نے پھر (وشال سورگ سکھ اتیادہ کے کامنائیں) سب کچھ مٹی اور راکھ کے تلیہ مان لیا۔

سمبند

پرَ تہ پان یم سموُی موُن
یم ہِہوُی موُن دِن رِکھو رات
یمسئی اَدُئے منا سمپُن
تمئی ڈیوٹھی سوُر گورُ ناتھ (۱۱)

جس کسی منش نے دوسرے سب پرانیوں (ارتھات منش اتیادہ پشو پکھشی سب جیوُداریوں) کو اور اپنے آپ کو ایک ہی آتم سروُپ میں سم بھاؤ

سے جان کر مان لیا اور پھر جس کسی نے دن اور رات (انقات سُکھ۔ دُکھ۔ شیت اُشن۔ مان اپمان اِتیادِہ) ایک ہی جیسا مان لیا اور پھر جس کسی کا من دُوئی بھاونا سے رہت ہو گیا۔ اُسی نے پھر برہما آدِہ دیوتاؤں کے گورو پرمیشور (آتمہ تتو) کو دیکھ پایا۔

پرمان۔ جو یوگی ایکوت بدھی من میں رکھ کر سمپورن پرانیوں میں سِتھت ہوا مجھ واسدیو کو بھجتا ہے۔ وہ یوگی سب پرکار سے ورتتا ہوا بھی پرمہ پد روُپ مجھ پرمیشور میں ہی ورتتا ہے۔ ہی ارجن سُکھ ہو یا دُکھ اپنے سمان دوسروں کو بھی ہوتا ہے جو یوگی آتم درشٹ سے سب پرانیوں میں سم بھاؤ رکھ کر دیکھنے لگے وہ یوگی پرمہ اُتھ گرشٹ ارتھات اُوچا مانا جاتا ہے (گیتا $\frac{6}{31-32}$)

میتھیا۔ کپٹ۔ اسَت ترووُم
مَنش کرُم سوُئَ اُپدیش
زنَس اندر کیول زونُم
اَنس کھنس کُس چھُم دوِیش (۱۲)

میں نے متھیا چار۔ کپٹ اور جھوٹ بولنا یہ سب کچھ تیاگ دیا۔ یہی اُپدیش اپنے من کو بھی کر دیا۔ سنسار کے سمپورن پرانیوں میں کیول اُسی پرماتما کو سِتھت جانا (ایسے اوستھا میں) مجھے اَن کھانے میں کون سا دویش ارتھات دُکھ کا ہیتو ہوگا۔

پرمان۔ جو موڈ آتما (ہاتھ پیر اِتیادہ) کرم یندریوں کو رُوک کر من سے یندریوں کے وِشیوں کا چنتن کیا کرتا ہے۔ اُسی متھیا چاری کہتے ہیں

(گیتا ۲/۶۳) اگرچہ اَن نہ کھا کر نراہاری پُرش کے وِشئے چھُوٹ جاویں۔ مگر اُن وِشیوں کا رَس ارتھات چاہ نہیں چھُوٹتی۔ پرنتو پرمیشور کے ایکوت کا انبھو ہونے پر وِشئے اور اُن کی چاہ بھی چھُوٹ جاتے ہیں (گیتا ۲/۵۹)

کرم-اکرم کا رہسیہ

یہ یہ کرہ سُوئی ارژُن
یہ رسہتہ اوژ ریھَم تی منتھر
یہ ہتھہ لگم دہہس پندہ ژی
سُوئی پرمہ شیوں تنتھر (۱۴)

جس جس سمے میں (پرورتہ اور نیورتہ روپ) جو کوئی سا کرم کرتی رہوں گی (یہ سمجھ کر) وہی میری پراکرتہ سوبھاؤ انتہ کرن روپ) پُوجا بن گئی جو! جو بھی کچھ میرے رسنہ میں سے (ارتھات من چکھشو اینادہ گیان یندریوں کے راگ سے) شبھ اور اشبھ وا استائیں اتپن ہوں گی (یہ سمجھ کر) وہی میرے پراکرتہ سوبھاؤ میں منتھر پڑ گیا۔ جو جو بھی مجھے اِس دیہہ میں سنسار یا پرمارتھ کا بھاؤ لگ جائے گا (یہ سمجھ کر) وہی پرمیشور پربرہم کے کھوج کرنے کا تنتھر بن گیا۔

پرمان۔ (کرم - اکرم اور وکرم کا رہسیہ) کرم کیا ہے اور اکرم کیا ہے - اِس کرم کے وِشئے میں بڑے بڑے بدھیمان بھی موہت ہو چکے ہیں۔ اِس لئے میں تجھے وہ کرم اور اکرم بتلاؤں گا جس کو جان کر تو سنسار سے مُکت ہو جائے گا۔ کرم کی گتی گہن ہے۔ اس لئے یہ جان لینا چاہیے کہ کرم کیا ہے اور سمجھنا چاہیے کہ وِکرم (وپریت کرم) کیا

ہے اور یہ بھی جان لینا چاہیے کہ اکرم (کرم کرکے نہ کرنا) کیا ہے کرم میں اکرم اور اکرم میں کرم جسے دیکھ پڑتا ہے وہ پُرش سب منشوں میں گیانی اور وہی یوگ یکھت اور سب کرم کرنے والا ہے (گیتا ۱۸-۱۶/۴)

شِوشِو کران ہمیہ گتھ سوریت
رُوزت دِوہ ہاری دَن کیھ رات
لاگہ رُست اَدوِیس مَن کرت
نِش نِت پَرسن سور گور ناتھ (۱۴)

جو کوئی منش ہر ایک سانس کی گنتی میں شِو شِو جپ کی نامہ سمرنا کرتا ہے اور دن رات گرہست آشرم اتیادہ دِوہار میں شبھ اور اشبھ کرمہ بندھن کے کسی لاگ کے بغیر (پانی میں کمل کی طرح نرمل) اور اپنے من کو دوئی بھاونا سے ہٹا کر (برہم شانت آتما بن کر) رہے۔ اُسی منش کو برہما آدہ دیوتاؤں کے گورو پربرہم پرمہ شِو ہر وقت پرسن رہتے ہیں۔

اندری آئس ہیند رئی گاران
گاران آئس ہیھن ہہیہ
ژنیئے ناران ژنئے اتھ داران
ژنیئے ماران یم کم دِہہیہ (۱۵)

میں اپنے اندر (دھیان یوگ میں سُتھت ہوکر) سب کے پرکاشک چندرماں کو کھوجتی آئی (کس کو کھوجتی آئی) ہر ایک کے بیتر سُتھت

ایک ہی جیسے (آتم سروپ پرمیشور) کو کھوجتی آئی ہیں۔ پربرہم پرمیشور (دیکھنے پر گیات ہوا) کہ تم ہی سرودیاپک نارائن ہو اور تم ہی بیکھشاک بن کر بانھ پھسارتے ہو اور تم ہی کال روپ بن کر سب کو مارتے ہو ہی پرماتمن یہ تمہاری یوگہ مایا کے گرشٹ چمتکار کیسے ادبھوت ہیں۔

پرمان۔ وہی اگنہ ہے۔ وہی سوریہ ہے۔ وایو اور چندرما پرکاش ٹمکھت نکھشر اتیادہ وہی ہے۔ وہی جل وہی پرزاپتہ اور برہما ہے ہی پرماتمن تو ہی پُرش اور تو ہی استری ہے۔ تو ہی کمار اتھوا کماری ہے تو ہی بڈھا ہو کر لکڑی کے سہارے سے چلتا ہے۔ تنھا تو ہی دیراٹ سروپ پرکٹ ہو کر سب اور مکھ والا ہو جاتا ہے ہی پرمہ دیو پرمیشور۔ تو ہی نیل ورن پتنگ ادہرسے رنگ کا اور لال آنکھوں والا پکھشی ہے اور میگھ وسنت اتیادہ اور سفتہ سمدر روپ ہے۔ ہی پرمیشور تجھ سے ہی سمپورن لوک اتپن ہوئی ہیں تو ہی اناده پرکرتیوں کا سوامی اور دیاپک روپ سے سب میں ودیمان ہے (شویتا شتر اپنشد $\frac{4}{2/4}$)

اَسے پونڈے زامے زوسے
نتھئی کرنے ستان تر تھن　　سمیند
دَہر وَہرسَی نوئی آسے
نشہ چھوئی تہ پرزہ تا وتن (۱۶)

(یہی ہے وہ سرودیاپی پرمیشور) جو ہنستا ہے۔ چھینکتا ہے۔ انگڑائیاں لیتا ہے اور کھانستا رہتا ہے اور دن رات (من کے

سنکلپ وِکلپ رُوپی خیالات کے) تیر تھواں میں سنان کرتا رہتا ہے۔ اور سال کے سال بھر پرکٹ ہی رہتا ہے وہ تو تمہارے پاس تمہارے میں ہی ہے اُس کو پہچان تو لو۔

پرمان۔ یہم راج سچہ کیتو کو کہتے ہیں جس کے انوگرہ سے منش شبدوں کو۔ سپرشوں کو۔ رُوپ سمدائی کو۔ رس سمدائی کو اور استری پرسنگ اتیادہ سکھوں کو انبھو کرتا ہے اور اُسی کے انوگرہ سے یہ بھی جانتا ہے کہ یہاں کیا شیش رہ جاتا ہے۔ یہی ہے وہ پرماتما جس کے وشئے میں تم نے پوچھا تھا۔ سپن کے درشیوں اور جاگرت اوستھا کے درشیوں کو منش جس سے بار بار دیکھتا رہتا ہے اُس سروہ سرلیشٹ سرودیا پی سب کے آتما کو جان کر منش شوک نہیں کرتا (کٹھ اُپنشد $\frac{۲-۱}{۲-۴}$)

سمبند بُت بو گیَس تتہ اُوس شُو
تتہ ڈیو ٹھُم مُوَل شُو
کُنس ژہندت وُول شو
شُوی ئے شُو تہ بو کوسہ لَل (۱۷)

جہاں جہاں بھی میں کہیں گئی وہاں وہاں وہی (پربرہم) تھا اور وہاں وہاں میں نے اُسی پتا رُوپی (پربرہم) کو دیکھا۔ وہی جو کانوں میں کُنڈل ڈالے ہوئے ہیں جب کہ یہ سارا جگت وہی ہے تو میں کون؟ اور کہاں کی (دوسری) لل آئی۔

پرمان۔ یہ امرت سروپ پربرہم ہی سامنے ہے۔ یہ برہم ہی پیچھے ہے۔ یہ برہم ہی دائیں اور یہ برہم ہی بائیں اور ہے یہ پربرہم ہی نیچے

تھا اُوپر کے اور پھیلا ہوا ہے۔ یہ جو سمپورن جگت ہے۔ یہ سب کا سب برہم ہی ہے (منڈوک اُپنشد ۲-۲/۱۱)

دوسرا ادھیائے

ادمِتی ایکوئی اچھر پرُم
سُوئی ہا مالہ رُدُم وِندس منتر
سُوئی ہا مالہ کِنہ پتھ گرُم تہ ژرُم
اَسس سائس نہ تِنیس سون (۱)

ادم ہی ایک اکھشر کو میں نے پڑھا۔ ہی تات اُسی کو میں نے اپنے سوبھاؤ میں پکڑا۔ ہی تات پھر اُسی کو میں نے پتھر پر گڑ دیا اور مسجا دیا۔ میں تو راکھ ہی تھی اور پھر سونا بن گئی۔

دیاکھیا۔ ادم اس ایک ہی اکھشر کو میں نے تتو سے جان کر پڑھا ہی تات اُسی ایک ادم کار سروُپ پر برہم کو میں نے ادھچارنی ورتی سے اپنے پرا کرتنر سوبھاؤ انہ کرنوں میں دھارن کر کے پکڑا۔ ہی تات پھر اُسی ایک ادم کار کو میں نے نشچئے پوروک درڑھ کر کے بارم بار ورِدیک ابھیاس رڈپی پتھر پر گڑ دیا اور پئے نا کر کے شوبھایمان کیا۔ میں تو راکھ ہی تھی۔ اِسی ایک ادم کار کے چنتن مانتر کرنے پر راکھ سے بدل کر سونا بن گئی۔

پرمان۔ (ادم) یہ پرماتما پرنو کے ادھیکار میں ورنت ہونے کے

کارن تین ماتراؤں سے یکھت ادم کار ہے अ اکار उ اُکار- म مکار- یہ تین ماترائیں ہی تین پاد ہیں اور ماتراؤں سے رہت ادم کار کا چوتھا پاد ہے- ادم کار کی پہلی ماترا अ اکار ہی سارے جگت کے نام سے ویاپت ہونے کے کارن اور پہلا پاد ہونے کے کارن جاگرت کی بھانتہ سھتول جگت رُوپ شریر والا ویشوانر نامک پہلا پاد ہے- ادم کار کی دوسری ماترا उ اُتکرشٹ ادتھات अ سے سرلیشٹ ہونے کے کارن سوپن کی بھانتہ سوکشم جگت رُوپ شریر والا- تیجس نامک دوسرا پاد ہے- اوم کار کی تیسری ماترا म مکار ہی ماپ کرنے والا ادتھات جانتے میں آنے والا ہونے کے کارن اور وِلین کرنے والا ہونے کے کارن سوشُپتی کی بھانتہ کارن میں وِلین جگت ہی جس کا شریر ہے- یہ اگیہ نامک تیسرا پاد ہے اِسی پرکار ماترا سے رہت اوم کار ہی وِوِہار میں نہ آنے والا پرپنچ سے اتیت- کلان مئے ادویت پُورن برہم کا چوتھا پاد ہے جو اِس پرکار تتو سے جان لیتا ہے وہ نشچئے کرکے اپنے ہی آتم دوارا اُس پربرہم پرماتما میں ہی مل جاتا ہے (مانڈوکیہ اُپنشد منتر ۸/۱۲)

سمبند

شُوچَس نہ سانس پٹرس نہ رُمس

سومس مہ لَلہ چھوپِلنوُ ی واکھہ

اندرِم گنڈ کار رٹِت تہ وولمُ

ژرِٹت تہ دِیو تمس نتی چاک (۲)

ہیں نے اپنے آپ کو ایک سوئی کے نوک جتنا بھی کسی ساعت پال بھر پیچھا نہ چھوڑا- وہی یوگ کا مَس تجھ لَل کو اپنے ہی واکیہ ہیں

(ایسا کرنے پر) میں نے اپنے اندر کا اندھکار پکڑ کر اُتارا اور کاٹ کر وہیں پر ساتھ ساتھ ٹکڑے کر دئیے۔

ویاکھیا۔ میں نے ایک سوئی کے نوک جتنا بھی کسی ساعت پرماتما کو پراپت کرنے کے اُدیش سے ادم کار کے جپ اور دھیان دوارا اپنے آپ کو بال بھر بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ وہی یوگ دھارنا کا مس ارتھات پر برہم کے آنند کا سرور مجھ نِل کو اپنے ہی واکھ وانی کا جپ ہے۔ اس طرح سے تن مئے ہو جانے پر میں نے اپنے اندر کا یندریہ رُوپی راگ آتماس آسکیتوں کے اندھکار کو پکڑ کر ارتھات اچھی طرح سے جان کر۔ اگیان اندھکار کے مدسے اُتارا اور پھر اُن یندریوں کے راگ آتمک سُبھاؤں کو کاٹ کر وہیں پر ساتھ ساتھ ٹکڑے کر کے بھسم کر ڈالا۔

پرمان۔ بن بن رُوپوں میں اُتپن ہوئی یندریوں کی جو پرتھک پرتھک ستا ہے جو اُن کا اُدئے اور لئے ہو جانا سوبھاؤ ہے اُسے اچھی طرح جان کر اور آتما کا سرُوپ اُس سے الگ جان کر دِھیر پُرش کسی قسم کا شوک نہیں کرتا (کٹھ اپنشد ۲ـ۳/۶)

سمبند   دَمہ دَمہ من ادم کار پَرنوُدُم
پانئے پَران پلنئے لوُزان
سُواہم پدسَ اَہم گولُم
تِلہ نِل لو واژِس پرکاشس تھان (۳)

میں ہر وقت اپنے من کو ادم کار ہی پڑھاتی رہی)۔ آپ ہی پڑھتا بھی ہے اور آپ ہی سُننا بھی ہے سُواہم پد میں سے اَہم کو گلا دِیا۔

تب ہی میں لل پرکاش کے ستھان پر پہنچ گئی۔
ویاکھیا-میں ہر وقت شاس، اوشاس کے ساتھ ساتھ اپنے من کو اوم کار ہی پڑھاتی رہی۔ سمجھو کہ یہ من پرماتم روپ سوٗاہم شبد میں ہی لین ہوکر آپ ہی پڑھنا بھی ہے اور آپ ہی سُننا بھی ہے اس طرح کی سادھنا کرتے کرتے میں نے اِس سوٗاہم پد میں سے اہم کو گلا دیا- ارتھات سُو + اہم میں سے اہم گل کر سُو- پربرہم ہی بچ رہا- تب ہی میں لل پرکاش کے ستھان مکتی دام پر پہنچ گئی۔

پرمان فارسی
دَم بدم دَم را غنیمت دان و ہمدم شو بدم
واقف دَم باش دَم را ہیچ دم بیجا مدم

سواہم پد میں سے اہم کو گلا دینا۔ ادھیائے ۸- واکیہ ۱۲-۱۱-۱۳ میں پڑھیں۔

سمبند
دما دم کرمس دَمن ہالے
پرَ زِلیوم دیپ تہ ننے ہَم ذات
اندرُم پرکاشش نبر ژھوٗ ٹُم
گٹہ رُٹُم تہ کرمس تھف (۴)
۹۹

میں (دمادم) ارتھات کمبک نام پرانایام کے پیچے درپیچ سانسوں سے (اوم کا جپ) اُچارن کرنے لگی۔ ایسا کرنے پر میرے میں دیپک پرجلت ہوا اور مجھے اپنی ذات معلوم ہوئی اندر کا پرکاش باہر چھٹک دیا۔ اندھیرے میں ہی دیکھ پایا اور پکڑے ہی رکھا۔
ویاکھیا- میں پرمیشور کو پراپتی کرنے کے لئے (دمادم) ارتھات پران دپان گتی کو روک کر لینے کمبک نام پرانایام میں تت پر ہوکر پیچ در پیچ
۹۹

سانسوں کی یکھشتی سے اوم کار کے جپ کا اچارن کرنے لگی۔ ایسا کرنے پر میرے بلیتر آتم تتو کا پرکاش مئے دیپک پرجلت ہوا اور مجھے اپنی ذات ادھات اپنا سروپ پرکٹ ہوگیا اور پھر میں نے اپنے اندر کا چھپا ہوا آتم پرکاش باہر چھٹک دیا۔ اندھیرے میں ہی پرماتم سروپ برہم تتو کو دیکھ پایا اور پرم لابھ جان کر اُسے پکڑے ہی رکھا۔

پرمان - اپنے شریر کو نیچے کی ارنی اور ادم کار کو اوپر کی ارنی بنا کر دھیان کے دوارا۔ نرنتر منتھن کرتے رہنے سے سادھک چھپی ہوئی اگنی کی بھانتہ ہردئی میں استھت پرم دیو پرمیشور کو دیکھے —— تلوں میں تیل دہی میں گھی۔ سوتوں میں جل اور ارنیوں میں اگنی۔ جس پرکار چھپی رہتی ہے اُسی پرکار وہ پرماتما اپنے ہردے میں چھپا ہوا ہے جو کوئی سادھک اس کو ستہ کے دوارا اسم یم روپ تپ سے دیکھتا رہتا ہے۔ اُسی کے دوارا وہ پرمیشور گرہن کیا جاتا ہے (شویتا شترا پنشد ۱/۱۴/۱۵)

جیؤں تل ماہیں تیل ہے جیؤں چکماک میں آگ
تیرا مالک تجھ میں، جاگ سکے تو جاگ (کبیر)

سمابند
اوم کار بلہ لبۂ اونمُ
وُہئی گرُم یَتنُ یان
شنہ وُتہ ترادت تہ ست مارگہ رُدُم
تیلہ تل یہ داثرس پرکاشس تھان (۵)
۹۹

جب کہ میں نے ادم کار کو اپنے ساتھ لے کیا ایسا کہ اپنے آپ کو بھسم ہی کر ڈالا۔ پھر راستے طے کر کے ست مارگ پر پکڑا تب ہی میں تل

پرکاش کے ستھان پر پہنچ گئی۔

دیا کھیا۔ جب کہ میں نے تپسیا کرتے کرتے ادم کا رسُوپ پربرہم کو اپنے آپ میں طے کیا۔ ایسا کہ یوگ مارگ طے کرتے کرتے میں نے اپنے آپ کو بھسم ہی کر ڈالا۔ ایسا کرنے پر یوگ کی چھ بھومکاؤں کو طے کر کے پھر ساتویں بھُومکا برہمانڈ کے اُوپر پہنچکر پرمیشور برہم تتو کو دیکھ کر پکڑ لیا۔ تب ہی پھر میں لل پرکاش کے ستھان مُکتی دام پر پہنچ گئی۔

سمبند

پانس لاگت رُو دُک مہ ژہ
مہ ژہ مہ ژھانڈان لُوستم دھوہ
پانس منز یلہ ڈیو ٹھکُ مہ ژہ
مہ ژہ مہ تہ پانس دِیو تمُ ژھوہ (۶)

میرے سے تم اپنے آگے (مایا روپ) پردہ لگا کر چھپ کر رہ گئے۔ مجھے تمہارے کو ڈھونڈھتے بہت دن بیت گئے جب کہ پھر میں نے اپنے ہی آپ میں تم کو دیکھ پایا۔ پھر میں نے تمہارے کو اور اپنے آپ کو مشاہدہ دیکر ٹٹول ڈالا۔

دیا کھیا۔ ہی پرمیشور تم اپنے آگے مایا رُوپی بھرم کا پردہ لگا کر میرے سے گپت ارتھات چھپ کر رہ گئے۔ مجھے تمہارے کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے بہت سارے زندگی کے دن بیت گئے جب کہ پھر میں نے اپنے ہی آپ میں تمہارے کو دیکھ پایا۔ تب پھر میں نے تمہارے کو اور اپنے آپ کو مشاہدہ دے کر چھانٹ اور ٹٹول ڈالا (ارتھات دھوپ اور چھایا کی بھانتی تمہارے کو اور اپنے آپ کو دیکھ پایا)

جا کارن جگ ڈھونڈھیا۔ سو تو ہردے مالنہ

پرمان:- پردہ دیا بھرم کا تا سے سُوجھے نا ہنہ

جیُوں نینوں میں پوتلی تیُوں مالک گھٹ ماہنہ

مُورکھ لوگ نہ جانیئے باہر ڈھونڈن جاہنہ (کبیر)

دِلیشہ آلیس دَش دِیش تِیلِت

ژُلِت ژوڈُم شُشن اَدہ وا وُ

ہِشوئی ڈیوٹھُم شایہ مِیلِت

شہ تِر ترہ ترُوِمِس تہ ہِشوئی دراؤ (۷)

میں دسُں دِیشوں کو (تِیلِرت) اچھی طرح سے جان کر اپنے دِیش بند میں آگئی اور (اِن سے دور) بھاگ کر شُنہ اور وایو کو کاٹ لیا۔ ہِشو ہی کو ہر ایک شئے میں ملا ہوا دیکھ پایا۔ چھ اور تین کو بند کر دیا۔ پھر بھی شیش ہِشو ہی نکل آیا۔

وِیا کھیا۔ میں دسُں دِیشوں ارتھات دسُں انتر آتمک راگ رُوپی دشاؤں کو (تِیلِت) تِل میں چھپا ہوا تیل جیسا جان کر ارتھات اچھی طرح سے اُن کے سرُوپ اور سوبھاؤں کو جان کر۔ تب ہی پھر میں (دِلیشہ آلیس) سمادِھ رُوپ دلیش بند ارتھات چِت کے دھیان دھارنا ٹھہرانے کے ایکاگرتا ہونے میں آگئی پھر (اُوپرکِھت راگ آتمک دشاؤں کے سنگ سے) دُور بھاگ کر (اپنا سارا جنم ایسے ہی) شُنہ اور وایو میں گذار گذار کر کاٹتی رہی (ایسا کرنے پر) ہر ایک شئے میں ہِشو کو ہی ملا ہوا جان پایا۔ پشچات اوپرکِھت انتر آتمک راگ رُوپی دشاؤں میں سے ایک من کے سروتا وِشُدھ ہو جانے پر باقی چھ اور تین ارتھات نو وِشیہ رُوپی انتر آتمک دِشاؤں

کو بند کر دیا- دِکھنا کا پورا اَبھو ہو جانے پر پھر بھی شیش پشو ہی نکل آیا- اوپر یکھت دنش دشائیں (ایک وِشدھ ہوا من) باقی چھ اور تین ارتھات شبد- سپرش- روپ- رس اور گند- کام- کرودھ- لوبھ اور موہ :

پرمان (دیش بندھ چِت دھارنا) ناجی جگر- ہر دئے کمل آدہ شر بر کے بیتر والا دیش ہے اور آکاش سوریہ یا چندرما- آدہ کوئی بھی دیوتا یا کوئی مورتی- تتھا کوئی بھی پدارتھ باہر کی وِلش ہے- ان میں سے کسی ایک دیش میں چِت کی وِرتی کو لگانے کا نام دھارنا ہے اسی میں ایکاگر ہو جانا دھیان ہے (پاتنجل یوگ درشن وِبھوتی پاد ۱-۲)

دشو دشا سے اُٹھی پربل کرودھ کی آگ
سنگتی شیتل سادھو کی شرن اُبرئے بھاگ
یہ سینا سب موہ کی کئے کبیر- سمجھائے
ان سے جو کوئی باچئی بھو ساگر تر جائے (کبیر)

سمبند گل وُندہ زدلم- جگر مو رُمہ
تیلہ تَل ناذ درام
بلہ دل تراوِمس ننتی (۸)

میں نے اپنے سوبھاؤ میں سے (انتہ کرنوں کے بیتر پراکرتی سے بندھے ہوئے وِشیہ آسکتیوں کے) سب میل کو جلا دیا اور اپنے جگر کو (ادھشٹان دل کے سب کامنا روپی خواہشات کو) مار ڈالا- تب ہی پھر میرا

نام نِک پرسِد ہوا۔ جب کہ میں نے (پرمیشور پراپتی کرنے کی اِچھا رُدپی) اپنے دامن وہیں پر پھیلائے (ارتھات پرمیشور کے دِھیان دھارنا میں نرنتر بیٹھی رہی)

ڈھانڈان لُوسس پانی پانس
ڈھیہت گیانس وَوت نہ کُونشر
[illegible] کرمس واڑس میئے خانس
بھَر بھَر جام تہ چُوان نہ کانہہ (۹)

میں آپ ہی اپنے آپ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہار گئی اس چھپے ہوئے گیان تک کوئی (کُونشر) پھوٹا نہیں پہنچا۔ جب کہ میں نے اُس کو (انتر آتما کو) اپنے ساتھ لے لیا۔ تب ہی میں (میخانس) سُراگار میں پہنچ گئی۔ یہاں پر جام بھَرے بھَرے پڑے ہیں پر انہیں کوئی پیتا نہیں۔

وِیاکھیا۔ میں ساری عمر آپ ہی اپنے آپ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ارتھات تپسیا کرتے کرتے تھک کر ہار گئی۔ اس اَدھیاتم رُوپیہ چھپے ہوئے گُپت رگیان کے جاننے تک کوئی بھی پھوٹا (بال) ارتھات بل ہیئں مُورکھ نہیں پہنچا جب کہ میں نے عمر بھر نرنتر دھیان دوارا تپسیا کرتے کرتے پرمیشور انتر آتما کو اپنے ساتھ پریم میں لے لیا تب ہی پھر میں (سُراگار) ارتھات امرت دام میں پہنچ گئی۔ یہاں پر تو گیان رُوپی امرت کے جام بھرے پڑے ہیں مگر انہیں کوئی پیتا ہی نہیں (ارتھات اس اَدھیاتم مارگ کے جاننے کی طرف کوئی اپنا رُخ ہی نہیں کرتا۔ پرمان۔ یہ آتما بل ہین منش کے دوارا پراپت نہیں کیا جا سکتا۔ تتھا

پرماد ہے۔ انتھوا لکھن رہت تپ سے بھی پراپت نہیں کیا جا سکتا۔ کنتو جو بدھیمان سادھک اُپایوں کے دوارا پریتن کرتا ہے اس کا یہ آتما برہم دھام میں پرویشٹ ہو جاتا ہے (منڈوک اپنشد ۳-۲-۴)

سمبند لو لکہ نارہ یلہ لولہ نلہ لو وم
مرنئے مولیس تہ رُوزیش نہ زرئے
رنگہ بدرہ زاچی کیاہ نہ رنگ ہووم
بہ دپن ژلم تہ کیاہ سنہ کرئے (۱۰)

جب کہ میں اُس کو برہم رشی اگنی سے گودی میں ہلاتی رہی۔ بیچ تو مرنے کے بغیر زندہ ہی مر گئی پھر میں ذرا بھر بھی نہ رہی (اس سے پہلے ہمیں اپنی ایسے رنگ ذات ہونے پر بھی میں نے کیا کیا رنگ نہ دکھائے۔ جب کہ میرے سے میں (میرا) کہنا ہٹ گیا اب (یہ پرکرتی) کیا کرے گی۔

ویاکھیا۔ جب کہ میں اپنے بلینتر سے قت پر برہم (انتر آتما) کو برہم رشی اگنی سے اپنے ہردے رشی گودی میں اوم اوم کے شبد کہہ کہہ کر پریم اور لالن کر کے ہلاتی رہی۔ میں تو مرنے کے بغیر زندہ ہی اُس کے پریم میں مر گئی (اس طرح سے مرنے پر) پھر میں ذرہ بھر ارتھات الو ([illegible]) جتنا بھی نہ رہی یعنی دویت بھاؤ اور میں پن کا ناش ہو کر اُسی برہم میں رلین ہو گئی اس سے پہلے جنم و جنما تروں میں مجھ بے رنگ (انتر آتم سروپ) والی نے اس سنسار کے آواگمن اور پرکرتہ بھاؤ میں پڑ کر میں نے کیسے کیسے ناچ و رنگ نہ دکھائے جبکہ اب میرے سے میں (میرا) یہ سب کچھ کہنا ہٹ گیا۔ اب یہ پرکرتی مجھے کیا کرے گی (ارتھات

ہیں۔ میرا گلنے پر جب میں کچھ رہا ہی نہیں گیا اب یہ پرکرتی کہاں سے اور کہاں کا کرم بندھن لاکر اُتپن کرے گی)

پرمان۔ جس ستھت میں پر برہم پرمیشور کو بھلی بھانتہ جاننے والے مہا پُرش کے انبھو میں (میں۔ میرا۔ یہ دویت بھاؤ گل کر) سمپُورن پرانی پرماتم سرُوپ ہی ہو گئے۔ اُس ستھت میں ایکتا کا نرنتر ساکھشات کار کرنے والے مہا پُرش کے لئے کون سا موہ اور کون سا شوک رہ جاتا ہے وہ تو شوک موہ سے رہت پرم پورن آنند سروپ ہو جاتا ہے (ایش اُپنشد ۷) میں میرا گلنے کا پرمان ادھیائے ۳ — واکیہ ۲۰ کے پرمان میں پڑھیں۔

تو مباش اصلاً کمال این است و بس
تو در و گم شو وصال این است و بس (مثنوی مولانا روم)

اندرہ آسست نیبر ڈھونڈُم سمبند
یَونن رنگن کَرَنم ست
دھیانہ کن دِیئے زرگر کیول ژونُم
رنگ گوسنگس مِیلِت کت (۱۱)

وہ پرمیشور تو میرے ہی اندر ستھت ہو کر اور میں اُس کو باہر اِدھر اُدھر ڈھونڈھتی رہی جب کہ (ابھیاس رُوپی پران) وایو نے میرے آتم اِچھا کے رنگوں کو میرے میں تسلی کر دی (ارتھات یوگ سدھی ہو گئی) پھر میں نے دھیان سے سارے جگت میں کیول اُسی پرمیشور کو ستھت ہو کر جان لیا (ایسا انبھو ہو جانے پر) یہ سارے

سنسار کے پرپنچ کا رنگ اُس پرمہ دیو کے سنگ میں مِل کر لئے ہوگیا۔

پرمان۔ جس کا آتما یوگ یُکھت ہوگیا۔ اُس کی درشٹ سم ہو جاتی ہے اور اُسے سروترہ ایسا دیکھ پڑنے لگتا ہے کہ میں سب پرانیوں میں ہوں اور سب پرانی مجھ میں ہیں (گیتا $\frac{6}{29}$)

سمبند ‌ مکرس زَن مَل ژلمُ منس
اَدہ مہ لَبمُ زَنُس زان
سُہ بِلہ ڈیو ٹُھم نشہ پانس
سُورُوُیٔ سُوُیٔ اَتےَ بو نو کنہہ (۱۲)

جس وقت کہ میرے من رُوپی شیشے کے اوپر سے سب (کامنا آدہ واسناؤں کا) میل ہٹ گیا تب ہی پھر میں نے زناردن انتر آتما کی پہچان پائی جب کہ میں نے اُس کو اپنے ہی پاس دیکھ پایا۔ (ساکھشات کار ہونے پر گیات ہوا۔ کہ) سب کچھ تو وہی ہے اور میں کچھ بھی نہیں (ارتھات یہ دویت بھاؤ بس تو۔ ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں)

پرمان۔ من کا جو میل ہے یہ پرکرتہ کے ست۔ رج اور تم گنوں کے وِکار اور دھرم ہیں۔ پرمُش کے نہیں۔ پرُش نرگُن ہے اور ترگُنہ مئے پرکرتی اُس پرُش کا درپن (شیشہ) ہے جب پرُش کے بدھی کو نرمل ساتک گیان پراپت ہو جاتا ہے تب یہ پرُش اُس درپن میں اپنا آتم سروپ دیکھتا ہے (مہابھارت شانتہ پرب $\frac{۲۰۴}{۸}$)

آئینۂ سکندر جام جم است بنگر
تا بر تو عرضہ دارد احوالِ مُلک دارا (دیوان حافظ)

سمبند

لل بو دراگس لو لرے
ژہانڈان لُوسنتم دِلن کیہو راتْ
وُچھم پنڈت پنہنہ گَرے
شُوئی مہرتْس نَچھتر تہ ساعت (۱۳)

میں لل پریم کے رسیوں سے بندھی ہوئی (مست دیوانی بن کر) نکلی۔ پرماتما کا کھوج کرتے کرتے (زندگی کے) سارے دن اسی طرح ساری راتیں بیت گئیں جس وقت کہ پھر میں نے اپنے ہی (شریر روپی) گھر میں پنڈت کو ادھات اس برہم گیانی سَم درشٹ آتما کو دیکھ پایا۔ تو اسی وقت کو میں نے (پیرکرتی سے چھٹکارا پانے کا) شبھ نکھشتر اور شبھ مہورت پکڑا۔

پرمارتھ۔ جب یوگی یہاں دیپک کے سمان اپنے پرکاش سے آتم تتو کے دوارا برہم تتو کو (ارتھات پنڈت کو اپنے گھر میں) دیکھ لیتا ہے اُس سمئے وہ اجنما۔ نشچل سب تتووں سے وشُدھ پرم دیو پرماتما کو پہچان کر سب پرکرتی بندھنوں سے سدا کے لئے چھوٹ جاتا ہے (شویتا شوتر اپنشد $\frac{۲}{۱۵}$)

دوش وقت سحر از غصہ نجاتم دادند — اندر آں ظلمت شب آب حیاتم دادند
چہ مبارک سحری بود وچہ فرخندہ شبے — آں شب قدر کہ ایں تازہ براتم دادند

ارتھ۔ واہ کل کی رات اور صبح کا وقت کیسا ہی مبارک ساعت تھا جب کہ مجھے غصہ سے (ارتھات اہنکار تتو اہم بھاؤ سے) چھٹکارا دیا گیا اور اس سنسار روپی اندھیری رات کے اگیان میں مجھے گیان روپی آب حیات ارتھات جیون مکت پدوی عطا کر دی گئی

(دیوان حافظ فارسی)

ڈُچھان تہ برچھس ساریسُئی اندر
ڈُچھُم پرزلان سارسُئی منز
لُوزت تہ رُوزت ڈچھ ہرسیں
گھرہ پچھوئی تسندوی بہ کُسہ کُل (۱۴)

میں تو سارے برہمانڈ اور سب کے اندر (اُسی آتم سرُوپ پرمیشور کو) دیکھ رہی ہوں اور اُسی آتم سرُوپ پرمیشور کو سب کے بیتر چمکتا ہوا دیکھا۔ یہ میرے واکیہ ست ہی مان کر اور پھر شانتی سے سُو وچار کرنے میں رہ کر (سادھنا کرتے کرتے) اُس ہری ہر (آتم سرُوپ پرمیشور کو اپنے ہی بیتر) کھوج کر کے دیکھ یہ میرا اشریہ (اور یہ سارا برہمانڈ) اُسی کا گھر ہے میں (دوسری) کون اور کہاں کی کُل آئی پرمان۔ ہی ارجن جل میں رس میں ہوں۔ چندر۔ سُوریہ کی پربھا میں ہوں۔ سب ویدوں میں پرنو ارتھات اوم کار میں ہوں۔ آکاش میں شبد میں ہوں اور سب پرشوں کا پُرشارتھ میں ہوں۔ پرتھوی میں سُگندھی اور اگنی کا تیج میں ہوں سب پرانیوں کی جیون شکتی اور تپسیوں کا تپ میں ہوں۔ ہی پارتھ مجھ کو سب پرانیوں کا سناتن بیج سمجھ بدھیمانوں کی بدھی اور تیجسیوں کا تیج بھی میں ہی ہوں (ارتھات یں ہی سب میں چمکتا ہوں۔ گیتا ۷/۸-۱۰)

سمبند

پچھوئی کُوتہ پچھوئی نا کُونے
ڈچھُم اور یور نا کُونے
دیہ پھل تے ہول نا کُونے
پچھوئی زہانڈن تہ گارُن نا کُونے (۱۵)

وہ کہیں ہے اور کہیں نہیں ہے۔ میں نے اُس کو (اپنے بغیر) اِدھر اور اُدھر کہیں بھی نہیں ڈھونڈا۔ اِس پرماتما کے پھل کا مولیۂ کہیں بھی نہیں ہے اور اِس کا ڈھونڈھنا اور کھوج کرنا (اپنے بغیر) کہیں بھی نہیں ہے۔

ویاکھیا۔ یہ آتما (پربرہم پرمیشور) کِسی کِسی مہا پُرش یوگی کے دیکھنے میں آتا ہے اور یہ آتما۔ سنساری مُورکھ منشوں کے دیکھنے اور جاننے میں آتا ہی نہیں۔ میں نے اِس کو اِدھر اور اُدھر اپنے بغیر کہیں بھی نہیں ڈھونڈا۔ اِس پرماتم روپ آتم تتو کے پھل کا مولیۂ اور تولنا کہیں اور کِسی کے پاس بھی نہیں ہے اور اِس آتما کا ڈھونڈھنا اور کھوج کرنا اپنے سے باہر کہیں بھی نہیں ہے۔

پرمان۔ جو آتم تتو بہتوں کو تو سُننے کے لئے بھی نہیں ملتا اور جس کو بہت لوگ سُن کر بھی سمجھ نہیں سکتے ایسے اِس گوڑھ آتم تتو کا ورنن کرنے والا مہا پُرش آشچریہ مئے ہے پرم دُرلبھ ہے اور اِس آتم تتو کا پراپت کرنے والا بھی بڑا کُشل کوئی ایک آدھ ہی ہوتا ہے اور اِس آتم تتو کو بھلی بھانتہ جاننے والے گورو کے دوارا شِکھشا پراپت کرنے والا آتم تتو کا گیاتا بھی آشچریہ مئے ہے۔ پرم دُرلبھ ہے۔ سادھارن منش کے دوارا بتلائے جانے پر اور اُس کے انوسار بہت پرکار سے چِنتن کئے جانے پر یہ آتم تتو۔ اچھی طرح سمجھ میں نہیں آسکتا۔ کِسی دوسرے تتو گیانی پُرش کے دوارا اُپدیش کئے جانے کے بغیر اِس وشئے میں منش کا پرویش نہیں ہوتا کیونکہ یہ اتیت سوکشم وستو سے بھی ادھک سوکشم ہے۔ اِس لئے ترک سے اتیت ہے۔ (کٹھ اُپنشد $\frac{۱-۲}{۷-۸}$)

اَدرہ تہ پانئے ۔ یورہ تہ پانئے
پُت واپنے روزہ نہ زانہہ
پانئے گُپت تہ پانئے گیانی
پانئے پانس موُد نہ زانہہ (۱۶)

اُدھر سے بھی وہ آپ ہی ہے اور اِدھر سے بھی وہ آپ ہی ہے کبھی بھی وہ پیچھے ہٹ کر نہیں رہے گا - آپ ہی وہ گُپت بھی ہے اور آپ ہی وہ گیانی بھی ہے اور آپ ہی وہ اپنے آپ کو کبھی بھی نہیں مرا۔

ویاکھیا - اُدھر سے بھی وہی نراکار اِدھت سروُپ سب کا آدِہ کارن پربرہم آپ ہی ہے اور اِدھر سے بھی وہی یہ سارا درشمان جگت براٹ سروُپ اپر برہم آپ ہی ہے۔ کبھی بھی وہ من وایو آدِہ تیبر گت کرنے والے دیوتاؤں سے پیچھے نہیں رہے گا - آپ ہی وہ سب پرانیوں میں اور سارے تربھون میں گُپت ہو کر چھُپا ہوا ہے اور آپ ہی وہ گیانی ارتھات اپنے آپ کو جاننے والا ہے - آپ ہی وہ سویم اپنے آپ کو کبھی بھی نہیں مرا پرمان۔ وے پرمیشور اچل اور ایک ہیں اور من سے بھی ادھک تیبر گت نیکھت سب کے آد - کارن - گیان سروُپ سب کو جاننے والا - اِس پرمیشور کو یندر آدہ دیوتا مہرشی گن پوُرن روُپ سے نہیں جان پاتے۔ وے پربرہم دوسرے دوڑتے والوں کو سویم سِتھت رہتے ہوئے ہی اتر کرمن کر جاتے ہیں اُن ہی ستا شکتہ سے وایو آد دیوتا - جل ورشا - پرکاش آد کرم کرنے میں سمرتھ ہوتے ہیں - وے پرماتما چلتے ہیں - وے پرماتما نہیں چلتے - وے دور سے بھی دور ہیں - وے نزدیک بھی ہیں - وے اس سارے جگت کے بیتر پرپوُرن ہیں اور وے اس سارے جگت کے باہر

بھی ہیں (ایش اُپنشد ۴-۵)

سمبند
اُدرہ تہ پائے بدرہ تہ پائے
پائے پائس چھونہ میلان
پرتھم اَتِس نہ موُلیہ دانی
سُوئی ہا مالہ ژِیِ آشچرہ زان (۱۷)

اُدھر سے بھی وہی نراکار ادکھت سروپ آپ ہی ہے اور ادھر سے بھی یہ سارا ورشیمان جگت آپ ہی ہے آپ ہی وہ (سب میں سنھت ہوکر) اپنے آپ کو ملنے میں آتا ہی نہیں۔ اِس پرماتما کے آد۔ انت اور مدھ وِچار کرنے میں بدھی کی ایک رتی بھی سما نہیں سکتی۔ ہی تات اُسی کو تم ایک اشچرمئے ادبھوت مایا جان۔

پرمان۔ شری بھگوان کہتے ہیں میں نے اپنے اِدکھت سروپ سے اس سارے جگت کو پھیلایا ہے۔ مجھ میں سب پرانی ہیں۔ پرنتو میں اُن میں نہیں ہوں اور مجھ میں یہ سب پرانی بھی نہیں ہیں۔ دیکھو یہ کیسی میری اِیشوری کرنی اور یوگ سامرتھ ہے۔ سب پرانیوں کا اُتپن کرنے والا میرا آتما اور اُن کے بیتر سنھت ہوکر اور اُن کا پالن کر کے بھی پھر اُن میں نہیں ہوں سروتر بہنے والی مہان وایو جس پرکار سرودا آکاش میں رہتی ہے۔ اُسی پرکار سب پرانیوں کو مجھ میں سمجھ (گیتا $\frac{9}{4/6}$)

سمبند
پائے آدہ پائس سیتنئ
پائے کوُرن پنُن وِچار

پائے پنُن پان نیچھنا دُن
پائے گُپُن پنُن پان (۱۸)

آپ ہی اپنے آپ کے ساتھ آیا- آپ ہی اپنے آپ کا وچار کیا- آپ ہی اپنے آپ کی پرشنسا ارتھات بڑھائی جتلانے لگا- آپ ہی اپنے آپ کو گُپت کر گیا-

ویاکھیا- دیکھو یہ پربرہم کی آشچریہ مئے ادبھوت مایا- آپ ہی وہ پربرہم جیو آتم رُوپ سے اپنے آپ کو اپنی ہی ترگُناتمک مایا کے وش میں کر کے جنم دھارن کر کے آیا اور پھر یہاں سنسار میں آپ ہی اپنی بڑھائی جتلانے لگا- ارتھات ہم ہم کر کے اہنکار سے جس کے دوارا اپنے میں آروپت کئے ہوئی ودیمان اور اودیمان گنُوں سے اپنے کو ٹکھت مان کر مَنش ہم ہیں- ایسا مانتا ہے کہ میں بڑا کولین ہوں میرے برابر دوسرا کون ہے وغیرہ جب کبھی پھر اپنے ہی ویوہ اچھیا سے اپنے آپ کا وچار کرنے لگا کہ میں کون ہوں- یہ جگت کس پرکار سے اُتپن ہوا- اس کا کرتا کون ہے اس کا اُپادان کارن کیا ہے- اس طرح کا ادھیاتم وِچار کرتے کرتے اپنے سرُوپ کے جان لینے پر آپ ہی اپنے تتو سرُوپ میں اپنے کو گُپت کر کے اُسی میں سما گیا-

---

شنیوک میدان کُڈُم پانس
مہ کلہ رُوزم نہ بُدھ نہ ہوش
دُزئی سِنیلِس پانی پانس
اَدہ کمہہ کلہ پھُل للہ پمپوشس (۱۹)

میں نے (اپنے زندگی کے دنوں میں) اپنے آپ کو شونیا کا میدان کاٹ کر نکال ڈالا ایسا کہ مجھ للی کو نہ تو کوئی بدھی نہ تو کوئی ہوش ہی رہا۔ میں آپ ہی اپنے آپ میں جاگ اُٹھی۔ پھر نہ معلوم کس ملبہ میں سے مجھ للی کے بیتر (امرت روپی) کمل کا پھول کھل آیا۔

ویاکھیا۔ میں نے پرماتما کی سادھنا کرتے کرتے شونیہ روپی پرمہ تیا گی ورتی سے (سادھن اوستھا کا وقت ارتھات) اپنی عمر گذار دی۔ ایسا کہ مجھ للی کو تپسیا کرتے کرتے سنسار روپی نہ تو کوئی بدھی نہ تو کوئی ہوش ہی رہا۔ اس طرح کی سادھنا کرتے مجھے پھر اپنے آپ ہی اودیا روپ اگیان اندھکار کے نیند سے گیان روپی جاگ کھل آئی۔ پھر نہ معلوم مجھ للی کے بیتر کس کمل سر کے ملبہ میں سے نرلیپ گیان امرت روپی کمل کا پھول کھل آیا (اس واکیہ کا پرمان گیتا ۵/۱۶ ۱۲/۱۷ اگلے واکیہ نمبر ۲ کے پرمان میں دیا ہوا ہے۔ پڑھیں۔

اُوپدیش واکیہ کو دوسرے درشٹانت میں

راوِن مَنزہ راوُن رُووُم
راوِنَھ اَتھہ آیس بَھوہ سَرہ
اَسان تہ گِندان سَہزی پَروُوم
ڈینے گورُم پانس سَرہ (۲۰)

کھونے میں سے میرا (راجا) راون کھو گیا۔ یہ کھو کر اس بھوہ سر کے بیتر (ڈھوبی ہوئی) میں اپنے ہاتھ آئی۔ پھر ہنستے اور کھیلتے آتما کو پراپت کیا اور کہنے کے بغیر اپنے آپ ہی جان کر پرکاشت کر ڈالا۔ ویاکھیا۔ جب کہ میرے انتہ کرنوں میں بسا ہوا اگیان روپی کھو ڈالنے

والے وکاروں میں سے یہ میرا (بڑا بھاری سمراٹ) ودّیا رتھا اہنکار تتو (اگیان کا کارن) کھو کر نشٹ ہو گیا۔ یہ کھو کر ہی اس سنسار سمدر کے بیتر ڈوبی ہوئی میں آپ ہی اپنے کو ہاتھ آئی۔ تب پھر میں نے ہنستے ہنستے اور کھیلتے کھیلتے اپنے اندر ستھت آتما کو پراپت کیا اور کسی کے کہنے کے بغیر ہی اپنے ہی گیان پرکاش سے پرمارتھ تتو کو جان کر پرکاشت کر ڈالا۔

پرمان۔ جن کے انتہ کرنوں کا اگیان جس سے کہ وہ موہت ہوتے ہیں۔ آتم وویک روپ گیان سے نشٹ ہو جاتا ہے اُن کے لئے اُن ہی کا وہ اپنا گیان پرمارتھ تتو کو سوریہ کے سمان پرکاشت کر دیتا ہے۔ اور اُس پرمارتھ تتو میں ہی جن کی بدھی رنگی جاتی ہے وہیں پر جن کا انتہ کرن رم جاتا ہے اور جو تتو پراین ہو جاتے ہیں اُن کے پاپ گیان سے بالکل دھوئے جاتے ہیں اور وہ پھر جنم نہیں لیتے (گیتا ۵/۱۶-۱۷)

لَتن ہُتد مانہ لارِیوم وَتن
اکھِیٔ ہاوُنم ایکھیٔ وَتھ
یم یم بوزِن یم کونہ کتن
لَلہ بوزِ شتن کُونی کتھ (۲۱)

میرے لاتوں کا مانس سڑکوں میں چمٹ گیا۔ ایک ہی نے اُس ایک ہی کا مارگ دکھایا جو جو بھی ایسا ہی سُن لیں گے وہ دیوانے کیوں نہ ہو جائیں گے۔ لَل نے سینکڑوں کی ایک ہی بات سمجھی۔

ویاکھیا۔ میرے لاتوں کا مانس پرماتما کی سادھنا کرتے کرتے (اپنے آپ کو گپت رکھنے کے لئے) کہ ویابانوں میں پھرتے پھرتے سڑکوں میں

جمٹ گیا۔ اِس طرح سے تن مٹے ہو جانے پر ایک ہی پرنو (اوم) کے کارن نے اُس ایک ہی نرآکار سروہ کارنوں سے رہت پورن برہم کے جاننے کا مارگ دکھلایا جو جو بھی کوئی ایسا ہی سُن کر ارتھات نشچئے آتمک بدھی میں وچار کر کے اُس پرماتما کے کھوج کرنے کو جان لیں گے۔ وہ اُس پرماتما کے پریم اور کھوج میں پڑ کر دیوانے کیوں نہ ہو جاوینگے تجھ ئل نے سینکڑوں سنساری سُکھ اور وشال سُورگ سُکھ کے بدلے ایک ہی پرنو ارتھات اوم کے جپ اور دھیان کو آتم پر اپنی روپ پرم سُکھ کا لابھ سمجھا۔

پرمان۔ جو یہ ایک نہ جانیا بہو جانے کیا ہوئے
ایکے تے سب ہوت ہیں سب سے ایک نہ ہوئے
سب آئے اِس ایک میں ڈالی پات پھل پھول
کبیرا پاچھے کیا رہا۔ کہہ پکڑا جب مول

ئل بودرایس دُورے
کُلفُت تھیو تھ دَ یھس
لُس نن نیرے سو فٹ کریرے
کھیون ڈِیئون یچھس (۴۶)

میں ئل اپنی چھاتی کو تالا لگا کر گلی گلی پھرتی رہی۔ جو کوئی دِکھاوا کر کے نمودار نکلے وہ کوئیں کے بیتر ڈوب گیا اور اُس نے (اپنی کمائی) بکھیہ کو کھانے کے لئے دی

ویاکھیا۔ میں ئل ہر ایک جگہ شہر اور گاؤں کے گلیوں اور کوچوں میں

اپنی یوگ بل کی چھاتی کو ڈنڈ اور موہن روپی مضبوط تالا لگا کر پھرتی رہی جو کوئی یوگی اس ڈنڈ اور موہن روپی شکتی کو تیاگ کر کراماتیں کر کے پھٹ کر نکلے سمجھو کہ وہ یوگی اس سنسانہ کے گہرے کوئیں میں پھر ڈوب گیا اور اُس نے اپنی یوگ بل کی ساری کمائی بکھیڑ کو کھانے کے لئے دے دی۔

پرمان۔ شری بھگوان کہتے ہیں۔ دمن کرنے والوں کا ڈنڈ ارتھات سیدھے مارگ میں چلنے والوں کو دمن کرنے کی شکتی میں ہوں۔ ویجے چاہنے والوں کا نیائے میں ہوں گپت رکھنے یوگیہ بھاؤں میں موہن میں ہوں۔ گیان والوں کا گیان میں ہوں (گیتا ۱۰/۳۸) بھاؤ یہ ہے کہ جو کوئی یوگی کر تو یہ تیاگ روپ پرمادہ سے ارتھوا ایل ہیئت تپ سے شبل اور مان میں پھنس کر ڈنڈ اور موہن روپی شکتی کو تیاگ کر کراماتیں کرنے لگتا ہے سمجھو کہ اُس نے اپنی ساری یوگ بل کی کمائی بکھیڑ کو کھانے کے لئے دے دی ارتھات اپنا یوگ بل کھو بیٹھا۔

شُورگہ جامہ تراوت الکھہ پرووُم
دَگ لَلہ ناوم دِیہ سنزہ پرئے
یُمت زونہ وتھِت مُمت وُز نووُم
ژِین تہ پالہ گاس میٹھ نِسر چھئے (۲۳)

شورگ لوک کے الوکک وستر تیاگنے پر ہی میں نے الکھ پراپت کیا۔ پرمیشور کو پراپتی کرنے کی اچھیا میں درد میں سہن کریں۔ پر ہی سمئے پر اُٹھ کر پاگل کو جگایا۔ ہی نات اِس میرے بات کو چنتن کیجیے جا کیونکہ تم کو درخت پر گہری نیند پڑی کا ہے۔

وِیاکھیا۔ انیک پرکار کے کامنا رُوپی وِشال سُورگ سُکھ کے الوکِک وِستھر تیاگنے پر ہی نِجھتے نِشکام سردہ سنکلپ تیاگ سنیاس وَرتی پراپت ہوئی اور میں نے پرمیشور پراپتی ہونے کے پریم میں پڑ کر ماترا سپرش ارتھات سُکھ۔ دُکھ سردی۔ گرمی۔ مان۔ اَپمان اِیتادہ کی دردیں اپنے آپ میں سہن کریں۔ رات کے پچھلے پہر برہمی سمئے پر اٹھ کر پراکرتی گنوں کے نشے میں بندھے ہوئے اِس اپنے مست پاگل جیو آتما ارتھات اپنے آپ کو جاگ اٹھایا یہ کہ یوگ سادھنا کرنے میں لگ گئی۔ ہی نات اِس میرے گیان اپدیش کو وِچار کر کے سوچ لے کیوں کہ تم کو اس سنسار رُوپی پرمیشور کے اشوتھ وِرکھ پر اگیان رُوپی نشے کی گہری نیند پڑی ہے۔

پرمان۔ جو لوگ۔ رِگ۔ یجُر اور سام ان تینوں ویدوں کے کرم کرنے والے تتھا سوم یاجی اور پاپوں سے پوتر ہوئے یگیہ سے مجھ پرماتما کی پوجا کر کے وِشال سُورگ لوک پراپتی کی اِچھیا کرتے ہیں۔ وے اِندر کے پُنیہ لوک میں پہنچ کر انیک دِوہ بھوگ بھوگتے ہیں اور اُس وِشال سُورگ سُکھ **کا بھوگ** کر کے پُنیہ کا کھشئے ہو جانے پر وے پھر جنم لے کر مرتیو لوک میں آتے ہیں۔ اِس پرکار تینوں ویدوں کے سکام کرم کے بھوگوں والے پُرش بارم بار جنم و مرن کے چکر میں گھومتے رہتے ہیں (گیتا ۹/۲۰-۲۱) ہی ارجن مجھ پرمیشور میں مل جانے پر پرم سِدھی پائے ہوئے مہاتما اُس پُنر جنم کے چکر کو نہیں پاتے جو دُکھوں کا گھر اور ناشوان ہے۔ ہی ارجن سُورگ سے لیکر برہما کے لوک تک جتنے بھی لوک ہیں۔ وہاں سے کبھی نہ کبھی پُنر آورتی ہوتی ہی رہتی ہے۔ پرنتو ہی ارجن مجھ پرماتما میں مل جانے پر پُنر جنم نہیں ہوتا (گیتا ۸/۱۵-۱۶) سُورگ سکھ کے وِستھروں کو

ادھیائے ۳ واکھیہ ۲۳ کا پرمان اچھی طرح پڑھ کر دیکھیں۔

سمبند
سُورگس ماجُن رکیاہ چھُوئی باسنو
نرکس واسُن آسُن دویش
ژرکھہ۔ ہرش ناسُن شوہمئے کھا ئسے نو
پانئے آسُن کاسُن بھید (۲۴)

سورگ لوک پراپتی کی اچھیا کرنی تم کو کیا لابھ دایک بھاسنے میں آتی ہے۔ نرک میں واس ہونے کا کارن من کے بیتر کا دویش (ارتھات کرودھ ویر ارشیا) کا ہونا ہے اور کرودھ نفرت ایتادہ کا نہ ہونا ہی شوہمئے پراپتی کے لکھشن ہیں۔ دویت کا بھید بھاؤ مٹانا ہی سویم (پرماتم سروپ) ہونا ہے۔

تنہ منہ گییس برتس کُونی
بوزُم ستنک گھنٹہ وزان
تتھ جایہ دہارنا یہ دہارنا دِژُم
آکاش تہ پرکاشن کورُم سَرہ (۲۵)

میں تن اور من سے اُس کے طرف گئی۔ میں نے وہاں ست پرماتما کے ہی گھنٹہ بجتے سُنے اُسی دہارنا لگانے کی جگہ پر میں نے دہارنائیں دیں۔ آکاش اور پرکاش کو جان کر پہچان ڈالا۔

ویاکھیا:- میں تن اور من سے ارتھات انتہ کرنوں کے آتہ بیمہ اور وشدھ من سے دھیان یوگ میں ستھت ہو کر اُس اپنے انتر آتما کے طرف گھُس گئی میں نے

وہاں ست پرماتما کے ہی گھنٹہ ارتھات سُوا ہم سُوا ہم شبدیں بجتے سُنے اور پھر میں اُسی دھارنے لگانے کی جگہ پر یوگ کی دھیان دھارنائیں دیتی گئی۔ تب ہی پھر میں نے آکاش ارتھات نراکار ادکھنت سرُوپ پربرہم اور (پرکاش) ارتھات اُن پربرہم سے پرکٹ ہوا یہ سارا درشٹمان پرکاش۔ مرے جگت کو تتو سے جان کر پرکاشت کرڈالا۔

آیَس تہ سیوِدُوئی گڑ ھہ تہ سیوِدُوئی
سیدِس ہول مہ کریم کیاہ
یہ تس آسِس آگرے وِدَوئی
وِیدِس تہ وِندِس کریم کیاہ (۲۶)

آئی بھی میں سیدھی اور جاؤں گی بھی سیدھی۔ مجھ سیدھے کو یہ ٹیڑھا کریگا کیا۔ میں منبع سے ہی اُس کے پہچان میں تھی۔ مجھ (مارگ کے) جاننے والی کو اور پہچانی ہوئی کو (یہ ٹیڑھا) کرے گا کیا۔

دیاکھیا۔ میں سیدھے مارگ سے تپسی مرُوپ آئی بھی ہوں اور پھر بھی تپسیا کر کے سیدھے مارگ سے واپس جاؤں گی مجھ سیدھے مارگ سے چلنی والی کو یہ پرکرتہ گنوں کا ٹیڑھاپن کیا کرے گا۔ میں اپنے پوروا ابھیاس کے منبع سے ہی اُس اپنے انتر آتما (پرماتما) کے پہچان میں تھی مجھ پر ٹھ کے جاننے والی کو اور پرکرتہ کے کاریہ۔ کرن اور وِشیوں کے آکار میں پرہ نرت ہوئی پرکرتہ گنوں کے ٹیڑھے پن کے جاننے والی کو اور اُس اپنے انتر آتما (پرماتما) کے پہچان میں آئی ہوئی کو یہ پرکرتہ کے گنوں کا ٹیڑھاپن تھے کیا کرے گا؟

(نوٹ۔ اس واکیہ میں ورنت ٹیڑھے پن کو آپ گیتا ادھیائے ۱۴ کو پڑھ کر اچھی طرح

وچار کر کے سمجھ لیں کہ الیشوری نے یہ ٹیڑھا کیا سمجھایا ہے)

پرمان۔ درشٹا ارتھات اُداسینتا سے دیکھنے والا پُرش جب جان لیتا ہے کہ (پرکرتہ کے) گنوں کے بغیر دوسرا کوئی بھی کرتا نہیں ہے اور جب (تینوں) گنوں سے پرے تتو کو پہچان جاتا ہے تب وہ مجھ پرمیشور میں مل جاتا ہے۔ دیہہ دھاری منش دیہہ کے اُتپنہ کے کارن (سروپ) اُن تینوں گنوں کو اتکرمن کر کے جنم مرتیو اور بڑھاپے کے دُکھوں سے وِمکھت ہوتا ہوا امرت کا ارتھات موکھش پد کا انبھو کرتا ہے (گیتا $\frac{۱۴}{۱۹-۲۰}$) (دوسرا پرمان از دیوان حافظ فارسی)

بدُعا آمدہ ام ہم بدُعا باز روم کردنی یا تو قریں باد و خدایا ورما
فلک آوارہ بہر سو کنُدم میدانی رشک مے آیدش از صحبت جان پرورما

(ارتھ) میں (اپنے تپ بل سے سیدھا) دُعا کے ساتھ آیا بھی ہوں اور پھر بھی (تپسیا کر کے) دُعا کے ساتھ واپس جاؤں گا (ہی میرے آتم دیو) میرے کو تمہارے ساتھ ہر وقت وفا ارتھات نزدیکی ہوتی ہے اور خدا ہمارا مددگار رہے۔ فلک ارتھات بھگوان کی مایا (یہ ترگنہ اپنے پرکرتہ کے کاریہ کرن رُوپ گُن) مجھے ہر طرف پریشان کرتے رہتے ہیں ہی آتم دیو تم جانتے ہو کہ اس مایا کو تمہارے اور میرے (ارتھات جیو اور انتر آتما کے) ہم صحبت کا ہر وقت ضد پیدا ہوتا رہتا ہے یعنی یہ سنسار موہ روپی کامنائیں مجھے ہر وقت پریشان کرتے رہتے ہیں۔ یہ دیوان حافظ کا غزل وچارنیہ ہے۔

نشہ وَلن ژِٹت ششش کلَ وُژم
پرکرت ہُنزم یوَنہ سیتیُ

لُو لکہ نارہ سبت وانج بُرزُم
شنکر لُبُم تمہیٰ سیتیٰ (۲۷)

پھد بن (کا کٹھن مارگ) کاٹ کر میرا ششں کل جاگ اُٹھا- پرکرتی کو پَون سے بھسم کر ڈالا- پریم رُوپی اگنی سے ہی میں نے اپنے کلیجے کو بھُن ڈالا- ایسا کرنے پر ہی پربرہم شنکر کو پالیا-

ویاکھیا- ابھیاس رُوپی چھ بھومکائیں اُولنگھن ہونے پر (پھر ساتویں بھومکا کے مارگ میں پہنچکر) میرا ششں کل ارتھات آنند سروپ امرت کا سوم رس پرکٹ ہو کر جاگ اُٹھا میں نے (یہاں پر بہت آدہ سات اور تر گنہ مئے) پرکرتی کو پَون سے ارتھات ابھیاس رُوپی پران وایو سے بھسم کر ڈالا- یہ کہ پریم رُوپی اگنی سے ہی اپنے کلیجے کو بھُن ڈالا- ایسا کرنے پر ہی میں نے پربرہم شنکر (ارتھات برہم تتو) کو پا لیا- (اس سے پہلے واکیہ ۲۶ میں بھی اِسی پرکرتی کا ورنن ہے اور اِسی پرکرتی کو اُدھیائے ۵- واکیہ ۱-۲ میں گھوڑے کا سروپ دے کر ورنن ہے)

سمبتہ لُلہ گُرہ برہمانڈہ پیٹھ کُن وُچھُم
ششں کل واتزم پادن تان
گیانکہ امرتہ پرکرت برم
لُو بھئی ہورم اندہ دند تان (۲۸)

مجھ لَل نے برہمانڈ کے اُوپر گُرو کو دیکھا اور پھر میرا ششں کل میرے پاؤں تک پہنچ گیا- میں نے اپنی پرکرتی کو گیان کے امرت سے

بھر کر پُر کیا اور سارا لُوبھ آدہ سے انت تک حرکر نشٹ ہوگیا۔

دیاکھیا۔ جھ لل نے یوگ کی ساتویں بھومکا کے مارگ برہمانڈ کے اُوپر پہنچکر برہما آدہ کے بھی گورو پر برہم (برہم تتو) کو ساکھشات کار کر کے دیکھا اور پھر میرا اششش کل ارتھات آنند سروپ امرت کا سوم رس اُدھک پرکٹ ہوکر میرے پاؤں تک پھیل کر پہنچگیا اور پھر میں نے کھتر گنہ جیو رُوپی اپنی پرکرتی کو ارتھات اپنے آپ کو گیان رُوپ امرت سے بھر کر پُر کیا اور یہاں پر ہی سارا لُوبھ آدہ سے انت تک ہر کر سہہ مول نشٹ ہوا (اس واکیہ میں ورنت پرکرتی کو جیو بھوت پرا پرکرتی کے نام سے بھگوان نے گیت ۷/۵ میں ورنن کیا ہے پڑھ کر وچار کریں۔

پرمان۔ جس سنتھت میں پرماتما رُوپ اگنہ کو پراپت کرنے کے اُدیش سے اوم کار کے جپ اور دھیان دوارا منتھن کیا جاتا ہے جہاں پران وایو کا بھلی بھانتہ ودی پوروک نیرودھ کیا جاتا ہے۔ تتھا جہاں آنند سروپ امرت کا سوم رس (ششش کل) اُدھک تا سے پرکٹ ہوکر پھیل جاتا ہے اُس سمئے من سرِوتا وِشُدھ ہو جاتا ہے (شویتا شتر اُپنشد ۲/۶) اُس کے بعد جب وہ یوگی یہاں دیپک کے سمان اپنے پرکاش مئے آتم تتو کے دوارا برہم تتو کو (ارتھات برہمانڈ کے اُوپر گور راج پر برہم) کو بھلی بھانتہ پرتکھ دیکھ لیتا ہے۔ اُس سمئے وہ اجنما نشچل سارے وِکاروں سے رہت سروتا وِشدھ پرم دیو پرماتما کو جان کر سب بندھنوں سے سدا کے لئے چھوٹ جاتا ہے (شویتا شتر اُپنشد ۲/۱۵)

بس واکیہ میں الیشوری اپنے جیون مکت اوستھا کا ورنن کرتی ہے۔

نہ زایس تہ نہ زپیایس
نہ کھیے یم ہند تہ نہ شو نٹھ
نہ چھس شن پیت تۓ
نہ چھس ستن برو نٹھ (۲۹)

نہ میں جنی۔ نہ تو میں زچہ بنی۔ نہ میں نے کاسنی نہ تو میں نے سونڈ کھائی۔ نہ میں چھ کے پیچھے ہوں نہ میں سات سے آگے۔

ویاکھیا۔ نہ تو میں کبھی سنسار میں پیدا ہی ہوئی ہوں اور نہ تو زچہ بن کر میرے سے کبھی کوئی بچہ ہی پیدا ہوا۔ نہ تو میں نے کبھی کاسنی نہ تو میں نے کبھی سونڈ (یہ زچہ والی خوراک) کھائی ہے نہ تو میں پدارتھ بھاونا نام یوگ مارگ کے چھٹی بھومکا کے پیچھے ہوں۔ نہ تو میں گاڈ سوشپتی نام یوگ مارگ کے ساتویں بھومکا سے آگے بڑھے ہوں ارتھات میں ساتویں بھومکا جیون مکت اوستھا میں ٹکی ہوں (اس جیون مکت اوستھا کے پر اپتی ہونے پر نہ ست ہی ہے نہ است ہی ہے نہ اہنکار ہی ہے نہ پیدا ہی ہوا ہے۔ نہ مرا ہی ہوا ہے۔ نہ جیتا ہے نہ مرتا ہی کیونکہ نہ کچھ اور اُپدرو ہی ہے کیول کھیئں ادویت اتہ نرمل بھاؤ ہے)

گیان روپ سات بھومکائیں (۱) شُبھ اِچھیا (۲) وچارنا (۳) تنو مانسا (۴) ستو اپتہ (۵) اَسم سکھتیہ (۶) پدارتھ بھاونا (۷) توریہ گا = یا = گاڈ سوشپتی

ژئی دیوہ گرتس تہ دہرتھی تسرک
ژسئے دیوہ دِتت کرنرن پرالن

ژھُئ دِیوہ ٹھِھنہٕ روستی وَزِک
کُس زانہٕ دِیوہ پَچھن پٕرمان (۳۰)

ہی پرم دیو پرمیشور تم ہی تو سارے آکاش اور پرتھوی میں شوبھایمان ہو کر پھیلا ہوا ہے۔ ہی پرم دیو تم ہی نے سارے شرِیروں کے کھوکھوں میں پران شکتی ڈال دی۔ ہی پرم دیو تم ہی تو بغیر بجائے کے بج جائے گا۔ ہی پرم دیو کون تمہارے اس مایا کا آدِ۔ انت اور مدھ کا پرمان جان سکتا ہے۔

سنسارس منز باگ کتہٕ شُن روزِ
روزِئ پرم شِو شمبھو اگور
لُلہٕ منز باگ بِئ لَلہ ناوِن
جِگرس منز باگ کَرَس گورہ گورہ (۳۱)

اس سنسار کے بیچ (یوگانت پر) شونیا بھی بچ کر نہیں رہے گا یہاں تو صرف وہی پرم شِو۔ شمبھو۔ اگور (سردہ کارنوں سے رہت شونیہ سروپ، اوِکھنت پرہم یوگانتہ شیش) بچ کر رہیں گے اسی (تتو سروپ شونیا آکار پرم شِو) کو میں اپنے ہردے رُوپی گودی میں ہلاتی رہوں گی۔ اور پھر اسی کو اپنے جگر میں (اوم۔ اوم کے شبد کہہ کہہ کر) گورہ گور اتھاتِ پریم۔ پیار اور لالن کرتی رہوں گی۔

تیسرا ادھیائے

کرمنک کلا نو چھوئی بنت گڑھن
ونت گڑھن کیاہ چھوئی پائے
کشغک پھل چھوئی میلت گڑھن
دِلت روزُن کُس چھوئی نیائے (۱)

تم نے کرم رُوپی ورکھ بن کر جانا نہیں ہے۔ کہہ کر جانا تمہارے واسطے کون سا اُپائے ہے۔ ملاپ کر کے جانا ہی گیان پراپتی ہونے کا پھل ہے۔ لپیٹ کر کے رہنا کون سا نیائے ہے۔

ویاکھیا۔ پرماتما کی پراپتی ہونے کے لئے ہم نے یہاں سے انیک پرکار کے سکام کرم رُوپی پھل دار ورکھ بن کر نہیں بجانا چاہیئے کیوں کہ ان سکام کرموں سے وہ پربرہم (موکش پد) نہیں ملتا اور بہت بہت پرکار سے سکام کرموں میں ورت کر پھر یہ کہہ کر جانا کہ ہم کرتا نشٹ ہو گئے۔ ارتھات ہم نے سارے یگیہ دان اور دھرم کئی۔ ایسا ابھیمان کرتے رہنا۔ پرماتما کے پراپتی کرنے کا یہ کون سا اُپائے ہے۔ اپنے انتر آتما کے ساتھ ملاپ کر کے جانا ہی گیان پراپتی ہونے کا پھل ہے۔ انیک پرکار کے سکام کرم کر کے اپنے آپ کو پرکرتہ کے گنوں میں لپیٹ کر رکھنا یہ کس شاستر کا نیائے (فیصلہ) ہے پرمان۔ اگیان کے بھیتر پڑے ہوئے وے مورکھ سکام کرموں میں

بہنت بہنت پرکار سے ورتتے ہوئے اور پھر یہ کہہ کر کہ ہم کرتارتھ ہوگئے ایسا ابھیمان کر لیتے ہیں۔ وسے سکام کرم کرنے والے لوگ وشیوں کی آسکتی کے کارن کلیان مارگ کو نہیں جان پاتے۔ اس کارن وے بارم بار دُکھ سے آتُر ہو کر پونیہ کرموں کا پھل پورا ہونے پر سُورگ آدہ لوکوں سے ہٹا کر نیچے مرتیہ لوک میں گرائے جاتے ہیں (منڈوک اپنشد ۲/۹) اپنے ہی بہتر سیٹھت اُس برہم کو جانا چاہیئے کیونکہ اِس سے بڑھ کر جاننے لائق تو دوسرا کچھ بھی نہیں ہے وشویتا شُنتر اُپنشد ۱/۱۲) (پیپیٹ کر کے رہنا) پرُش پرکرتی میں سیٹھت ہو کر پرکرتی کے گنوں کا اُپہ بھوگ کرتا ہے اور پرکرتی کے گنوں کا یہ سنیوگ ہی پرُش کو بھلی بُری یونیوں میں جنم لینے کے لئے کارن بن جاتا ہے (گیتا ۱۳/۲۱)

آہہ ییتہ شُدرس ناوِہ چھَس لمان
کَتہ بوزِ مے دئے ہیون میتہ دِیہ تار
آمَن ٹاکَن پوٗنی زَن شمان
زُوئے چھُم برمان گرہ گھتہ ہا (۲)

میں (اپنے سادھنا رُوپی) کچے تاگے سے اس سنسار سمندر میں ناؤ کو کھینچ رہی ہوں۔ کہاں سے وہ میرا پرماتما سُنے گا کہ مجھے بھی پار کرے (میری سادھنا) کچے مٹی کے تھالیوں میں پانی پڑنے کے موافق جذب ہو رہی ہے اور میرا جیو (جیوآتما) گھر جانے کے لئے برہن کرتا رہتا ہے

دیا کھیا۔ میں تو اپنے سادھنا رُوپی کچے تاگے سے ہی اس بھیانک سنسار سمندر میں سے اپنی ناؤ کو کھینچ رہی ہوں۔ کہاں سے وہ میرا پرماتما

ایسی کمزور سادھنا ہونے پر میری پرارتھنا سُنے گا کہ وہ مجھے اس بھوہ ساگر سے پار کردے کیونکہ میری یہ سادھنا کچے مٹی کے تھالیوں میں پانی پڑنے کے موافق جذب ہو رہی ہے ارتھات میرے انتہ کرنوں میں یہ سادھنا رُوپی امرت جل پڑنے پر واسناؤں کے آسکتی کے کارن جذب ہو رہی ہے ارتھات دُکھ سموداۓ کا انت ہی نہیں ہوتا اور پرماتما پراپتی کی تیبر اچھیا ہونے پر میرا جیو آتما اپنے گھر ارتھات اُس آدِہ کارن پربرہم کی طرف جانے کے لئے یرمن کرتا رہتا ہے۔

پرمان۔ پریتن پوروک اُدیوگ کرتے کرتے پاپوں سے شُدھ ہوتا ہوا یوگی انیک جنموں کے انتر پُورن سدھی پاکر انت میں پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے (گیتا برہم) تب تک کچے مٹی کے تھالیوں میں پانی پڑنے کے موافق حالت ہوتی ہی رہتی ہے۔ ایشوری نے یہی درشٹانت سمجھایا ہے۔

زعشقِ ناتمامِ ما جمالِ یار مستغنی ست
باب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روی زیبا را
(دیوان حافظ)

پرماتما کے سروپ اور کھوج کرنے کا ورنن

اُچھن آئی تہ گژھن گژھے
پکھن گژھے دن رتھ رات
یورے آئی تورے گژھن گژھے
کنہہ نہ کنہہ تہ کنہہ نہ تہ کیاہ (۳)

ہم (اُچھن) ان گنتی سے آئی ۔ اب جانا چاہیئے ۔ رات اور دن چلنا چاہیئے۔ جہاں سے ہم آئے ہیں اُدھر ہی جانا چاہیئے (کہاں) وہ جو کچھ بھی

نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ تو پھر کیا۔

دیا کھیا ۔ الیشوری کہتی ہے کہ ہم آنادہ کال سے (اُچھن) ارتھات جس کی کوئی گنتی ہی نہیں ۔ جنم دمرن میں پڑ کر جنم لیتے لیتے آئے۔ اب ہم کو سیدھے مارگ سے ہو کر واپس جانا چاہیئے ۔ دن اور رات کھوج کر کے چلتے ہی رہنا چاہیئے (کہاں) جہاں سے ہم آدہ کے آئے ہیں۔ ہمیش پھر وہیں اپنے مول کارن پرم وشنو پد کے اور کھوج کرتے کرتے جانا چاہیئے ۔ جس پد میں پہنچے ہوئے پرش پھر سنسار میں نہیں لوٹتے ۔ پُنر جنم گرہن نہیں کرتے (اُس پد کو کیسے کھوجنا چاہیئے) الیشوری کہتی ہے کہ اُس پرم سُکھ کے کارن (بُھوما پد) برہم کے سرُوپ کو ہم آنکھ آدہ گیان یندریوں سے کہ وہ ایسا ہے ۔ کچھ بھی نہیں جانتے ۔ انھوا ۔ واکھ یندریہ آدہ کرم یندریوں سے کہ وہ ایسا ہے ۔ کچھ بھی نہیں جانتے ۔ انھوا ۔ من آدہ انتہ کرنوں میں منن کرنے سے کہ وہ ایسا ہے کچھ بھی نہیں جانتے (کیا) پھر اُس بھوما پد کا سرُوپ کیا ہے ۔ الیشوری کہتی ہے کہ اُسی پد کا کھوج اور وچار کرتے کرتے شرناگت ہو کر اُس بھوما پرم پد برہم سرُوپ کی جگیاسا کرنی چاہیئے پرمان ۔ وہاں اُس برہم تک نیتر یندری نہیں جاتی ۔ وانی نہیں جاتی ۔ من نہیں جاتا (:ज्ञात) جس پرکار شش کو اُس برہم کا اُپدیش کرنا چاہیئے وہ ہم نہیں جانتے وہ ہمارے سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ اُس برہم کا سرُوپ جاننے سے بھن ہی ہے اور نہ جاننے سے بھی پرے ہے ۔ ایسا ہم پچھلے ست پُرشوں سے سُنتے آئے ہیں جنھوں نے ہمارے سامنے اُس برہم کا دیاکھیان کیا تھا (کین اُپنشد ۳ شنکر بھاشں) (کھوج کرنا) اُس ستھان کو ڈھونڈھ نکالنا چاہیئے کہ جہاں جانے سے پھر کبھی بھی واپس

لوٹنا نہیں پڑتا۔ من میں سنکلپ کرنا چاہیئے کہ اس سنسار ورکھ کی پُرانا تن پرورتی جس سے اُتپن ہوئی ہے اُسی آدہ پُرش پربرہم کے اندر میں جاتا ہوں۔ جو مان اور موہ سے رہت ہیں جن کا ابھیمان اور اگیان نشٹ ہو گیا ہے جنہوں نے آسکتہ دوش اور سنگ دوش کو جیت لیا ہے جو ادھیاتم وچار میں لگے ہوئے ہیں جو کامنا سے رہت ہیں جو سُکھ اور دُکھ۔ پریہ اور اپریہ دندوں سے چھوٹ گئے ہیں وہ گیانی مہاتما اُس اوناشی پرمہ پد کو پراپت ہوتے ہیں جہاں جاکر پھر واپس لوٹنا نہیں پڑتا۔ ایسا وہ میرا پرم ستھان ہے۔ اُسی سے نہ تو سورج۔ نہ چندرما اور نہ اگنی ہی پرکاشت کرتے ہیں (گیتا $\frac{15}{6/4}$)

سمبندھ
ردونہ آیُس نہ گرِھن گرِھم
یکن گرِھم داؤ تو کیال
کہنس پیٹھئی نرُن گرِھم
اترُن گرِھم سُوکھشم پرکار (۴)

میں تو یہاں رہنے کے لئے نہیں آئی۔ اب مجھے (سیدھے مارگ سے) جانا چاہیئے۔ مجھ کو لوکہ رکھشک والو جیسا بن کر چلنا چاہیئے (نہیں تو) بھومایہ کے جگیاسو کرنے پر (اُلٹا) ناچنا ہو جائے گا (ایسا وچار کرکے) مجھے سوکشم پرکار سے اپنے سروپ کے بیتر گھسنا چاہیئے۔

ویاکھیا۔ ایشوری کہتی ہے کہ میں یہاں سنسار میں رہنے کے لئے تو آئی نہیں (آج نہیں تو کل دیہہ تیاگ کرنا ہی ہے) اب مجھے سادھنا روپی سیدھے مارگ سے ہو کر جانا چاہیئے (کس طرح) مجھے تو لوکہ رکھشک

پران وایو ارتھات سب میں ستھت پران سروپ آتما کو ایکتا سے جان کر چلنا چاہیئے (نہیں تو) مجھے اُس پرم سُکھ پراپتی (کہنس پھٹی) بھوما پد برہم تتو کے جگیاسو کرنے پر۔ اور اس اَنت مایا کے موہ میں پھنسی پر الپ سنسار رُوپی آواگمن ارتھات جنم و مرن کے کھیل کا ناچنا ہو جائیگا ایسا وِگیان میں لاکر اب مجھے سوکشم پرکار سے۔ اُس پرم سُکھ کے کارن بھوما پد پر برہم کو جاننے کے لئے اپنی ہی بہتر گھسنا چاہیئے۔

پرمان)۔ (کہنس پھٹی۔ ارتھات بھوما भूमा کے سروپ کا پرتہ یادن) جہاں کچھ بھی اور نہیں دیکھتا۔ جہاں کچھ بھی اور نہیں سُنتا۔ تتھا جہاں کچھ بھی اور نہیں جانتا۔ وہ بھوما ہے۔ کِنتو جہاں کچھ اور دیکھتا ہے۔ کچھ اور سنتا ہے۔ کچھ اور جانتا ہے۔ وہ اَلپ ہے۔ جو بھوما ہے وہی امرت برہم کہلاتا ہے۔ وہی جاننے یوگیہ ہے جو الپ ہے وہ مِرتو (پُنر آورتی) ہے (چھاندگیہ اُپنشد ۲۳-۲۴)

سمبندھ بھوما پرم پد برہم کے سروپ کا وچار کرنا

آیس کمہ دیشہ تہ کمہ وتے
گژھہ کمہ وتہ کوہ زانہ وتھ
انتھ دائی لگہ مہ تتے
چھم چھنس پھوکس کوسہ سنہ ست (۵)

میں کس دیش اور کس راستے سے آئی۔ کس راستے سے واپس جاؤں گی۔ کس طرح اُس راستے کو پاؤں گی۔ انت میں وہیں پر (ارتھات اپنے ہی بہتر) وِگیان وچار اُتپن ہوگا کہ میرے اس شونیہ شاس او شاس میں کون سی ستا ہے۔

وِدیا کھیا۔ (وچار کس پرکار کرنا چاہیئے) میں کس دیش اور کس مارگ سے آئی ہوں اور کس مارگ سے چل کر واپس جاؤں گی اور پھر کس طرح سے اُس مارگ کو پاؤں گی۔ اِسی سوچ وچار کے انت میں وہیں پرارتھات بارم بار ایسا ہی وچار کرنے پر آپ ہی میرے بیتر یہ نشچے آتمک وِگیان وچار اُتپن ہوگا کہ میرے اس شوبنیہ شناس اوشاس میں یہ کون سی ستا ہے۔ ارتھات یہ میرا شریر کس ستا سے چلتا ہے وانی بولنے میں آتی ہے آنکھیں اپنے وِشیوں کو دیکھتے ہیں۔ کان سُننے میں آتے ہیں۔

پرمان۔ شُبھ اچھیا والے پُرش کو گیان پراپتی کے لئے وِچار کرنا چاہیئے کیونکہ جس پرکار پرکاش کے بنا کبھی بھی پدارتھ کا بان نہیں ہوتا۔ اُسی پرکار وِچار کے بنا کسی بھی سادھن سے گیان نہیں ہوتا۔ میں کون ہوں۔ میرا سروپ کیا ہے۔ کہاں سے آیا۔ یہ جگت کس پرکار اُتپن ہوا۔ اس کا کرتا کون ہے۔ تتھا اس کا اُپادان کارن کیا ہے اور میں پانچ بھوت آتمک شریر نہیں ہوں اور نہ یندریہ سموہ ہی ہوں۔ بلکہ اِن سے بِن ہی کوئی ہوں۔ وہ وِچار اس پرکار کرنا ہوتا ہے۔ (اپر وکھیہ انو بھو نہ تشنکرے آچاریہ کرت) (آتم ستا) جو برہم وانی کے دوارا بتلایا نہیں جاتا۔ بلکہ جس برہم کی ستا سے یہ وانی بولنے میں آتی ہے جس کو من سے کوئی سمجھ نہیں سکتا بلکہ جس برہم کی ستا سے یہ منش کا من جانا ہوا ہو جاتا ہے جس کو کوئی آنکھوں کے دوارا دیکھ نہیں سکتا۔ بلکہ جس کی ستا سے آنکھیں اپنے وِشیوں کو دیکھتی ہیں جس کو کان کے دوارا کوئی سُن نہیں سکتا بلکہ جس کی ستا سے یہ کان سننے کے طاقت میں

آتے ہیں ۔ یہی آتم ستا تمہارے میں ہے ۔ اسی کو ہر وقت وچارتے رہو
(کیں اپنشد ۱/۴/۷)

سمبند ۔ آئیس وتے گیس ہر دتے
سہ منز سو تھئ لو ستم دُھ
چندس دُھم ہار نہ آ تھے
ناوِہ تارس دمہ کیاہ بو (۶)

میں سیدھے مارگ سے تو ٹھیک آئی ۔ مگر سیدھے مارگ سے چل کر واپس نہیں گئی (سادھنا رُوپی) سیت مارگ سے چلتے چلتے بیچ میں ہی دن ڈوب گیا ۔ جیب میں دیکھا تو وہاں کوڑی بھی نہیں ۔ بھلا کشتی والے کو پار لے جانے کے لئے کیا دوں گی؟

دیاکھیا ۔ میں پر برہم کی آرادھنا کرنے کے لئے اس منش روپی دیہہ کے سیدھے مارگ سے تو ٹھیک آئی ۔ مگر یہاں سنسار سے سیدھے مارگ میں چل کر واپس نہیں گئی (یہ کہ) سادھنا رُوپی سیت مارگ سے چلتے چلتے سنسار کے موہ اور کامناؤں میں پڑ کر میرے کو دن ڈوب گیا ۔ ارتھات زندگی ختم ہو کر بُڑھاپا آ گیا ۔ سادھنا والی کمائی کے جیب میں ہاتھ ڈالا تو وہاں ایک کوڑی بھی ہاتھ نہ آئی ۔ بھلا اب میں (اس آتما روپی) ملاح کو بھو ساگر سے ناؤ پار لے جانے کے لئے اُجرت کہاں سے لا کر دے دوں گی؟

پرماں ۔ جو ہمیشہ وویک ہین بُدھی والا اور چنچل من سے یکت رہتا ہے ۔ اُس کی اِندریاں ۔ اساودان ۔ سارتھی اور دوشٹ گھوڑوں کی

بھانت وِش میں نہ رہنے والی ہو جاتی ہیں (کٹھ اپنشد ۲-۱-۵)

آیا تھا کِس کام کو تو سویا چادر تان
سُرت سنبھال اب غافلا اپنا آپ پہچان
کیا کیو ہم آئے کے کیا کریں کے جائے
اِت کے بھئے نہ اُت کے چل بھئے مول گوائے (کبیر)

سمبند سوکشم شریر کا گیان اُپدیش

آسس کوئی نہ سائیں سِٹھاں
نزدیک آہت گیس دُور
نہ ظاہر نا باطن کوئی دِٹھو مُنھُم
گیم کھت چِت ژُوٗ نزا چور (۷)

میں وہی ایک (آتم سروپ) تھی۔ پھر انیک ہو گئی۔ نزدیک ہو کر بھی دُور چلی گئی (کیونکہ) نہ تو میں نے ظاہر اور نا ہی میں نے باطن۔ اِک ہی (برہم) کو دیکھا (اس کر کے) مجھے چوپن چور کھا پی کر چلے گئے۔

ویاکھیا۔ میں ازل سے آدہ مول کارن سے وہی ایک آتم سروپ تھی۔ مگر یہاں سنسار میں سب پرانیوں کو پرتھک پرتھک جان کر ایک سے انیک ہو گئی۔ آتما کے نزدیک ہونے پر پھر میں بہت ہی دُور پہنچ گئی۔ (اس کر کے کر) نہ تو میں نے ظاہر ارتھات درشٹمان جگت کے سب پرانیوں میں پرماتما کو اور نا ہی میں نے باطن۔ ارتھات اِدھت برہم اور اپنے اندر سب پرانیوں کو ایکتا سے جان کر دیکھا۔ اس طرح کے اگیان سے میری آتم سنتان۔ لشچئے آتمک بُدھی۔ یہ سب کچھ میری سمپتا چوپن چور کھا پی کر چلے گئے۔

پرمان۔ یدہ اس منش شریر میں سب کے بیتر سُکھت آتما کو جان لیا۔ تو بہت کُشل ہے ۔یدہ اس منش شریر کے رہتے رہتے نہیں جان پایا۔ تو وناش ہے۔ بُدھیمان پُرش سب پرانیوں میں سُکھت ایک ہی پربرہم پرشوتم کو سمجھ کر اِس لوک سے مرنے کے بعد امر ہو جاتے ہے (کین اُپنشد ۲/۵)

(وچار) اب ہم اِن چوبیس پوروں کا وِچار کریں گے۔ اوکھت پرکرتی سے تیئس ۲۳ تت اُتپن ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔ پانچ مہا بھوت اہنکار۔ بُدھی۔ پانچ کرم یندریاں۔ پانچ گیان یندریاں۔ ایک من اور پانچ یندریہ گوچر جب کوئی منش مر جاتا ہے تو وہ پانچ مہا بھوت آتمک شریر کا سنگھات یہاں ہی چھوڑ کر مرتیو کے سمئے پرپرکرتہ کے باقی اٹھارہ سوکشم تت اور دھرم۔ ادھرم اور کرم کو جیو آتما اپنے ساتھ آکرشن کر کے لے جاتا ہے اور جب یہ جیو جنم لیکر نیا ستھول شریر پاتا ہے تو یہ جیو ان ہی سب تتوں کو اپنے ساتھ آکرشن کر کے لے آتا ہے۔ اسی کا نام سوکشم شریر ہے اور جب تک جیو کو سروآتم گیان کی پراپتی نہیں ہوتی تب تک اسی سوکشم شریر کے کارن سے ہی اُس کو نئے نئے جنم لینے پڑتے ہیں یہ سانکھیہ شاستر اور ویدانت کا ورنن ہے۔ الشوری نے اوپریکھت دھرم اُدھرم اور کرم سہت سوکشم شریر کے اٹھارہ تتوں میں رہنے والے جیو آتما کو۔ پرکرتہ کے ست۔ رج اور تم اِن تینوں گنوں کے پرورتہ سنگ سے باندھے جانے پر اُسی کو ۳ × ۱۸ مساوی چوپن ۵۴ چور ورنن کی ہیں۔ ارتھات ستوگن کے پرورتہ سنگ کے سمئے پر یہ اٹھارہ سوکشم تتو میں رہنے والا جیو آتما ست گن سوبھاؤ میں ورتتا رہتا ہے۔ اور

رجوگن کے سمئے پر راگ آتمک اور تموگن کے سمئے پر اگیان اور موڈھ اور تامسی سوبھاؤ کا ہو جاتا ہے۔ یہ آپ کو گیتا ادھیائے ۱۴ واکھیہ ۵ سے لیکر ۲۰ تک اچھی طرح وچارنے پر سمجھ آجائے گا (اس کا پرمان) ہی ارجن پرکرتہ سے اتپن ہوتے ست۔ رج اور تم یہ تین گن دیہہ میں رہنے والے نروکار آتما کو دیہہ میں باندھ لیتے ہیں۔ ان گنوں میں سے نرملتا کے کارن پرکاش ڈالنے والا نردوش ست گن (میں سکھی ہوں۔ میں ودوان ہوں ایسا دہ) سکھ اور گیان کے ساتھ پرانی کو باندھتا ہے۔ رجوگن کا سوبھاؤ راگ آتمک ہے اس سے ترشنا اور آسکتی کی اوتپتی ہوتی ہے۔ وہ پرانی کو کرم کرنے کے پرورتہ روپ سنگ سے باندھ ڈالتا ہے۔ کنتو تموگن اگیان سے اوپجتا ہے یہ سب پرانیوں کو موہ میں ڈال کر پرماد آلسیہ اور نندرا سے پرانی کو باندھ لیتا ہے (گیتا $\frac{14}{5-8}$) ادھیائے پہلی واکیہ ۵ میں اِسی سوکشم شریر کا ورنن گیاس اور کپاس پھول کے درشٹانت میں ایشوری نے ورنن کیا ہے۔

پرمیشور سے پرارتھنا سمیند

یمئے تشہ ثرہ تمئے تشہ رمہ
شاہم گلاثرہ ون لوٹھس چھو
یہیوئ بنا بھید ثرہ تہ رمہ
ثرہ شن سوامی یہ مشیئہ موشس (۸)

جو یہ چھ آپ میں ہیں وہی چھ میرے میں بھی ہیں۔ ہی نیلہ کنٹھ آپ سے بن (جاننے پر) نقصان اور گھاٹا ہی ہے۔ تم اور مجھ میں یہی ایک بھید بھاؤ ہے کہ تم ان چھ کے سوامی ہو اور مجھے ان چھ نے ڈس لیا۔

دیاکھیا۔ ہی پرمیشور۔ جو یہ چھ من اور پانچ گیان یندریاں آپ میں ہیں وہی چھ میرے بیں بھی ہیں۔ ہی (ساکار سروپ میرے لیشٹہ دیو ہی) پرمیشور نیلہ کنٹھ۔ دیو۔ گندھرب۔ منش۔ گائے۔ گھوڑا۔ اِیتادہ جیوُ داریوں کو آپ سے بِن اِرتھات پرتھک پرتھک جاننے پرمیرے کو ایکتا کے ابھو ہونے میں بہت نقصان اور گھاٹا ہے۔ یہی تو بڑا بھاری بھید ہے کہ تم اور مجھ میں ہے کہ تم ان چھ کے سوامی ہو اور مجھے ان چھ یندریہ رُوپی کامنا کے وشیہ وِکاروں نے آواگمن جنم مرن میں ڈس کر بھٹکایا (نوٹ) یہ واکیہ ساکار سروپ پرمیشور کے درشٹانت میں دے کر ایشوری لئے درنن کیا ہے کیوں کہ نراکار اِدکھت پرمیشور کو یہ یندریوں کے گُن لاگو نہیں ہو سکتے۔)

پرمان۔ جب من کے سہت پانچوں گیان یندریاں کھلی بھانتہ ستھر ہو جاتی ہیں اور بُدھی بھی کسی پرکار کی چیشٹا نہیں کرتی۔ اُس سِتھت کو یوگی پرم گتیہ کہتے ہیں (کٹھ اپنشد $\frac{۲-۳}{۱۰}$)

پانچوں سے من بندھیا پھر پھر دھرے متریہ
جو یہ پانچوں لس کرے سوئی لاگے تیر (کبیر)

سمبند
ناتھ نا یان نا پرزو نم
سدائی لودم ایکوئی دیہہ
ژہ یہ ژہ میول نا زو نم
ژہ کس بو گوشہ چھو سندہیہ (۹)

ہی ناتھ پربرہم پرمیشور نہ تو میں نے اپنے آپ کو اور نہ تو میں

نے سمپورن پرانیوں (میں آپ پرمیشور) کو ایکتا سے جانا۔ ہمیشہ سے ہی اپنے اس ایک ہی شریر کو درشٹ میں رکھا۔ تم ہی میں اور میں ہی تم (ارتھات سمپورن پرانیوں میں ایک ہی پرمیشور) کا ملاپ کرنا نہیں جانا۔ یہی تو بڑا بھاری سندیہ ہے کہ تم کون اور میں کون سی۔

پرمان۔ جس وقت پر برہم پرمیشور کو بھلی بھانت جاننے والے مہا پرش کے انبھو میں سمپورن پرانی پرماتم سروپ ہی ہو چکے ہیں اُس اوستھا میں ایکتا کا ارتھات پرمیشور کا نرنتر ساکھشات کرنے والے مہا پرش کے لئے کون سا شوک اور کون سا موہ رہ جاتا ہے اُس وقت وہ مہا پرش پرمانند سے پرپورن ہو جاتا ہے (ایشں اُپنشد ـــ ۷)

سمبند نابد بُورس اَٹر گنڈ ڈیول گوم
دَن کار ہُل گوم ہیکہ کَوہ ہہ
گورہ سُند وَنَ راوُن تیول یُیوم (۱۰)
پھہلہ رُست کھیول گوم ہیکہ کَوہ ہہ

میرے کندھے پر نبات والی بوجھ کی گانٹھ ڈھیلی ہو گئی اور میرا دن کار ٹیڑھا ہو گیا۔ اب یہ بوجھ کس طرح اٹھا سکوں گی۔ گورو کا کہنا (اہنکار روپی) زہریلا پھوڑا پڑ گیا اور میرا ریوڑ گڈریا کے بغیر ہو گیا۔ اب یہ بوجھ کس طرح اُٹھا سکوں گی۔

دویا کھیا۔ میرے کندھے پر پراکرت سوبھاؤ بھنئی پرماتما کے اپاسنا روپی نبات والی بوجھ کی گانٹھ ڈھیلی ہو گئی اور ساتھ ہی اس بوجھ کے نیچے سہارا رکھنے والا (دن کار) ارتھات من کا دار ڈھ نشچئے والا دبیر کا

ڈنڈا ٹیڑھا ہوگیا۔ بھلا اب یہ بوجھ میں کس طرح اُٹھا سکوں گی (یہ کیوں ہوگیا) جب کہ اہنکار اور گھمنڈ کرکے گورو مہاراج کا اُپدیش شبد میرے من اور انتہ کرنوں میں زہریلا پھوڑا بن کر پڑ گیا اور پھر یہ میرا ریوڑ۔ ارتھات چنچل من سے ٹیکھت بندریوں کا ریوڑ۔ وش میں نہ رہنے والے (اساودان سارتھی کے بھانتہ) بغیر گڈریا کے ہوگیا۔ بھلا بتاؤ اب میں یہ بوجھ کس طرح اُٹھا سکوں گی۔

پرمان۔ گیانی جن اس پرمارتھ مارگ میں یندریوں کو گھوڑے اور وشیوں کو اُن گھوڑوں کے وچرنے کے مارگ بتلاتے ہیں تتھا شریر یندری اور من ان سب کے ساتھ رہنے والا جیو آتما ہی بھوکتا ہے ایسا کہتے ہیں۔ جو سدا اوویک ہین بدھی والا اور چنچل من سے ٹیکھت رہتا ہے اُس کی بندریاں اساودان سارتھی کے ددشٹ گھوڑوں کی بھانتہ وش میں نہ رہنے والی ہو جاتی ہیں (کٹھ اُپنشد $\frac{1-3}{4-5}$)

سمبند ہچوہ ہارنجہ پٹرئی کان گوم
ایک چھان پئوم ییتھ راز دانے
منز باگ بازرس گلفہ رُس وان گوم
تیرتھ رشت پان گوم کس حالہ زہے (۱۱)

اس میرے کمزور لکڑی کے دھنش میں پٹرئی کا بان ہوگیا اور اس میرے راجہ دانی میں وویک ہین بدھی والا ناتجربہ کار ترکھان پڑا۔ بازار کے بیچ میں میرا دوکان تالے کے بغیر ہوگیا۔ میرا شریر تیرتھ سے رہت ہوگیا۔ تات کون جانتا تھا۔

ویاکھیا - آتما میرے دو ویک ہین بُدھی والے کمزور لکڑی کے دھنش ہیں یہ میرا (اُپاسنا کا) بان پتری کا (گھاس جس کی چٹائی بناتے ہیں) ہو گیا (بھلا یہ کیوں ہو گیا) جب کہ یہ جیو آتما روپی دِویک ہین بُدھی کا تیرکھان ارتھات اپنا ہی آپ اِس شریر روپی راجدھانی سُدھارنے میں لگا - اِس لئے چنچل من سے تیکھت بیندریوں کے وش میں نہ رہنے پر سارے بازار کے بیچ میں اِس راجدھانی میں یہ میرا سُکھ دانی کا دوکان - دمن اور مون کرنے کے تالے کے بغیر ہو گیا اور اُس کے ساتھ ہی یہ میرا شریر تیرتھ ہین ارتھات اَدھیاتم گیان اور ویدا سے رہت ہو گیا - تات (ایسی دُرگتی کی حالت ہو جانے کی) کون جانتا تھا - بھاؤ یہ ہے جس وقت کہ یوگی کی یوگ سِدھی ہو جانے پر گیان درشٹی کھل جاتی ہے - سور کھ اور بل ہین یوگی مان اور بڑھائی ہونے پر کراماتیں کرنے لگتا ہے (ارتھات اِس اپنے شریر روپی راجدھانی کے سُکھ کو مون روپی تالا نہیں لگاتا) اِسی طرح آہستہ آہستہ اپنا سارا یوگ بل خرچ کر کے کھو بیٹھتا ہے اور پھر اپنے یوگ مارگ سے نیچے گر جانے پر وہ اَدھیاتم گیان سے رہت اور ویدا ہین بن جاتا ہے - وِچار میں آتا ہے یہ دو تین واکیہ ایشوری نے یوگیوں کو سمجھانے کے لئے ورنن کئے ہیں۔

پرمان - اُپنشد میں ورنت دھیان یوگ کا ورنن - پرنو رُوپ مہان اُستھر دھنش کو لے کر اُس پر نشچئے درڑھتا کے اُپاسنا کا تیکھن کیا ہوا بان چڑھا دیوے - بھاؤ پورن چت کے دوارا اُس بان کو کھینچ کھینچ کر ہی پایئے اُس پرم اکھر پر برہم کو لکھیہ مان کر بیدھ دے - اوم کار ہی دھنش ہے - اپنا آتما ہی بان ہے - پر برہم پرمیشور ہی

اُس کا لکھیہ کہا جاتا ہے۔ پرماد سے رہت منش دوارا ہی یہ بیدا
جانے یوگیہ ہے اور اُسے بیدکر بان کی طرح اُس لکھیہ پر ماتما میں
تن مئے ہو جانا چاہیئے (منڈوک اُپنشد $\frac{۲-۲}{۲-۴}$)

سمبند

یہ کیاہ آسِت یِہ کیوت رنگ گوم
بے رنگ کرِت گوم لگہ کمہ شاٹھے
تالہ راز دانہ اَیک پھان پیوم
جان گوم زونم پان پننوی (۱۲)

دیکھو یہ (نِردکار آتما) کیسا شوبھایمان ہوتا ہے مگر مجھے یہ کیسا (اُلٹا) رنگ ہوگیا۔ یہ تو اپنا ہی بے رنگ (آتما دیت بھاؤ کا رنگ) کرکے چلا گیا۔ اب میں (اس بھوسر کے) کس شاٹھ پر لگ جاؤں گی۔ (۳) میرے راجدانی کے اوپر سیلنگ لگانے کے لئے وِویک ہین بُدھی والا ناتجربہ کار ترکھان پڑا۔ یہ بھی اچھا ہی ہوا کہ میں نے اپنے آپ کو دِگیان وتیار سے جان کر سمجھ لیا۔

وِیاکھیا۔ دیکھو یہ نردکار آتما نتیہ شاشوت اور آشچریہ مئے وستو کے تُلیہ کیسا شوبھایمان ہوتا ہے۔ مجھے یہ کیسا اُلٹا رنگ ہوگیا۔ یہ تو مجھے اپنا ہی بے رنگ آتما دیت بھاؤ کا رنگ چڑھا کرکے چھپ کر چلا گیا۔ بھلا اب میں اس سنسار سمدر میں پڑی ہوئی نرشنا روپی مگر مچھ سے پکڑی ہوئی بھنوروں سے دھکے کھاتی ہوئی نہ معلوم اس سمدر کے کس شاٹھ (ریتلے کنارے) پر جا لگوں گی (بھلا یہ کیوں ہوگیا) جب کہ یہ ناتجربہ کار مورکھ جیو آتما روپی وِویک ہین بُدھی کا ترکھان ارتھات اپنا ہی آپ۔ اِس

شریر رُوپی راج دانی کی سیلنگ (یعنی اُوپر والا چھت) ارتھات اِس منُش شریر رُوپ پرمیشور کی راج دانی سُدھارنے میں لگا- یہ بھی اچھا ہی ہوا کہ میں نے اپنے آتم سرُوپ کو وِگیان وِچار سے جان کر پہچان ڈالا-

---

سمبند بل ہین یوگی کے تپیا کا ورنن

رتمبرِ یے یَس کوہ نو ثرا جن
مُس رَس کوہ ادہو ناجن گوس
شانتن ہنترکرئے تولہ موُلہر واجن
اندرم گاہ بلہ رتنبر پیوس (۱۴۳)

اگر کسی منُش کو (یوگ سِدھی کی) چنگاڑی بن کر پڑی تو کیوں اُس نے برداشت نہ کی (ارتھات دمن اور ہون کر کے کیوں نہ بیٹھا) کیوں اُس کو اِس یوگ مستی کا سُرُور اُلٹے ناڑیوں میں چلا گیا- اُس نے تو شانت سرُوپ یوگیوں کے کریا مارگ کا تولہ اور مول ہی گھٹا دیا جبکہ اُس کے اندر کا یوگ پرکاش باہر پھٹ کر نکل پڑا (ارتھات کراماتیں کر کے سب کچھ خرچ کر ڈالا-)

پرمان- دمن کرنے والوں کا ڈنڈ ارتھات دمن کرنے کی شکتی میں ہوں- وجے چاہنے والوں کا نیائے میں ہوں گپت رکھنے یوگیہ بھاؤں میں مون میں ہوں اور گیان دانوں کا گیان میں ہوں (گیتا $\frac{10}{38}$)

سمبند گاٹلا اک دچھم بوچھ سیتی مران
پن زان ہران بلہ نے وادہ رلہ

رِشس بُدھ اَک وُچھم وازس ماران
تتہ کَل بو پراران ژہو نم پتہ پراہ (۱۴)

(اپنے آپ کو بُدھیمان ماننے والا) ایک وِدوان کو میں نے پوہ مہینے میں ہوا کے معمولی سپرش کے ہلنے پر درختوں سے پتے گرنے کے سمان (دِرشیہ واسنا رُوپی) انیک بھوک سے مرتے دیکھا اور ایسا ہی ایک (جان بوجھ کر بنا ہوا) مورکھ کو میں نے اپنے (کامنا رُوپی من کے) باورچی کو مارتے پیٹتے دیکھا۔ اُس دن سے میں ایسی ایکھتی کے پَرکھ لینے (ارتھات جان لینے) کے انتظار میں پڑی ہوں لیکن ابھی تک میرے من کے بیتر پڑا ہوا وہ پراہ ارتھات سپرش دور نہیں ہوا۔

کینژن دِیو تتھم اورَے آلوَ
کینژو رٹئی نالئے وِتھ
کینژن مس چہتھ اچھ لیجہ تالوَ
کینژن پیت گئے ہالوَ کھِت (۱۵)

(۱) کیئوں کو تو اُدھر سے ہی آواز ماری (۲) کیئوں نے (وِتھ) دریا کو گلے تک پکڑے ہی رکھا کیئوں کو یوگ کا مس پی کر آنکھیں اُوپر کے اور لگ گئیں (۴) کیئوں کی کھیتی پک کر ٹڈی دل کھا گئے۔

دیا کھیا۔ ہی پرماتمہ دیو کیئوں کو تو آپ نے اُدھر سے ہی ارتھات اُن کے پُرو ابھیاس کے یوگ بل سے ہی آواز ماری۔ وہ تو پھر بھی یوگ مارگ کی طرف ہی کھچے گئے اور کیئوں نے تر گنہ وِیشیاک سُورگ آدہ کامناؤں کے وید شاستروں کے ساگروں کو گلے تک پکڑے ہی رکھا (ارتھات سُورگ، آدِ سُکھ

پراپتی کے کامنا والے وید نشاستر پڑھتے اور دیکھتے رہے) اور کہیتوں نے پرمارتھ کا یوگ مس پی کر اُن کی آنکھیں اوپر کی اور گیان رُوپی نیتروں سے پرمیشور کے سروویاپکتا کا چمتکار دیکھنے کی طرف ہی لگ گئیں اور کہیتوں کی یوگ رُوپی کھیتی پکنے پر منش رُوپی ٹڈی دل کھا پی کر چلے گئے۔ اور تھا ت کراماتیں کرکے اپنی ساری یوگ کی پکی ہوئی کمائی خرچ کر ڈالی۔

پرمان (۱) گیتا $\frac{۲}{۴۲/۴۳/۴۴}$ کو پڑھ کر وچار کریں۔ (۲) ہی ارجن ویدوں کے ترگنہ وشیاک کرم کانڈ کے پھل شرتی کھت واکیوں میں بھولے ہوئے اور یہ کہنے والے مورکھ لوگ کہ اس کے سوائے دوسرا (کرم) اور کچھ بھی نہیں ہے۔ بڑا۔ بڑا کر کہا کرتے ہیں کہ انیک پرکار کے سکام کرموں سے ہی پھر جنم رُوپی پھل ملتا ہے۔ سُورگ آدی سکھ کے پیچھے ہی پڑے ہوئے وے کامنا کے بدھی والے لوگ بھوگ اور ایشوریہ میں ہی ڈوبے رہتے ہیں۔ اس کارن سے اُن کی نشچیے آتمک بدھی سمادھ یوگ کی طرف نہ پھر کر ستھر نہیں رہتی۔ اسی کو ایشوری نے نائے وتہہ کہا ہے اور اسی کو شرد نہ ساگر کہتے ہیں (گیتا $\frac{۲}{۴۲/۴۳/۴۴}$) اوپر کی اور دیکھتے رہنا (گیتا $\frac{۲}{۲۹}$) کے اندر پڑھ کر وچار کریں۔

سمبند

کتنہہ پھٹی نیندرہ ہنتی وُدئی
کیتنہن وُدن بِسر بیٹھی
کتنہہ پھٹی سنان کرت اپونتی
کتنہہ پھٹی گرہہ برت نہ اکری (۱۶)

کہیں جلون ستیل منش نندرا اودھے جیسے بن کر پرمارتھ مارگ کے جاگرت میں بیٹھے

ہیں اور کہیں ہوشیار وید شاستر جاننے والے بدھیمانوں کو (کامناؤں میں پڑ کر اس پرمارتھ کی طرف) گہری نیند پڑی ہے اور کہیں تیرتھ اتیادہ سسنان کر کے بھی اندر سے اپوتر ہی ہیں اور کہیں گرہست آشرم کے دنڈ سے کر کے بھی (پانی میں کمل کی طرح) کرموں کے شبھ اور اشبھ بندھنوں سے نرلیپ ہی ہیں تم۔

سمبند کندیو گرہ تیزہ کندیو دنواس
بتھوئی پُھک تہ تیو تھی آس
منس دھیر دڑھ ساپنزک سوواس
کیاہ چھوئی ملُن سُور تے ساس (۱۷)

کہئیوں نے گھر ہی تیاگے اور کہئیوں نے دنواس ہی تات تم جیسے ہو۔ ویسے ہی بنے رہوگی۔ من میں درڑھ نشچئے دھارن کر اُسی سے تم کو (سوواس) اپنے انتر آتما کے ساتھ ملاپ ہوگا۔ کس کر کے تم نے یہ راکھ اور مٹی ملتے ہے۔
ویاکھیا۔ کہئیں پُرشوں نے اودیا اور اگیان سے گھر اور گرہست ہی تیاگ دئے اور ونواس چلے گئے اور کہیوں نے دنواس کو بھی تیاگ دیا۔ ہی تات جیسا بھی پراکرت سوبھاؤ نشچئے آتمک بُدھی اور شردھا تہارے میں ہے ویسے ہی بنے رہوگے۔ اپنے من میں پرماتما کے سادھن کرنے میں درڑھ نشچئے اور دھیر دھارن کر اُسی سے تم کو (سوواس) اپنے سردیپ اتہات انتر آتما سے ساتھ ملاپ ہوگا۔ کس کر کے تم یہ گرہستھ تیاگ اور ونواس کی گندی راکھ اور مٹی مل رہے ہو۔

پرمان۔ ہی ارجن سب پرانیوں کی شردھا اُن کے اپنے اپنے پراکرتہ

سوبھاؤ کے انوسار ہوتی ہے منش شردھا مئے ہے جس کی جیسے شردھا ہوتی ہے وہ سویم ویسا ہی ہوتا ہے (گیتا ۱۷/۳)

سمبند کالن کال زُول یُدوَ ے ژیُ گول
وَندِو گہہ وا وَندِو وَنواس
زانِت سرِوہ گتھ پربھو انمول
یتھوُی زانک تِتو تھئی آس (۱۸)

یدوا (ژیُ) واسنا گل گئی تو اُسی سمئے نے کال کو جلایا پھر تم لوگ گرہست کو چاہو یا تھوا بن میں واس کرو۔ یہ جان کر کہ پربھو سروہ گتھ امول ہے۔ جیسا جانوگے۔ ویسے ہی بنے رہوگی۔

ویاکھیا۔ یدوا تمہارے کو پرماتما کی سادھنا کرتے کرتے سارے واسنائیں گل گئیں تو جان لو کہ اُسی سمئے نے تمہارا کال ارتھات جنم و مرن آوا گمن رُوپی پراکرتہ بندھن کو جلایا اُس سمئے پر تم لوگ گرہست میں رہو۔ اتھوا ونوں میں جاکر رہو۔ یہ جان کر کہ پربھو سب کا سوامی دین دیال پرمیشور تُلنا آدہ سے رہت سمپُورن برہمانڈ میں ویاپک اور گتھ کرنے والا ہے۔ اُس سمئے پر بھی جیسا جیسا کہ اُس پربھو پربرہم کو جان لوگے ویسا ویسا ہی پرمانند رُوپ گیان میں مگن بنے رہوگے۔

ژَہ نا لو نا دیئیُ نا دھیان
گیہ پانئے سروہ کرئے منشِت
اَنِیا ڈِلو ٹھک کنہہ نا اَکی
گیے سنتن لئے پتر پشِت (۱۹)

ناتم - نا ہیں اور نہ یہ مایا پر پہنچ اور نا دھیان - آپ ہی آپ سب کریائیں بھول گئیں - کہیوں نے اِس (آتم تتو) کے طرف دیکھا تک بھی نہیں وہ تو اندھے ہی رہے اور سنت پُرش اُس پرم تتو کو دیکھ کر اُسی کے ساتھ لئے ہو گئے۔

ویاکھیا - جس وقت کو یوگی کو سادھنا کرتے کرتے تم اور میں - دھیان اور یہ سارا مایا کا پسارہ سہ مول گل جائے گا - ارتھات سب دویت بھاؤ گل جائے گا یہ کر پرماتمہ سروپ ہی سب جگت بھاس آئے گا تو سمجھ لو کہ اُس وقت آپ ہی آپ سب کریائیں بھول گئیں - کہیں پرشوں نے اِس آتم تتو کے طرف دیکھا بھی نہیں - ارتھات اِس آتما کے جاننے کا وچار ہی نہیں کیا وہ تو اس آتم گیان سے اندھے ہی رہے اور سنت پُرش شانت آتما اُس پرمیشور برہم تتو کو دیکھ کر اُسی کے ساتھ مل کر لئے ہو گئے۔

سمبند

کُونرے بوزگ کُونہہ نو روزک
کُونرن کورنم ہانیا کار
گنوئ آسِت دَولِ ہُند جنگ گوم
سُوئ بے رنگ گوم گرت رنگ (۲۰)

جس وقت کہ تُم ایکتا کو جان لے گا تو تم کہیں بھی نہیں رہے گا - اِسی ایکتا کے وچار کرنے نے مجھے ہانی کار کر دیا - وہ تو اکیلا ہی سب میں استھت ہے مگر میرے بلتر دو کی لڑائی ہو رہی ہے - کیا کروں - وہی بے رنگ مجھے (دویت بھاؤ کا) رنگ کہہ کے چلا گیا۔

ویاکھیا - جس وقت کہ تم یوگ سدھی ہونے پرسپُورن پرانیوں اور

پرماتما کو ایکتا سے جان لیگا اُس وقت تم کہیں بھی نہیں رہے گا۔ ارتھات پرماتم سرُوپ ہی یہ سارا جگت بھاس آئے گا۔ پھر تم دوسرا کون اور کہاں کا ٹھہرا۔ اسی ایکتا کے سوچنے نے مجھے ہانیا کار کر کے چھوڑ دیا وہ پرماتما تو اکیلا ہی سب میں سنتھت ہے مگر میرے میں دویت بھاؤ کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کیا کروں وہی بے رنگ اپنا ہی آتما مجھے مایا سے رنگ کر دویت بھاؤ کا رنگ کر کے چھپ گیا۔

پرمان۔ جس وقت کہ یوگی کو پدارتھ گیان کے ہو جاتا ہے اور درشٹا (ارتھات پرماتما کو ہی ایکوت سے دیکھنے والا) درشٹا پن کے روُپ میں نہیں رہتا یہ کہ وہ بھی سویم برہم میں لین ہو جاتا ہے تب میں پن کا ناش ہو جاتا ہے اور میں پن کا ناش ہو جانا ہی انبھوُ کا لکھن ہے۔ اسی کارن سے اس اوستھا کو انردا چیہ سمادان کہتے ہیں کیونکہ جب میں کچھ رہا ہی نہیں گیا تو سمادان کا ورنن کریگا کون (داس بود $\frac{۱-۶}{۱۷/۱۶}$)

یوگ سدھی ہو جانے کا ورنن

ہِیر بِگیاہ آہبت ہیہ بِکیوت رنگ گوم
سُنگ گوم ژُہنت ہُدہُدنے دِگے
سارنی پدن کُنوئی وُکھن پھوم
لَلہ ہہ تراگ گوم لگہہ کمہ شاسے نظے (۲۱)

دیکھو یہ (میرا انر دکار جیو آتما اب تک پر کرتہ کنول میں بندھا ہوا) کیسا سِتھت تھا۔ مجھے اب یہ کیسا (شوبھایمان) رنگ ہو گیا۔ وہ تو میرے ہُدہُدکھی کے چونچیں مانے کا سنگ کاٹ کر چلا گیا۔ اور سارے پدوں کو ایک ہی وُکھن بن کر پڑا۔ اور مجھ ٹل کے بیتر تراگ ہو گیا۔ اب میں

کس شاٹھہ پر لگ جاؤں گی۔

ویاکھیا-دیکھو یہ میرا انروکارہ جیو آتما نیتہ شاشوت ہونے پر بھی وِشیہ آسکتی کے کارن پرکرتہ گنوں میں بندھا ہوا اب تک اگیان اندھکار کے بیتر کیسا بھٹکتا تھا۔ اب مجھے یہ ایکتا کا کیسا شوبھایمان رنگ ہو گیا (ہاں) آپ ہی اُس میرے پرمیشور (انتر آتما) نے میرے ہردے پکھشی ارتھات جیو آتما کے کرم روپی پھلوں کو چونچیں مارنے کے سنگ کو کاٹ دیا۔ ایسا بھاؤ ہونے پر میرے کو سارے وید شردتیوں کے پدوں کا ایک ہی اُوم روپ وکھش (تعلیم) بن کر پڑا اور مجھ لل کے ہردے میں سب ہی کچھ سما جانے والا (تمراگ ارتھات) ٹھنڈا من امرت سے بھرے ہوئے کنڈ کے سمان ہو گیا۔ اب میں کس (شاٹھہ) ستھان پر لگ جاؤں گی۔

پرمان-(ہردہ پکھشی کا) ایک ساتھ رہنے والے تتھا پرسپر سو بھاؤ رکھنے والے دو پکھشی (جیو آتما اور پرماتما) ایک ہی ورکھ (شریر) کا آشریہ لے کر رہتے ہیں۔ اُن دونوں میں سے ایک پکھشی (جیو آتما ارتھات ہردہ) اُس شریر روپی ورکھ کے کرم روپی پھلوں کو سوادلے لے کر اُپہ بھوگ کرتا رہتا ہے۔ کنتو دوسرا پکھشی (پرماتما) کچھ بھی نہ کھاتا ہوا کیول دیکھتا ہی رہتا ہے۔ اُوپر کہت شریر روپ سمان ورکھ پر رہنے والا جیو آتما۔ شریر کی گہری آسکتی میں ڈوبا ہوا۔ اسمرتھ دینتا کا انبھو کرتا ہوا سنسار کے موہ میں موہت ہو کر شوک کرتا رہتا ہے جب کبھی پرمیشور کی دیا سے بھگتی کے دوارا پرمیشور کو اور اُن کی مہما کو پرتھک کر لیتا ہے تب سب کرم پھلوں کے چونچیں مارنے اور شوک موہ سے رہت ہو جاتا ہے (منڈوک اپنشد ۳—۱/۲—۱)

مرحبا اے ہدہدے تیار ما مے دہی ہر دم خبر از یار ما
(بو علی قلندر)

(سارے پدوں کا پرمان) ہے ارجن جب تیری انیک پرکار کے وید اور شاستروں کے سدانتوں کے سننے سے وچلت ہوئی بدھی پرماتما کے سروپ میں ہی اچل اور ستھر ہو کر ٹھہر جائے گی تب پرسم بدھ روپ یوگ تجھے پراپت ہوگا (گیتا $\frac{۲}{۵۴}$) (تراگ ارتھات امرت کنڈ) چاروں اور سے پانی آجانے پر جس طرح سمدر کنچت ماتر بھی نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے نہ چلایمان ہوتا ہے اور نہ اپنی مریادا چھوڑتا ہے اسی پرکار جس پرش میں سارے وشئے کوئی بھی وکار اتپن نہ کر کے اس کی شانتی بھنگ کئے بنا ہی اس کے بھیتر سما جاتے ہیں اسی کو پرم شانتی پراپت ہوتی ہے وشیوں کے کامنا والے کو نہیں (گیتا $\frac{۲}{۷}$) گیانی کا ٹھنڈا من امرت بھرے کنڈ کے سمان نہ لابھ کا ابھلاشی ہے نہ ہانی کا سوچ کرتا ہے (شری اشٹاوکر گیتا $\frac{۱۸}{۸۱}$)

یوگی کا آپ ہی اپنے کو سمجھانا

پرتھوی ترتھن گرہان سنیاسی
گاربہ سدرشن ریوول
چتا پرت موہش پت آس
ڈلینک دورے درمن رنبول (۲۲)

سنیاسی لوگ ہر ایک تیرتھ کے اوپر پرماتما کا ملاپ ارتھات موکش پد کے ابھلاشا سے جایا کرتے ہیں۔ ہے میرے چت (اس ادھیاتم ودیا کے مارگ کو) پڑھ کر اور جان کر (ان تیرتھوں کے پھل شروتہ واکیوں میں)

نشیدت نہ ہو بھٹک نہ جا (اس آتم سادھنا کے تلیہ میں یہ تیرتھ ایسے ہیں جیسا کہ) تم دور سے پرتھوی پر چڑھے ہوئے سبزہ زار بہت نیلے (گھرے اور خوش نما) دیکھ لوگے۔

پرمان۔ گنگا تیر جو گھر کرے پیوے نرمل نیر
بن ہری سمرن مکتی نہ یوں کہہ گئے داس کبیر (کبیر)

پرماتما سے پرارتھنا

ناتھو بہ نو رانی منگئے
مہ راؤنسُ راج کرم کیاہ
یہ گوم لیکھت تہ سو ما ہرم
ہرم ۔ ہرم تہ ہرم ۔ کیاہ (۲۳)

ہی ناتھ پرمیشور میں رانی بننا نہیں مانگوں گی۔ مجھے یہ راون کا راج کیا کرے گا۔ جو کچھ بھی میرے کو لکھا گیا وہ ٹل نہیں سکتا۔ ٹلیگا۔ ٹلیگا۔ تو پھر ٹلیگا کیا۔

ویاکھیا۔ ہی میرے ناتھ پر برہم پرمیشور میں آپ سے راج رانی کی پدوی نہیں مانگوں گی۔ مجھے یہ راون کا جیسا ناشوان وِشال راج کیا لابھ کرے گا۔ جو کچھ بھی میرے ماتھے پر پرم پد کا اتولیہ لابھ لکھا گیا ہے وہ تو کبھی ٹل ہی نہیں سکتا (۱) تو کیا ایسے راون کے وِشال اور ناشوان راج سُکھ سے یہ آواگمن جنم و مرن کا کشٹ ٹل سکے گا ارتھات نہیں ٹل سکتا۔ (۲) تو کیا ایسے راون کے راج سے ادھیاتمک۔ ادھبوتک ادھیوک یہ تینوں سنسار کے تاپ ٹل سکے گا۔ ارتھات نہیں ٹل سکتا (۳) ہی ناتھ پرمیشور تو آپ ہی بتاؤ تو کون سا شوک اور موہ ٹل سکتا ہے مجھے یہ سب کچھ راج سکھ

اتیادہ نہیں چاہیئے آپ اپنے ہی پاس رہنے دو۔

(سمواد) اس واکیہ کا پرمان سمجھنے کے لئے پہلے ہم نچکیت اور یم راج کا سمواد لکھتے ہیں۔ دس بارہ سال عمر کا بالک نچکیت اپنے باپ اودالک رشی کے شاپ دینے پر اسی دیہہ سے یم پوری میں جاتا ہے۔ یم راج گھر پر نہ ہونے کی وجہ سے نچکیت تین دن تک بھوکا یم راج کے گھر پر رہتا ہے۔ یم راج کے پہنچنے پر تیسرے دن یم راج نچکیت کو تیجسوی برہمن جان کر ارگھ پاد دیکر پوجا کرتا ہے۔ اور تین دن بھوکا رہنے کے بدلے تین ور مانگنے کے لئے نچکیت سے یم راج کہتے ہیں۔ نچکیت یم راج سے دو ور پاکر تیسرا ور آتم گیان کے اپدیش کرنے کا مانگتا ہے۔

پرمان۔ یم راج تیسرے ور آتم گیان کے بدلے کہتے ہیں کہ ہے نچکیت سینکڑوں برسوں کی آیو والے بیٹے اور پوتوں کو اور بہت سے گئو اور پشوؤں کو ہاتھی۔ گھوڑے اور سونا مانگ لو۔ پرتھوی کے بڑے چکرورتی راجہ بننے کو مانگ لو اور تم سویم بھی جتنے برسوں تک چاہو جیتے رہو۔ ہے نچکیت دان بھینٹ اور انت کال تک جینے کی سادھنوں کو بدلہ تم اس آتم گیان کے سمان ور جانتے ہو۔ تو مانگ لو اور تم اس پرتھوی لوک میں بڑے بھاری سمراٹ بن جاؤ تمہیں سمپورن بھوگوں میں سے انتم بھوگوں کو بھوگنے والا بنا دیتا ہوں جو جو بھوگ منش لوک میں درلبھ ہیں ان سمپورن بھوگوں کو اپنی اچھیا کے انوسار مانگ لو۔ رتھ اور نانا پرکار کے باجوں کے سہت ان سورگ کی اپسراؤں کو اپنے ساتھ لے جاؤ منشوں کو ایسی استریاں ملنی بہت ہی درلبھ ہیں میرے دوارا دئیے ہوئے ان استریوں سے تم اپنی سیوا کراؤ۔ ہے نچکیت مرنے کے بعد آتما کا کیا ہوتا ہے۔ اس آتم گیان کی بات

کومت پوچھو-نچہ کیت والیس کہتے ہیں کہ ہی یم راج جن کا آپ نے ورنن کیا ہے-وَے سب ناشوان بھوگ انتہ کرن سہت سمپُورن یندریوں کا جو تیج ہے اُس کو کھیٔن کر ڈالتے ہیں-اُس کے سوا سارے آیو چاہے وہ کتنی بھی بڑی کیوں نہ ہو-الپ ہی ہے-اِس لئے یہ آپ کے رتھ ایتادہ واہن اور یہ اپسراؤں کے ناچ گانے آپ کے پاس ہی رہیں مجھے نہیں چاہیے مجھے تو دہی آتم گیان پرم پد کا ور چاہیے ۔یوگ ایشوری نے یہی بات اِس واکیہ میں سمجھائی ہے کہ دیکھو یہ آتم گیان کتنا دُرلب ہے-اِس کے پیچھے ادھیائے ۲-واکیہ ۲۳ سوُرگہ جامہ کا پرمان بھی پڑھنا وچارنیہ ہے-
(دیکھو اُپنشد ۱-۱ / ۲۳-۲۶)

شو وا-کیشو وا جن وا
کملج ناتھ نام دارن یُس
مہ ابلہ کیستن بھوہ رُز
شُو وا-سُو وا-شُو وا-سُو (۲۴)

(سمپُورن جگت کا آدہ کارن سوامی) شو-ہو-اتھوا (کیشو) وشنو بھگوان ہو-اتھوا (جن) جگت رچنا سرلیشٹ کرتا برہما ہو-اتھوا ہردیہ کمل میں واس کرنے والا سرو آتمک پرمیشور جو کملج ناتھ ایسا نام دھارن کرنے ہیں-وہ ہو-مجھ کم عقل استری کو یہ سنسار رُوپی آواگمن ارتھات جنم و مرن کی زنجیر کاٹ تو ڈیوے-چاہیئے وہ شو ہو-اتھوا-وشنو ہو-اتھوا-برہما ہو-اتھوا آتمنے نارائنائی کملج ناتھ ہی ہو-

چوتھا اَدھیائے

لاَچارہ بچارہ پرَواد کورُم
نڈُر پچھوہ تہ رہیو ما
فیرت دوبارہ جاان رکیاہ ڈنُم
یرَان تہ بڑوہن رہیو ما (۱)

مجھ سے کِس بچاری نے (پرَواد کورُم) لوگوں میں بہت سارے آوازیں ماریں کر یہ کل تک بھی نہ ٹھہرنے والا (نڈُر) ناپائدار نام کی بستی ہے اسے خرید لو (ایسا ہی گھومتے گھومتے) پشچات اِس دشئے سے پھر کر دوسرے بار میں نے کیسا ہی اچھا کہا۔ یہ کہ یرَان اور ڈوہن کو خرید لو۔

دِیاکھیا۔ مجھ لاچارہ ارتھات اَسمرتھ اور دینتا کا انبھو کرنے والی بچاری نے لوگوں میں بہت سارے آوازیں ماریں کہ یہ سنسار۔ مایا رچت۔ انیت۔ ناشوان۔ سوپن کی دستو گندھرو نگر اور مرگ ترشنا کے جل کے سمان (نڈُر) کل تک بھی نہ رہنے والا ناپائیدار ہے اسے خرید لو۔ پشچات اس دشئے سے پھر کر ارتھات سنسار کے کامناؤں کو تیاگ کر دوسرے بار میں نے کیسا ہی سُندر وچن کہا کہ یرَان اور (ڈوہن) دوسرے یرَان ودیوں کے بھِن بھِن بھیدوں کو خرید لو۔ ارتھات یرَانوں کے رہسیہ کو جان کر اُن کا سیون کرو۔

یرمان۔ شر یر میں رہنے والا پُرش (جیو آتما) گہری آسکتی میں ڈوبا ہوا لاچار اسمرتھ ہونے کے کارن دینتا پوروک مُوہت ہوا شوک کرتا

رہتا ہے۔ جب کبھی بھکتی سے اُپاسنا دوارا پرمیشور کو اور اُس کی آشچریہ مئے مہما کو پرتھک دیکھ لیتا ہے تب سروہ تا شوک سے رہت ہو جاتا ہے (شویتا شتر اُپنشد $\frac{۴}{۷}$) پرَان کو مُو کھیہ پران کہتے ہیں اور رُوہن کو اَپان۔ سمان۔ دِیان اور اُدان جانو (پرَان کے اُتپن ہونے کو آگم۔ ستھان اور وِیاپکتا کو تتھا ادھیاتمک پانچ بھیدوں کو اچھی پرکار جان کر منش امرت کا انبھو کرتا ہے (پرشن اُپنشد $\frac{۳}{۱۲}$) ان پانچ پرانوں کی گتی کو پرشن اُپنشد ۳ میں دیکھیں اور پرانوں کے بِن بِن بھیدوں کو اگلے واکیہ ۶ کے پرمان کو پڑھیں۔

پرَان تہٕ رُوہن گنوی زونم
پرَان بزت لَبہٕ نا سدَ
پرَان بَزت کنہٕ تنا کھرزےَ
توَےٕ لوبُم سُو اَہم سدٕ (۲)

میں نے پرَان اور رُوہن کو ایک ہی جان لیا۔ پرَانوں کے نِبرودھ کرنے پر منش کیوں نہ (پرم پد کے) مارگ کو پراپت کر سکے گا۔ پرَانوں کے نِرودھ کرنے پر کچھ بھی نہ کھانا۔ تب ہی۔ میں نے سو اہم پد پرماتما کا مارگ پراپت کیا وِیاکھیا۔ میں نے پرَان اور رُوہن) ارتھات اَپان۔ سمان۔ دیان اور اُدان کو ایک ہی تتو جان لیا۔ ان پرَانوں کے رہسیہ کو جان کر وِدِہ پُوروک پرَانوں کے نِرودھ کرنے پر منش کیونکہ نہ اپنے تتو سرُوپ (پرم پد) مارگ کو پراپت کر سکے گا۔ پرَانوں کے نِبرودھ کرنے پر اُس اُس سمئے پر کچھ بھی نہ کھانا (ارتھات ہر سمئے اس سے پہلے ہی پرَان ابھیاس کی وِدِی سے آہار کرنا) تب ہی ارتھات اوپر کتھت پرانوں کے ودی کو جان کر ابھیاس کرنے پر میں نے سُو اَہم پد۔ پرماتما کا مارگ پراپت کیا۔

پُوَن تہٕ پرٛان سوٚمۍ ڈیٖو ٹھٕم
ریٖبلِت رُوٗدم شیٖر کھوٗر تارِن
دٔہیہ بِلہٕ موٗ ٹھٕم اَدہ کیاہ موٗتمُ
ہٕ کنٛہہ پوٗن تہٕ ہتا کورنٛۓ پرٛان (۳)

میں نے پون اور پران ایک سمان دیکھا۔ پر مجھ میں سر سے پاؤں تک مل کر رہا جب کہ مجھے دیہہ ہی بھول گیا۔ تو شیش کیا رہا۔ نہ تو کہیں پون ہی رہا نہ تو کہیں پران ہی۔

دیا کھیا۔ میں نے پون اور پران کو ایک ہی سمان دیکھا۔ یہ پران وایو میرے شریر میں سر سے لیکر پاؤں تک مل کر وچرتے رہا۔ پران ابھیاس کرتے کرتے پران وایو کے جیتنے پر جب کہ مجھے اپنا ہی دیہہ بھول گیا۔ تب شیش کیا رہ گیا۔ ارتھات پھر نہ تو کہیں پون ہی رہا اور نہ تو کہیں پران (پرماتما نے جس وقت منش شریر بنایا۔ اسی وقت وایو دیوتا۔ پران بن کر ناسکا کے چھدروں میں پرویشٹ ہو گیا۔ ارتھات پران اور وایو ایک ہی ہے دیکھو۔ ایتریو اپنشد ۱-۲/۴)

پرٛانس رِیٖتی لۓ بِلہ کرمَ
دِھیانس کھٕہونم تہٕ روزنس شاۓ
کاٛیس اندر سوٗروی وٕچھم
پاٛیس پیٚوٗم گرٛڈمس گرٛاۓ (۴)

جب کہ میں نے پران وایو کو ابھیاس سے اپنے ساتھ لے کیا۔ اس ابھیاس نے میرے دھیان کو رہنے کے لئے کوئی ستھان ہی نہ رکھا۔ کایا کے بیتر سب ہی کچھ دیکھ پایا۔ اپنے جیو آتما کو چت وہی کر دی اور (جینے مرنے کا) شنک ہٹا دیا۔

دیاکھیا- جب کہ میں نے پران وایو کو بھلی بھانت ودِت پورک نیرودھ کرکے اپنے ساتھ لے لیا- اِس پران وایو کے ابھیاس نے میرے میں ٹھہرے ہوئے دھیان کو رہنے کے لئے کوئی سنتھان ہی نہ رکھا- ارتھات یہ دھیان آتم سروپ میں مل کر لئے ہو گیا اور میں نے اِس اپنے دہیہ میں سینکڑوں جنموں کے کٹھور شریروں میں اور رُدھ ہونے کا رہسیہ سب کچھ دیکھ پایا اور پھر اپنے جیو آتما کو ارتھات اپنے آپ کو ہی اُدپر بہت سینکڑوں جنموں میں اورُدھ ہونے کی چِت دَتی کر دی اور پراکرت بندھن سے چھٹکارا کرکے آواگمن ارتھات جینے مرنے کا شک سب کچھ ہٹا کر اُس کا شودھن کیا ارتھات تتو پرابن ہو جانے پر گیان سے سارے پاپ دھو ڈالے-

پرمان- ایسا ہی وامدیو رشی کہتے ہیں کہ میں نے گربھ واس میں رہتے ہوئے ہی اِن یندریہ رُوپی دیوتاؤں کے بہُت جنموں کو بھلی بھانت جان لیا- تتو گیان ہونے سے پہلے مجھے انیک جنموں کے اندر سینکڑوں لوہے کے سمان کٹھور شریروں میں اورُدھ کر رکھا تھا اب میں شہنی پکھی کے بھانت ویگ سے اُن سب کو توڑ کر اُن سے الگ ہو گیا ہوں- اِس پرکار جنم جنمانتروں کے رہسیہ کو جاننے والا وہ وامدیو رشی اپنے اِس شریر کا ناش ہونے پر سنسار سے اُدپر اُٹھ گیا اور اُردھ گتی کے دوارا پرم دھام میں پہنچ کر امرت برہم میں مل گیا- (ابتریو اپنشد ۱-۲ / ۶/۵)

وَاوَچ گَرابا یانس دُچھم
وَانس ڈِیٹھم سوبِہ رَنگ وَسُن
دِھیانس اندر دَم دَم میلس
گونن تَرووُم موتُزرِست یَہ (۵)

میں نے اپنے آپ میں وایو کی ہی حرکت دیکھ پائی- ڈُکان میں

سب ہی رنگ کے وستو میں دیکھ پائیں۔ میں کھن کھن دھیان میں ہی رمن کرتی رہی گنوں کے لئے کوار کھول کر رکھا۔

دیا کھیا۔ میں نے اپنے شریر میں پران وایو کی ہی حرکت دیکھ پائی۔ انیہ کرن تتھا یندریوں کے دکان (گرڈ) میں نانا پرکار کی واسنا روپی رنگوں کے وستوئیں اپتن ہوتے دیکھ پائیں (ارتھات یندریاں اپنے اپنے یندریوں کے ارتھ میں ورت رہی ہیں) پر تو کھن کھن آتما کے دھیان میں ہی رمن کرتی رہی اور (پراکرتہ سے اُتپن ہوتے ہوئے کامنائیں تتھا شیت۔ اُدشن۔ سکھ۔ دُکھ اور مان۔ اپمان) سب ہی گنوں کے لئے چاروں اور سے سما جانے والا کوار کھول ڈالا۔

پرمان۔ کوار کھول ڈالنا۔ جیسے سب اور سے پرہ پورن پرتشٹھا والے سمدر میں نانا پرکار کی ندیوں کا پانی آجانے پر کنچت ماتر بھی اُس کو چلایمان نہ کرتے ہوئے اُسی میں سما جاتے ہیں اُسی پرکار جس پرش میں سارے وشئے کوئی بھی وکار اُتپن نہ کرکے اُسی کی شانتی بھنگ کئے بنا ہی اُس کے اندر سما جاتے ہیں اُسی کو پرم شانتی ملتی ہے۔ وشیوں کے کامنا والے کو نہیں (گیتا $\frac{2}{7}$)

پورک۔ کمبھک۔ ریچک کورم
پونس تراوم پیٹھ رنئی وتھا
اناہتس بھسم کورم
کنہہ نو ہونم سوئے جھم کتھ (۶)

میں نے پورک۔ کمبھک۔ ریچک کیا۔ پون کو اوپر کے اور راستہ چھوڑا۔ اناہت کو بھسم کر ڈالا۔ شیش کچھ بھی نہ رہا۔ وہی میری بات ہے۔

رِیاکھیا۔ میں نے پُورک۔ کُمبھک اور رِیچک تینوں طرح سے پَران وایو کو نیرودھ کر کے جیت لیا۔

پَوَن کو اوپر کے اور ڈِیپرنے کا پیٹھ چھوڑا۔ اناہت کو بھسم ہی کر ڈالا۔ میرے میں شیش کچھ بھی نہیں رہا (ارتھات پنچہ بھوت آتمک شریر اور استھُول پرکرتی کا کچھ بھی شیش نہ رہا) وہی یہ میری زنم کی کہانی ہے

پرمان۔ کوئی یوگی پُورک نام پرانایام ارتھات اَپان وایو میں پَران وایو کا ہَوَن کرتے ہیں اور دوسرے کوئی یوگی رِیچک نام پرانایام ارتھات پَران وایو میں اَپان وایو کا ہَوَن کرتے ہیں اور کوئی یوگی پَران اور اَپان کی دونوں گتیوں کو روک کر کُمبھک نام پرانایام کیا کرتے ہیں اور دوسرے کتنے ہی یوگی جن کا آہار نِیت کیا ہوا ہے ایسے پَرمِیت بھوجن کرنے والے پَرانوں کو یعنی وایو کے بِن بِن بھیدوں کو پَرانوں میں ہی ہَوَن کیا کرتے ہیں۔ بھاؤ یہ ہے کہ وے جِن جِن وایوں کو جیت لیتے ہیں اُسی اُسی وایو میں دوسرے وایو کے بھیدوں کو ہَوَن کر دیتے ہیں۔ یہ سب یگیوں کے جاننے والے اور یگیہ دوارا جن کے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں وے یگیہ بھینہ کلمشا کہلاتے ہیں (گیتا $\frac{۴}{۳۰/۲۹}$ شنکر بھاشیہ دیکھیں) اناہت کو بھسم کرنا۔ اَدھیائے ۵ واکیہ ۲۔ ناد بیند والا پرمان کو پڑھیں۔

گَگنَس بھوتَلَس شُو بَلہ ڈِیونَھم
رُوئس لھب نہ روزنَس شائے
سُوریہ کِیہ پربھاؤ وِشمئے زونَم
زَل گو تھلس سیّت میلت کیا۵ (۷)

جس وقت کہ میں نے گگن اور بھوتل میں شو کو ہی ستھِت دیکھا

اُس وقت روہ کو رہنے کے لئے کوئی سنھان ہی نہ رہا۔ پھر میں نے سُوریہ کے پربھاؤ سے سارا وِشمئے جان لیا۔ زل تھل کے ساتھ مل کر لئے ہو گیا۔
رِہ یا کھیا۔ جس وقت کہ میں نے تپسیا کرتے کرتے یوگ سِکھت ہونے پر آکاش اور پرتھوی ارتھات سارے ترکھون میں پرمہ شِو کو ہی سِتھت دیکھا۔ اُس وقت شریر کے پرکاشک آتما رُوپی شوریہ کو رہنے کے لئے کوئی سنھان ہی نہیں رہا۔ ارتھات جیو آتم بھاؤ گل کر پرماتم سُروپ ہی بن گیا۔ پھر میں نے اُسی پرماتم رُوپ سُوریہ پرکاش کے پربھاؤ سے یہ سارا وِشمئے جگت گیان سے پہچان ڈالا سمجھو کہ یہ زلہ میرے جیو آتما تھل ارتھات اپنے مول کارن برہم تتو میں ہی مل کر لئے ہو گیا۔
پرمان۔ (من واکیہ میں (زدئش) یہ شبد جیو آتما کے لئے پریکھت ہوا ہے۔ آتما سوریہ کے بھانتہ سارے شریروں میں ایک اور الفت ہے (دیکھو گیتا $\frac{۱۳}{۳۳}$ شنکر بھاش) پرکرتہ گنوں سے شریر میں باندھے جانے کے کارن آتما کو جیو۔ کھترگنہ اور جیو آتما کہتے ہیں۔ وہی پھر پرکرتہ گنوں سے مُکت ہونے پر پرماتما رُوپی بنا کرتا ہے (مہابھارت شانتہ پرب $\frac{۱۸۷}{۲۴}$)

گور کتھ ہردِس منز یاگ رٹم
گنگ زل ناوم تن تہ مَن
سُو رِہہ زیون مُکتی پراوم
یم بھئے زلم یوُلم اکھ (۸)

گورو کی بات ہردے کے بیچ میں پکڑی۔ گنگا جل سے تن اور من کو مانج ڈالا۔ اِسی دمیہ سے جیون مُکتی پراپت کی۔ یم کا بھئے ہٹ گیا اور ایک کی پالنا کرتی رہی۔
وِیا کھیا۔ میں نے گورو مہاراج کے کئے ہوئے من اور بندریوں پر

وجئے پانے کا تھا بہم ودیا کے تتو ویچن پوروک ابھیاس سادھنا ابتادہ سمجھائے ہوئے اُپدیش شبدوں کو درڑھ نشچئے تھا شدھ بھاونا سے اپنے ہردئے میں دھارن کیا اور (پریم روپی شِشہ رس کے) گنگا جل سے اپنے انتہ کرنوں اور من کے سارے کامنا آدہ واسناؤں کے میل کو اچھی طرح (نا دم ارتھات) مارج کر صاف اور شُدھ کر ڈالا۔ ایسا کرنے پر میں نے اِسی دیہہ میں جیون مُکت پدوی پراپت کی اور آواگمن روپ جینے۔ مرنے والا یم راج کا بھئے آدسے انت تک سب ہٹ گیا اور ایک پر برہم پرمیشو کی پالنا ارتھات اُپاسنا کرتی رہی (اس واکیہ میں ورنت گنگہ جل کو آپ ادھیائے ۷ واکیہ ۳-۴-۵ میں پڑھ کر وچاریں۔

اوم کار شریر کیول زونمُ
شبد۔سپرش۔رُوپ۔رس۔گندھ ہتنا
آتم سروپ سو پائے ادوسُم
پرمہ تت دوئم شیرس پیٹھ (۶)

شبد۔سپرش۔رُوپ۔رَس اور گندھ کے سہت اپنے شریر کو کیول اوم کار ہی جانا۔ شریر کے بیتر آتم سروپ بھی وہ آپ ہی تھا۔ پرم تتو کو مستک پر دھارن کیا۔

ویاکھیا۔شبد۔سپرش۔رُوپ۔رَس اور گندھ ارتھات چکشو۔شوتر آدہ گیان یندریاں واک آدِ کرم یندریاں تھا من انتہ کرنوں کے سہت اپنے شریر کو کیول اوم کار ہی جانا اور اس میرے شریر کے بیتر پرکاشت کرنے والا آتم سروپ بھی وہی اوم کار پر برہم آپ ہی سِتھت تھا جو کچھ بھی پراپت کرنا ہوتا ہے اُس پرم تتو کو سمادھ یوگ میں سِتھت ہو کر اپنے مستک پر دھارن کیا ؛

پرمان۔ سب اندریوں کے داروں کو روک کر اور من کو ہردے میں نیرودھ کرکے ارتھات سنکلپ وکلپ سے رہت ہوکر اور اپنے پرانوں کو مستک میں ستھاپن کرکے سمادھ یوگ میں استھت ہوا سادھک اوم اِس اِک اکھر روُپ برہم کے سروُپ کا لکھشیہ کرانے والے ادم کار کا اچارن کرتا ہوا اور مجھ پرمیشور کا چنتن کرتا ہوا جو پرش شریر کو تیاگ دیتا ہے اُسی پرم گتی ملتی ہے (گیتا ۸/۱۲/۱۳)

کُسَم باغس ہیُو نمئے اَژُن
پَژِایئے مَن تہ اَژُن پَرا د
سُرُوپ درشُن چھو نتوئ اژُن
کُت چھُوئ گژھُن پکُن تراوُ (۱۰)

میں کُسُم کے باغ میں گھُسنے لگی ہوں۔ یدہ تمہارا من بھروسہ کرے تو بیتر گھسنے کی پراپتی کر۔ اُدھر گھُستا ہی سُرُوپ کا درشن کرنا ہے کہاں تم نے جانا ہے۔ چلنا چھوڑ دے۔

دیا کھیا۔ میں سمادھ یوگ میں ستھت ہوکر اپنے ہردئے روُپی کُسم کے باغ میں گھسنے لگی ہوں۔ یدہ تم کو اپنے من اور پُرشارتھ پر بھروسہ ہے تو تم بھی اُپاسنا کرکے سمادھ یوگ میں ستھت ہوکر اِس اپنے بیتر والے کُسُم باغ میں گھسنے کی پراپتی کر اِس کے بیتر گھُسنے پر ہی تم کو آتم سُروُپ برہم کا ساکشات کار پراپت ہوگا۔ ہی مورکھ اِس امرت پھل کے باغ کو تیاگ کر کہاں تُم کو جانا ہے تم اِس اپنے اودیا مارگ میں چلنا چھوڑ دے

پرمان۔ اپنے ہی بیتر ستھت اِس برہم کو سدا وسروہ دا جاننا چاہیئے۔ کیوں کہ اس سے بڑھ کر جاننے یوگیہ تتو دوسرا کچھ بھی نہیں ہے۔ بھوکتا (جیو آتما) بھوگیم (جڈ ورگ) اور اُن کے پیرک پرمیشور۔ ان تینوں کو

جان کر منش سب کچھ جان لیتا ہے۔ اِس پرکار یہ تین بھید والا ہیں بنایا ہوا ہی برہم ہے (شویتا شوتر اپنشد ۱/۱۲)

واکھ سد نہ ہودت موکھس بیٹھم
سوکھس ڈیٹھم روزنس شائے
دُکھس اندر اندر میٹھم
بُدھ بڈھ زیٹھم میٹھم کتھ (۱۱)

اُپادیوں سے مکت ہونے پر واکھ سدی میرے مکھ پر بیٹھی۔ تب میں نے سُکھ کو رہنے کا ستھان دیکھا۔ دُکھ کے اندر نندرا میں میٹھاس پڑ گیا۔ بدھی جب وسترت ہوکر پھیلنے لگے پھر واکھ میں بھی میٹھاپن آ گیا۔

ویاکھیا۔ راگ تتھا اہنہ کرتوں کے سروہ اُپادیوں سے مکت ہونے پر پھر واکھ سدی میرے مکھ پر آکر بیٹھی۔ تب پھر میں نے ادآتمک سُکھ کو اپنے آپ میں رہنے کا ستھان دیکھ پایا۔ اور اس سنسار روپی آواگمن کے دُکھ میں سوشپتی نندرا کے اوستھا کا پرم سُکھ روپ میٹھاس ہونے لگا جب کہ نشچئے آتمک بدھی برہم گیان میں وسترت ہوکر پھیلنے لگی۔ تب پھر واکھ وانی میں بھی میٹھاپن آ گیا۔

منس ستئ منڈئے گنڈم
چتس رٹم چہ پاری وگ
پرکرچ ستئ پُرش نو ولم
سَرہ مہ کو رم لبم دتھ (۱۲)

من کے ساتھ من کو باندھ ڈالا۔ چت کی چاروں اور سے لگام پکڑی۔ پرکرتی کے ساتھ پُرش کو نہیں لپیٹا اور میں نے اُس کو وگیان میں

لایا اور بارگ کو پالیا۔

دیا کھیا۔ میں نے اس اپنے سنکلپ وکلیپ آتمک من کو اسی اپنے من سے درڑھ نگرہۂ کرکے باندھ لیا اور چت کو چاروں اور نکل جانے میں اپنے آتم چیتن رُوپی لگام میں وش کر کے مضبوط پکڑے رکھا پُرش کو (ارتھات اپنے آپ کو) پرکرتہ گنوں کے سنگ میں نہیں لپیٹا۔ کھوج اور وچار کرکے پرماتما کے سرُوپ کو وگیان سے جاننے میں لایا۔ ایسا کرنے پر پرم پد کے مارگ کو پالیا۔

پرمان۔ من کے درڑھ نگرہۂ کرنے میں من ہی سُمرتھ ہوتا ہے۔ ترشنا رُوپی گراہ سے پکڑے ہوئے سنسار سمدر میں پڑے ہوئے بھنوروں سے تھپیڑیں کھاتے ہوؤں کے لئے اپنی من رُوپی ناؤ کی ڈور ہے (نہو اُپنشد) کاریہ ارتھات دہیہ کے اور کرن ارتھات یندریوں کے کرتاپن کے لئے پرکرتہ کارن کی جاتی ہے اور سکھ اور دُکھوں کو بھوگنے کے لئے پُرش کارن کہا جاتا ہے۔ پُرش پرکرتہ میں سیتھت ہوکر پرکرتہ کے گنوں کا اُپہ بھوگ کرتا ہے اور پرکرتہ کے گنوں کا یہ سنیوگ ہی پُرش کو بھلی بُری یونیوں میں پیبیٹ کر جنم لینے کے لئے کارن ہو جاتا ہے (گیتا $\frac{13}{20.21}$)

کامس ستئ پرے نُو پرم

کرُودھس دِتم پونُن فیش

لُوبھس مُوہس چرن ثرُم

ترشنا ثرجم کیس خوش (۱۳)

میں نے اس کام کے ساتھ پرورتی نہیں لگائی۔ کرُودھ کو پون سے ہی ہٹا دیا۔ لوبھ اور موہ کے چرن ہی کاٹے۔ ترشنا ہٹ گئی اور میں آنندت ہو گئی۔

وِیا کھیا ۔ میں نے کبھی بھی وِشیوں کے آسکتی میں پڑ کر اس کام رُوپی شستر کے ساتھ اپنی پرورتی نہیں کی اور کرودھ کو یوَن سے ارتھات انتہ کرنوں کے وَش کرنے اور سو وچار ارتھات آتم وِچار رُوپی ۔ یوَن کے بل سے اندر ہی مٹا دیا ۔ تتھا لوبھ اور موہ کے اُتپن ہونے پر اُن کے آگے بڑھنے کے چرن کاٹ ہی ڈالے ارتھات لوبھ اور موہ کو اُتپن ہونے ہی نہ دیا ۔ ایسا کرنے پر آپ ہی آپ ساری ترشنا ہٹ گئی ۔ اور میں پرم آنند میں مگن رہی ۔

پرمان ۔ یہ کام جو سب لوگوں کا شتر و ہے جس کے نمت سے جیوؤں کو سب انرتھوں کی پراپتی ہوتی ہے وہی یہ کام کسی کارن سے بادت ہونے پر کرودھ کے رُوپ میں بدل جاتا ہے اس لئے کرودھ بھی یہی ہے ۔ تتھا یہ کام بہت کھانے والا پیٹو ہے ۔ اس لئے مہا پاپی ہے ۔ کیونکہ کام سے پیرِت ہوا منش پاپ کرتا ہے اس لئے یہ ویری اور شتر و بھی ہے اور سُنا جاتا ہے کہ ترشنا ہی ہم سے یہ امُوک کا ریہ کرواتی ہے (گیتا $\frac{۳}{۳۷}$ شنکر بھاشی) اس کے بعد ادھیائے ۹ واکیہ ۱۲ ۔ اور گیتا $\frac{۲}{۶۴/۶۲}$ اور گیتا $\frac{۱۶}{۲۱}$ میں پڑھ کر کام ۔ کرودھ لوبھ کی اُتپتی اور وَش کرنے کو وِچاریں ۔

ہنس گرائے شرج پنتھ کوئی اَن کھیوم
توہ کوٹی بل گوم کرمس کرئے
آگرو واتھت امرت زل پیوم
بِشولے من گوم پرمس پرئے (۱۴)

سوکرت اَن کھانے سے میرے من کو (سنسار بھاونا کے سنکلپ کا) شک ہٹ گیا ۔ اُسی کا بل پراپت ہو کر میں نے (ادھیاتم رُوپ) کرپا کی بھومی آدھار پر پہنچ کر میں نے امرت جل پیا ۔ من وِشُدھ ہو کر بشو لئے

ہوگیا اور میں بھی پریم میں مگن رہی۔

دِیاکھیا۔ سوکرت ارتھات سچائی کا اَن (کیسا) جو انیائے وغیرہ کا نہ ہو۔ چور جعلسازی کا نہ ہو۔ لوٹ مار کا نہ ہو۔ ایتادہ (پھر وہ اَن کیسا ہو) جو محنت سے کمایا ہوا ہو یا سادھک نے بھکھیا کر کے لایا ہو۔ وہ بھی کیسا ہو جو اُس دان دینے والے داتا نے محنت سے شُدھ کمایا ہو۔ ایشوری کہتی ہے کہ ایسا ہی اَن کھانے سے میرے من کو ستسارہ بھاؤنا کے وِشیوں والا سنکلپ کا شک ہٹ گیا۔ اُسی سے پھر میرے شریر میں آتم بل پراپت ہو کر تب ہی میں نے پرماتما کی سادھنا کی۔ سادھنا کرتے کرتے آتم ساکشات کار کے مول آدار پر پہنچ کر میں نے آتم سروپ آنند کا امرت مئے جل پیا اور من ترونا وِشُدھ بن کر پرمیشور کے ساتھ ہی لئے ہوگیا اور میں بھی اُس برہم کی پریم میں مگن رہی۔

زنم پَراوِت کرَم سوُدُم
دَھرَم پولم سُوئے اِچھم سَت
نیترن اندر پَرَیم داوُ رُم
ژدرُم تہ مونُم یہوُی اَکھ (۱۵)

جنم کے پراپتی ہونے پر میں نے کرَم سادھا۔ دَھرم کو پالا۔ میرے میں دہی ستنا ہے۔ نیتروں میں پریم دھارن کیا۔ اُسی ایک کو چن بھی لیا اور پھر اُسی کو مان بھی لیا۔

دِیاکھیا۔ جنم کے پراپتی ہونے پر میں نے برہمن سوبھاؤ جنہ کرم کو سادھا اور دھرم کی پالنا کرتی رہی میرے میں دہی دھرم اور کرم سے پراپت ہوئی۔ آتمک ستنا ہے اور اپنے نیتروں میں سارے پرانیوں کو ایکتا سے جان کر پریم دھارن کیا اور اُسی ایک ایکتا والے کو کھوج وچار کر کے

چن بھی لیا اور اُسی ایک کو مان بھی لیا۔
پرمان۔ شم۔ دم۔ تپ۔ پیچترتا۔ شانتی انتہ کرنوں کی سرلتا۔ تتھا اُدھیاتم گیان اور وگیان۔ شاستر کے وچنوں میں وشواس۔ یہ برہمن کے سوبھاوِک کرم ہیں (گیتا ۱۸/۴۲)

کایس اندر رودُم اژت
نیایس تھوُنم ژدیاری شائے
پائے کتھہ لوبُم نومائے چھس کرت
زایس نہ آیس لگُم تاو (۱۶)

وہ (پر برہم) میرے کایا کے بیتر سھت ہو کر ٹھہرا۔ نیائے کے لئے چاروں اور سے میرے کو کھلا ستھان رکھ چھوڑا۔ جب کوئی اُپائے ارتھات پہنچ نہ پائی تو پھر بیں پریم میں لگن رہی نہ تو میں پیدا ہی ہوئی اور نہ تو (سنسار) میں آئی۔ نام تو لگ گیا۔

وِیاکھیا۔ وہ پر برہم میرے کایا کے بیتر آتم رُوپ سے پرویش کر کے سِتھت رہا اور پھر اپنا نیائے کرنے کے لئے۔ کہ میں اس کایا کے بیتر کون ہوں۔ میرا سرُوپ کیا ہے ایسا نیائے کرنے کے لئے مجھے چاروں اور سے کھوج اور وچار کرنے کا کھلا ستھان رکھ چھوڑا۔ جب نیائے سے ارتھات بُدھی گیان اور من اور دوسرے یندریوں سے اور شاستروں کو پڑھ اور سُن کر نانا پرکار پرماتمہ تتو کا گیان۔ وِگیان ورنن کرنے سے کر وہ پرماتما ایسا ہے ویسا ہے۔ اس طرح اُس کے پراپتی کرنے کا کوئی اُپائے نہ پایا۔ ارتھات کوئی پہنچ ہی نہ پائی۔ تب اُس پرماتم دیو کی پراپتی کرنے کے لئے وشُدھ انتہ کرنوں سے نرنتر اُسی کا چنتن کر کے دھیان اور بھکتی دوارا اَتہ پریم میں لگن رہی۔ جب دھیان کرنے

کرتے گیان کے نرملتا سے اُس پرمیشور کو دیکھ پایا۔سمجھو کہ نہ تو میں پیدا ہی ہوئی ہوں اور نہ میں سنسار میں آئی ہوں۔مگر ئل ایسا نام تو لگ ہی گیا۔(یہ جیون مُکت اوستھا کہلاتی ہے۔دیکھو ادھیائے ۲۔ واکیہ ۲۹)

پرمان - وہ پرماتما نہ تو نیتروں سے۔نہ وانی سے اور نہ دوسرے یندریوں سے ہی گرہن کرنے میں آتا ہے۔ اس پرماتما کو تو وِشُدھ انتہ کرنوں سے نرنتر اُسی کا دھیان کرتا ہوا۔گیان کی نرملتا سے سادھک دیکھ پاتا ہے (منڈوک اپنشد $\frac{3-1}{8}$) یہ پربرہم پرماتما نہ تو بہت پرکار شاستروں کے پڑھنے سے نہ تو بہت سُننے سے ہی پراپت ہو سکتا ہے یہ پرماتما جس کسی بھگت کو سویکار کر لیتا ہے اُس کے دوارا ہی پراپت کیا جا سکتا ہے۔یہ پرماتما اُس کیلئے اپنے یتھارتھ سروپ کو پرکٹ کر لیتا ہے (منڈوک اپنشد $\frac{3-2}{3}$)

کریا - کرم - دھرم گورم
تیرتھن - ناعرم پلنٹیو سکلا ئے
پاپن سوئمبرتن بھسم گورم
تنتر کس اوس ہتے نیت کم آئے (۱۷)

میں نے کریا۔کرم اور دھرم کی پالنا کی۔تیرتھوں میں اپنی کایا کا شودھن کیا۔سارے پاپوں کو اکٹھا کر کے بھسم کیا۔ وہاں کون تھا۔ اور یہاں کون آئے۔

وِیاکھیا۔ میں پرمیشور کو پراپتی کرنے کے لئے جپ۔ دھیان۔ پران ابھیاس روپی کریا ارتھات سادھنا کرتی رہی اور سوبھاؤ سے اتپن ہوئے گنوں کے دوارا سب برہمن سوبھاوک کرم کرتی رہی اور دھرم کی پالنا کرتی رہی اور تیرتھوں پر جا کر اپنی کایا کا شودھن کیا۔اس طرح سے سب پاپوں

کو بٹور کر ارتھات اکٹھا کر کے بھسم ہی کر ڈالا۔ سینکڑوں جنموں کے پاپوں اور واسناؤں کی نیورتی ہونے پر مجھے پرم سدھی پراپت ہوئی۔ آتما کا یعنی اپنے آتم سروپ کا پورا نشچے ہونے پر گیان ہوا کہ وہاں پرلوک میں کون تھا اور یہاں سنسار میں کون آئے۔

پرمان۔ راجہ جنک اپنے گورو دیو سے کہتے ہیں ہے گورو دیو تتو گیان حاصل ہونے پر میں پورن شانتی کو پراپت ہوا ہوں اب مجھے کوئی شک ہی نہیں رہا۔ اپنے سروپ کی مہما میں استھت ہونے سے مجھ کو اب دھرم کہاں۔ ادھرم کہاں۔ شبھ اور اشبھ کہاں۔ بھوت کہاں بھوشیت کہاں۔ ورتمان کہاں۔ سوپن کہاں۔ سوشپتی کہاں۔ جاگرت کہاں۔ تریا کہاں اور بھئے کہاں۔ دور کہاں۔ نزدیک کہاں۔ باہر کہاں۔ بھیتر کہاں ستھول کہاں۔ سوکشم کہاں۔ مرتیو کہاں۔ جیون کہاں۔ جگت کہاں۔ سنسار کہاں کرم کہاں اور سمادھی کہاں (شری اشٹاوکر گیتا آتم وشرانت اور جیون مکت ادستھا۔

شران نے دھیان گیاہ سن کرے
چلتس رٹ نہ کرئی وگ
منس تہ پونس ملون کرئی
سہزس ہنز کر تیرتھ سنان (۱۸)

تمہیں سنان اور دھیان کیا کرے گا۔ اپنے چت کی لگام کھینچ کر پکڑے رکھ (یہی تمہارے) من اور پران کا ملاوٹ کریگا پھر تم اپنے آتم سوبھاؤ امرت کنڈ میں تیرتھ سنان کر۔

ویاکھیا۔ ادھیاتمک اُپاسنا سے رہت اودیا کے بیتر ستھت ہو کر سکام کرموں میں بہت بہت پرکار سے ورت کر تم کو یہ تیرتھ سنان اور

دھیان کون سا پرمارتھ کا لابھ کریں گے۔ تم پہلے وِشیہ واسناؤں میں گمن کرنے والے اس اپنے چت رُوپی گھوڑے کی لگام درڑھتا سے مضبوط پکڑے رکھو یہی تمہارے من اور (یون) پران کا ملاوٹ کرے گا۔ تم پھر آنند سے اپنے آتم سروپ امرت کنڈ میں گیان امرت جل کا تیرتھ سنان کرو (جب من باہر بندریوں کے وِشیوں کا چنتن کرنے لگتا ہے تب وہی چت بن جاتا ہے اور جب بندریوں کے ویاپار آرمبھ ہونے لگتے ہیں۔ سانکھیہ شاستر والے اُسی کو پران کہتے ہیں۔ سانکھیہ کارکا ۲۹۔ اِسی کو سوامی پرمانند جی نے یوں کہا ہے (یتھ ایکہ وَرتّرت من تے پران) اس کے بعد ادھیائے ۵۔ واکیہ ۱۷، ۱۸ میں چت کے سروپ کو پڑھ کر وچار کریں۔

پرمان۔ نہائے دھوئے کیا ہوا جو من میں میل سمائے
مین سدا جل میں رہے دھوئے باس نہ جائے
تیرتھ برت کر جگ مؤا ٹھنڈے پانی نہائے
ست نام جانے بنا کال جگت جگ کھائے (کبیر)

منس گُن چھوئی چنچل آسُن
چتس گُن چھوئی گرتھن دُور
جیوس گُن چھوئی بوچھ ترِیش آسُن
آتمس گُن چھوئی نہ آسُن لیف (۱۹)

من کا گُن سنکلپ وِکلپ رُوپ چنچلتا کا ہونا ہے اور چت کا گُن ہے (لاکھوں یوزن) دور چلا جانا۔ جیو کا گُن ہے بھوک اور پیاس سے پیڑت ہونا۔ آتما کا گُن ہے کسی قسم کا لیف نہ ہونا۔

پرمان۔ چنچلتا سے رہت من کہیں بھی نہیں دکھائی دیتا۔ جیسے اگنی کا دھرم گرمی کا پرچنڈ ہے اُسی پرکار من کا دھرم چنچلتا ہے۔ یہی چنچل

سپند شکتی چت کے دوسرے روپ میں سِتھت ہے جو من کی یہ چنچلتا ہے وہ پراکرتہ واستنا سروپ اودیا ہے۔ اس چنچلتا کو وچار سے ناش کرد جو من چنچلتا سے رہت ہے وہ امرت کہلاتا ہے وہی مکتی کہلاتی ہے (مہوا اپنیشد) جب یہ من باہر وشیوں کا چنتن کرنے لگتا ہے تب وہی چت کہلاتا ہے (مہابھارت شانتہ پرب $\frac{274}{17}$) آتما کی نرلیفتا۔ گیتا $\frac{2}{25/18}$ تک پڑھ کر وچاریں۔

کائِس بَل چھوئی مائس زاگُن
پرانس بل چھوئی شبد سروپ
آیس بل چھوئی تتو وِد زانُن
گیانس بل چھوئی آد انت تاان (۲۰)

کایا کا بل ہے سب کے ساتھ پریم درتنے کے تاک میں رہنا۔ پران کا بل ہے شبد سروپ۔ آیو کا بل ہے۔ تتو کی وِدی کو جاننا۔ گیان کا بل آد سے انت تک رہتا ہے۔

وِیا کھیا (۱) سب کے ساتھ پریم سے بولنا۔ پریم سے ورتنا۔ بات چیت پریم سے کرنی۔ جس سے اہم بھاؤ مٹ جاوے اور دوسروں کو بھی شانتی ہووے اور اپنے آپ کو بھی شانتی آجاوے اس طرح سے من پرسن رہ کر شریر میں بَل اُتپن ہوتا ہے (۲) جو سب میں سار دستو ہے جو مِتھیا نہیں ہے۔ جو نِیتر نرنتر بنا رہتا ہے وہی بھگوان کا مکھیہ روپ ہے اسی کو سروپ کہتے ہیں واستو میں وہ سروپ ناماتیت ہے پر اس کا گیان کرنے کے لئے اس میں نام نردیش کیا جاتا ہے وہ نام نردیش کیا ہے۔ بھگوان کو پراپتی کرنے کے لئے ادم کا رجپ۔ شو۔ نارائن۔ واسدیو۔ کرشن۔ رام اِتیادہ کے نام کا جپ بھگوان کی وید شرتیوں سے استوتی کرنا۔ بھگوت بھجن۔ سام وید

گاین-سہسر نام ایتادہ کا پاٹھ-ان سب شبدوں کو شبد سروپ کہتے ہیں اس سے پرانوں میں بل اپنی ہو کر سروپ ارتھات بھگوان کی پراپتی ہوتی ہے-یہی شبد سروپ پران کا بل ہے-اس سے بن جتنے بھی شبد ہیں جو کر انیہ کرن بدھی ایتادہ یندریوں کے انیک شاکھاؤں سے اننت پرکار کے ہوتے ہیں جیسا کہ (شبد ہمارا آدھے پل پل کیجئے یاد-اندر بھیلگی بالنہ کی باہر کی برباد = ایک شبد سکھ راس ہے ایک شبد دکھ راس-ایک شبد بندھن کٹے-ایک شبد گلے پھانس-کبیر) (۳) آیو کا بل ہے تتو ودی کو جاننا ارتھات جو آتم تتو میرے میں ہے وہی تتو دوسرے پرانیوں میں بھی ہے ارتھات سب پرانیوں کے آتما کو اپنا ہی آتما سمجھ لینا (۴) گیان کے پراپتی ہو جانے پر وہ گیان آد سے انت تک ایک سمان بنا رہتا ہے۔

کنہہ نس ہتھی کیاہ چھوئی نشٹن
توڑئی کنہہ نہ تہ نشٹن تراو
بیت فیرت چھوئی تتو ہی اَتڑن
بھوی دتڑن چیتش تتھو (۲۱)

یہ جو کچھ بھی نہیں ہے اس پر تم نے کیا ناچنا ہے (اس پر ناچ کر) تمہیں کچھ بھی شیش نہیں بچیگا تم یہ اپنا ناچنا چھوڑ دے واپس لوٹ کر تم نے پھر وہیں گھسنا ہے یہی بات یاد رکھ۔

دیا کھیا (کنہہ نس ہتھی ارتھات انت اور آنتھر) یہ جو کچھ بھی ہے یہ نہیں ارتھات یہ سنسار مایا رچت سدیوں کی وستو اور گندھرو نگر کے سمان دیکھتے دیکھتے نشٹ ہونے والا اور جیسا دیکھا سنا جاتا ہے تتو گیان ہونے پر ویسا نہیں پایا جاتا-ایسا وگیان وچار میں لا کر کس کر کے تم اس سنسار روپی کاماؤں کے اوپر ناچ رہے ہو تمہیں اس سنسار کے موہ میں پڑ کر کچھ بھی شیش ارتھات ادھیاتم گیان پرمارتھ کا لابھ پچ کر رہے گا ہی نہیں تم یہ اپنا اودیا کے بیتر بہت بہت پرکار سے ورتنے کا ناچنا چھوڑ دے واپس لوٹنے پر ارتھات دیہہ تیاگ کرنے پر تم نے اسی مایا رچت سنسار روپی آواگمن جنم و مرن میں بار بار گھسنا ہے۔ یہی میرا وچن (گیان اپدیش) یاد رکھو۔